حضور صدر الافاضل قدس سرہ کے منظور نظر شہزادہ اکبر صدر العلماء حضرت علامہ سید ظفر الدین احمد نعیمی علیہ الرحمہ کے حالات زندگی پر مشتمل مفصل دستاویز

سوانح صدر العلماء

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی
نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خان کاشی پور اتراکھنڈ

صدر الافاضل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی
خانقاہ عالیہ قادریہ نعیمیہ اسلامپور دبراجپور بیربھوم مغربی بنگال

حضور صدر الافاضل قدس سرہ کے منظور نظر شہزادہ اکبر صدر العلماء حضرت علامہ سید
ظفر الدین احمد نعیمی علیہ الرحمہ کے حالات زندگی پر مشتمل مفصل دستاویز

سوانح
صدر العلماء

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری دار الافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خان کاشی پور اتراکھنڈ

صدر الافاضل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی

خانقاہ عالیہ قادریہ نعیمیہ اسلامپور دبراجپور بربھوم مغربی بنگال

تفصیلات

کتاب:۔ سوانح صدر العلماء

مرتب:۔ محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری دار الافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ

باہتمام:۔ نبیرہ حضور صدر الافاضل، حضرت سید نظام الدین نجم نعیمی زید مجدہ

ناشر:۔ صدر الافاضل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی

خانقاہ عالیہ قادریہ نعیمیہ اسلام پور دبراجپور پیر بھوم مغربی بنگال

رابطہ:۔ 9759522786------9932462568

اشاعت:۔ محرم الحرام ۱۴۴۵ھ۔ اگست ۲۰۲۳ء

صفحات:۔ 152
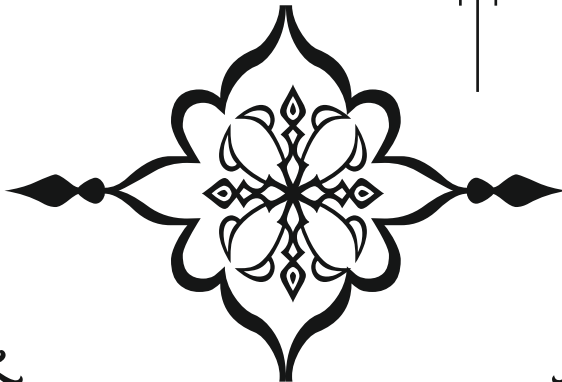
بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرف انتساب

فقیر اپنی اس کاوش کو شہزادہ حضور صدر الافاضل ،صدر العلما حضرت علامہ سید محمد ظفر الدین احمد نعیمی علیہ الرحمۃ کے اساتذہ کرام خصوصًا

حضور صدر الافاضل کے محبوب نظر، معتمد خاص، قابل فخر، لائق وفائق شاگرد،

جامعہ نعیمیہ کے پہلے فارغ

صدر الافاضل کی موجودگی میں آپ کے حکم سے جامعہ نعیمیہ کے پہلے مہتمم

اور ہزاروں نعیمی فضلا وفقہا کے استاد مکرم

ماہنامہ السواد الاعظم مرادآباد کے مدیر و منتظم

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عمر نعیمی علیہ الرحمۃ والرضوان

کے نام نامی اسم گرامی سے معنون کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہے۔

اللہ پاک حضرت کو اور صدر العلما کے جملہ اساتذہ کو غریق رحمت فرمائے، درجات بلند فرمائے۔ اور حضرات اساتذہ کرام کے مزارات پر رحمت ونور کی موسلا دھار بارش نازل فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین علیہ الصلاۃ والتسلیم

نیاز کیش:

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

خادم نوری دار الافتاء مدینہ مسجد

محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ

فہرست کتاب

تقویم سوانح صدر العلما

اسم گرامی:۔

محمد ظفر الدین احمد

ولادت:۔

۵ر ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۶ر اپریل ۱۹۱۰ء بروز ہفتہ

جائے ولادت:۔

محلہ چوکی حسن خاں شہر مرادآباد

آبائی وطن:

مشہد، ایران

نسب:۔

سیادت

والد ماجد:۔

خلیفہ اعلیٰ حضرت، حضور صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین علیہ الرحمۃ

مادر علمی:۔

جامعہ نعیمیہ مرادآباد

دستار فضیلت:۔

۳ر شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ مطابق ۳ر اکتوبر ۱۹۳۹ء۔

اساتذہ کرام:۔

حضور صدر الافاضل، مفتی محمد عمر نعیمی، علامہ وصی احمد محدث سہسرامی، مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمٰن نعیمی اڑیسوی، مفتی محمد یونس نعیمی سنبھلی۔

بیعت وخلافت:۔

والد ماجد حضور صدر الافاضل قدس سرہ

تدریس:۔

جامعہ نعیمیہ مرادآباد

عہدہ:۔

تولیت و تدریس جامعہ نعیمیہ مرادآباد

دیگر مصروفیات:۔

مطب، خانقاہ، مکتبہ، خطابت، نشرو اشاعت

نشرو اشاعت:۔

خاص کر ترجمہ قرآن کنزالایمان و تفسیر خزائن العرفان

سفر حج وزیارت حرمین شریفین:۔

غالباً دوبار۔

تحریری کاوشات:۔

چند اہم اور علمی مضامین، غیر مطبوعہ نعتیہ وغزلیہ دیوان

نکاح:۔ دو(۲)

اولاد:۔

(۱۳)۔ پہلی بیوی سے دو بیٹے حضرت سید توثیق الدین نعیمی اور حضور فدائے ملت علامہ سید مظفر الدین نعیمی۔ اور تین بیٹیاں۔ دوسری بیوی سے، تین بیٹے، سید ظفر اقبال نعیمی، سید رئیس الدین نعیمی اور سید شکیل الدین نعیمی۔ اور پانچ بیٹیاں۔

رسم سجادگی:۔

بموقع تقریب سوئم حضور صدر الافاضل، ۲۱/ ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۵/ اکتوبر ۱۹۴۸ء بروز دوشنبہ مبارکہ

وفات حسرت آیات:۔

۲۷/ محرم الحرام ۱۳۳۹ء مطابق ۳/ مارچ ۱۹۷۳ء بروز ہفتہ، دوپہر بارہ بجے۔

نماز جنازہ:۔

صاحب زادے فدائے ملت حضرت علامہ سید مظفر الدین نعیمی

مزار پر انوار:۔

جامعہ نعیمیہ میں والد ماجد حضور صدر الافاضل کے مزار سے متّصل بائیں جانب

دعائیہ کلمات

ماہر درسیات، زینت مسند افتا، حضرت علامہ مفتی محمد ایوب خان نعیمی دام ظلہ
شیخ الحدیث وصدر المدرسین جامعہ نعیمیہ مرادآباد

حضرات احباب اہل سنت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

خیریت طرفین مطلوب۔

آقائے نعمت، حضرت صدر الافاضل، فخر الاماثل، علیہ الرحمۃ والرضوان کے بڑے صاحب زادے صدر العلما حضرت مولانا محمد ظفر الدین صاحب علیہ الرحمۃ اپنے علم وعمل اور علو شان میں اپنے والد بزرگوار کے مظہر تھے۔ عمدہ صلاحیت اور شان دار خطابت میں اپنی مثال تھے۔

بعض موقع پر جو ان سے گفتگو ہوئی تو اس سے شان علم وحکمت کا ظہور ہوتا تھا ایسا معلوم ہوتا کہ حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمۃ سے بات ہو رہی ہے۔ اور بہت سی خوبیاں مولا تعالیٰ نے آپ میں عطا فرمائی تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ عزوجل ان کے روضہ کو فردوس بنائے اور جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیم۔

والسلام۔

فقیر محمد ایوب نعیمی غفرلہ

خادم جامعہ نعیمیہ مرادآباد

مورخہ ۳؍ محرم الحرام ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲؍ جولائی ۲۰۲۳ء
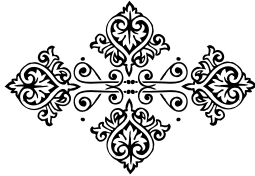
تقریظ جلیل

ممتاز المعلمین، عمدۃ الفقہا، حضرت علامہ مفتی محمد سلیمان نعیمی برکاتی دامت معالیہ
زیب مسند افتاو تدریس، جامعہ نعیمیہ مرادآباد

باسمہٖ تعالیٰ۔ نحمدہٗ و نصلی علی حبیبہ الکریم۔

عزیز مکرم نبیرہ حضور صدر الافاضل، مفتی سید بختیار الدین شبلی نعیمی سلمہ کے ذریعہ یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ ان کے جد امجد حضور صدر العلما حضرت علامہ سید محمد ظفر الدین احمد نعیمی مرادآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان کے پچاسویں عرس پاک کے موقع پر ان کے حالات حیات اور ان کی زریں خدمات کی تفصیل پر مشتمل کتاب "سوانح صدر العلما" کا رسم اجرا ہے۔

حضور صدر العلما کو دیکھنے والوں سے ہم نے سنا کہ صدر العلما حضور صدر الافاضل کا عکس جمیل تھے۔ ان کے علمی، فکری، نظری، مذہبی، مشربی، مسلکی وراثتوں کے مخلص امین اور ان کے سچے وارث و جانشین تھے۔

مبارک باد کے مستحق ہیں مرتب کتاب "سوانح صدر العلما" **اعز ارشد مفتی اعظم اتراکھنڈ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ذوالفقار خان صاحب نعیمی ککرالوی فاضل جامعہ نعیمیہ مرادآباد، زید علمہ و اقبالہ**، جنہوں نے صدر العلما کی حیات و خدمات سے متعلق قدیم و نایاب اخبارات اور دستی نوادرات کے ایسے بیش قیمتی حوالے کتاب میں جمع کیے ہیں جس سے کتاب کی اہمیت میں تو اضافہ ہوا ہی ہوا ساتھ ہی صدر العلما کی ذات و خدمات کا تعارف بھی خوب صورت انداز میں ہو گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مفتی صاحب موصوف کو عمر خضر عطا کرے اور ان کے علم و اقبال میں ترقیاں اور برکتیں نازل فرمائے۔

ساتھ ہی میں شہزادگان حضور فدائے ملت کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے جد کریم حضور صدر العلما کے پچاسویں عرس پاک کے موقع پر جد کریم کو نہایت ہی بیش قیمتی نذرانہ پیش کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

اللہ پاک ہمارے مخدوم زادگان کو سلامتی عطا فرمائے۔ اور ان کے ذریعہ مسلک اعلیٰ

حضرت کو فروغ اور نعیمی فیضان کو عام سے عام تر فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ و التسلیم

راقم الحروف محمد سلیمان نعیمی برکاتی

خادم التدریس والافتاء جامعہ نعیمیہ مرادآباد

مورخہ ۱۵/ محرم الحرام ۱۴۴۵ھ مطابق ۳/ اگست ۲۰۲۳ء بروز جمعرات
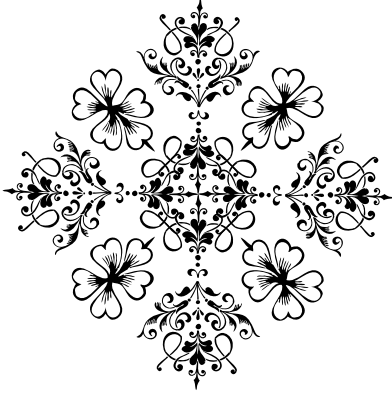
حرف اعتماد

نبیرہ صدرالافاضل شہزادہ صدرالعلماء حضرت الحاج سید ظفر اسلم نعیمی صاحب
کاشانہ نعیمی چوکی حسن خان مرادآباد

برادر زادہ مولانا مفتی سید محمد بختیار الدین نعیمی سلمہ الوہاب عرف شبلی میاں نے جب یہ خبر سنائی کہ والد گرامی شہزادہ اکبر حضرت صدرالافاضل سیدی مرشدی حضور صدر العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی حکیم سید محمد ظفر الدین احمد نعیمی قادری نور اللہ مرقدہ کے پچاسویں سالانہ عرس سراپا قدس کے مبارک موقع پر آپ کی حیات مبارکہ پر مشتمل ایک کتاب منظر عام پر آنے والی ہے تو دل خوشی سے جھومنے لگا، بے شک حضرت کا شمار اپنے وقت کے جید علما، فضلا میں ہوتا ہے۔ آپ اپنے والد حضرت صدرالافاضل کے مظہر اور سچے علمی جانشین تھے۔

سیدی صدرالافاضل کے وصال فرمانے کے بعد آپ نے ان کے علمی کارواں کو بحسن و خوبی آگے بڑھایا۔ جب بھی جامعہ پر کوئی مشکل وقت آیا تو آپ نے پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو حل فرمایا اپنا خون جگر دے کر جامعہ کو پروان چڑھایا۔ اپنی تمام عمر دین وسنیت کے لیے وقف فرمادی تھی۔ ایسی عظیم المرتبت بزرگ کی حیات و خدمات پر مشتمل کتاب (سوانح صدر العلما) کا اجرا یقیناً قابل ستائش اقدام ہے۔

میں مبارک باد پیش کرتا ہوں محب گرامی مولانا مفتی ذوالفقار خان نعیمی صاحب قبلہ کو جنھوں نے اس کتاب کو مرتب کیا ہے اور دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب کے صدقے میں مولانا موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اس کتاب کو مقبول عام وخاص بنائے صدرالافاضل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی بنگال جس کے زیر اہتمام اس کتاب کو شائع کیا جارہا ہے۔ مولیٰ اس تنظیم کو بھی خوب عروج عطا فرمائے اس کے تمام اراکین کو خوب برکتوں سے نوازے اور حضور صدرالافاضل و حضور صدر العلما کا فیضان ہمارے اوپر جاری وساری فرمائے۔

آمین ثم آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین۔

دعاے جمیل

نبیرہ صدرالافاضل، شہزادہ رہنماے ملت، حضرت سید انعام الدین منعم نعیمی دام اقبالہ

سجادہ نشین خانقاہ نعیمیہ مرادآباد

برادر محترم عزیز القدر مولانا مفتی سید محمد بختیار الدین المعروف شبلی میاں نعیمی کی زبانی معلوم ہوا کہ میرے جد کریم حضور صدر الافاضل کے منظور نظر، شہزادہ اکبر، صدر العلما، حضرت علامہ سید ظفر الدین صاحب نعیمی علیہ الرحمہ کی حیات پر مشتمل سوانح صدر العلما شائع فرما رہے ہیں اور مسودہ طباعت کے لیے پریس جارہا ہے۔ کاش وقت ملتا تو میں بھی حضرت صدر العلما علیہ الرحمۃ کی حیات طیبہ کے کسی گوشہ پر اپنے قلم کا خراج پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا۔

اس حقیقت کا اظہار کرنے میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ میں نے اپنے والد گرامی رضوان ملت حضرت علامہ سید رضوان الدین صاحب علیہ الرحمۃ کی زبانی کا اکثر صدر العلما کا ذکر سنا فرماتے بیٹا مدرسے کے بعد ہمارا تمام وقت تایا کی صحبت میں گزرتا۔ صدر العلما کے پاس جب کوئی شخص آتا تو اس کے سلام اور نشست سے اندازہ فرماتے کہ یہ شخص کس طبیعت و مزاج سے تعلق رکھتا ہے اور ہم نے بارہا دیکھا ان کا اندازہ کبھی غلط نہ ہوا۔

صدر العلما مرادآباد میں بہت کم خطاب فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ ماہ محرم میں اہل محلہ بضد ہوگئے کہ دسویں شب میں صدر العلما ہی بیان کریں گے، بہت اصرار پر تشریف لائے اور عوام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا واقعات کربلا سننا چاہتے ہو یا کربلا دیکھنا ہے؟ لوگوں نے جذبات میں کہہ دیا کہ دیکھنا چاہتے ہیں، دس یا پندرہ منٹ بعد جلسہ گاہ میں کوئی نہ تھا جو ہچکیوں اور چیخوں سے رو نہ رہا ہو۔

میرے والد گرامی رضوان ملت فرماتے تھے مناظرہ کے اصول و رموز بحث و استدلال کے ضابطے اور گفتگو کے قواعد و آداب کا جو سرمایہ بھی میرے پاس ہے وہ میرے بڑے ابا حضور صدر العلما ہی کا عطا کردہ ہے۔

چند روز کا بھی وقفہ ملتا تو میں چند مناظروں میں حضرت صدر العلما کی علمی و فنی عقدہ کشائی کے بصیرت افروز حقائق سے اہل سنت کے عوام و خواص کو باخبر کرتا۔

حضرت مولانا مفتی محمد ذوالفقار خان صاحب نعیمی، بہر حال مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے صدر العلما کی حیات طیبہ پر ایک قیمتی دستاویز مسلمانان اہل سنت کے ہاتھوں میں پہنچاکر جماعت کی اہم ضرورت پوری کردی ہے۔ رب کریم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے تصدق اس سوانح کو قبول عام فرمائے۔ آمین۔

نبیرہ صدرالافاضل فقیر قادری سید محمد انعام مصطفٰی منعم نعیمی

❁❁❁

تقریظ منیر

پیکر علم وعمل، نبیرہ حضور صدر الافاضل حضرت سید محمد عظیم الدین احمد نعیمی زید مجدہ

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ نعیمیہ اسلامپور دبراجپور بیربھوم مغربی بنگال

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہ عزوجل اپنے مقدس کلام میں ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

(القرآن)

بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبت کردے گا۔

(کنزالایمان)

اس آیت کریمہ کے ضمن میں حضور صدرالافاضل اپنی مشہور زمانہ تفسیر خزائن العرفان شریف میں ارشاد فرماتے ہیں:

"یعنی اپنا محبوب بنائے گا اور اپنے بندوں کے دل میں ان کی محبت ڈال دے گا۔ نیز بخاری ومسلم کی متفق علیہ حدیث کو نقل فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب کرتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے کہ فلانا میرا محبوب ہے جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر حضرت جبریل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو محبوب رکھتا ہے سب اس کو محبوب رکھیں تو آسمان والے اس کو محبوب رکھتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کردی جاتی ہے۔

اس آیت کریمہ سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اللہ کے نیک بندوں کا ذکر خیر کرنا یہ سنت الہیہ بھی ہے سنت نبی بھی اور سنت ملائکہ بھی، رب ذوالجلال نے قرآن کریم میں متعدّد مقامات پر اپنے محبوب بندوں کا ذکر کیا ان کی پیروی کا حکم دیا ہے ان کی اطاعت و فرماں برداری کو حصول کامیابی کا ذریعہ بتایا ہے۔

ویسے تو دنیا میں روز ہزارہا انسان پیدا ہوتے ہیں زندگی گزارتے ہیں اور موت کا لبادہ اوڑھ کر فنا ہوجاتے ہیں ان کا کوئی ذکر نہیں کرتا ان کو کوئی یاد نہیں رکھتا رفتہ رفتہ ان کا نام تک فراموش کردیا جاتا ہے مگر کچھ نفوس قدسیہ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو تاریخ کبھی فراموش نہیں کرتی یہ لوگ نا صرف صفحہ قرطاس پر بلکہ لوگوں کے دل و دماغ میں بھی راج کرتے ہیں۔ ان کی صحبت سے مردہ دل جی اٹھتے ہیں ان کو دیکھ کر خدا یاد آجاتا ہے یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ کے مقدس رسول سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہمارے بہترین ہم نشین کون ہے؟ فرمایا: وہ جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے اور جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (الحدیث)

اور اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ محبوبان خدا کے تذکار اصلاح احوال کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اور یہ کہنا قطعًا بے جا نہ ہوگا کہ خدائے بزرگ و برتر سے محبت کی عملی راہ خدا کے مقرب بندوں سے ہو کر ہی گزرتی ہے اگر ہم خدا سے محبت کے طالب ہیں تو ہمیں اللہ کے بندوں سے محبت کرنا چاہیے، ان سے محبت کرنا، ان کا ذکر خیر کرنا، صحبت اختیار کرنا، ادب و احترام کرنا شرعًا جائز و نیک، باعث اَجر و ثواب ہے۔

اسی سلسلۃ الذہب ایک کڑی حضرت صدر العلما فخر العلما ظفر العلما حضرت علامہ مولانا مفتی حکیم سید محمد ظفر الدین احمد نعیمی قادری شہزادہ اکبر حضور صدر الافاضل علیہما الرحمہ والرضوان کی ذات بابرکات ہے، حضرت والا کا شمار برصغیر کے اکابر علما و مشائخ میں ہوتا ہے تصوف و روحانیت کی تعلیم کے فروغ اور اصلاحِ احوال کے باب میں آپ منفرد و ممتاز مقام و

مرتبہ کے حامل ہیں، آپ نے اپنی پوری زندگی سنت رسول کے مطابق گزاری دینی امور میں بڑے متصلب اور سچے عاشق رسول تھے عبادت وریاضت تقویٰ وپرہیزگاری کا انمول خزینہ آپ کی ذات میں موجود تھا حق گوئی حق شناسی میں ممتاز تھے مختلف علوم وفنون پر دسترس حاصل تھی، تحریر وتقریر، تصنیف وتالیف، ارشاد وتبلیغ میں آپ اپنے والد حضرت صدرالافاضل کے سچے جانشین تھے ،جب تفسیر پڑھاتے تو یوں محسوس ہوتا کہ حضور صدرالافاضل درس دے رہے ہیں بخاری شریف کا درس دیتے تو لگتا صاحب بخاری خود صحیح بخاری پڑھا رہے ہیں۔ جب کسی مسئلے پر گفتگو فرماتے تو دلائل وبراہین کا انبار لگا دیتے، جملوں میں نفاست انداز بیان اتنا آسان دلچسپ ودلکش ہوتا کہ سامعین کے دل ودماغ میں بیٹھ جاتا، آپ نے مختلف موضوعات پر مضامین تحریر فرمائے جس کا ایک ایک حرف بلاشبہ ہماری حیات میں ہدایت کے چراغ جلاتا ہے خدائے بزرگ وبرتر کی معرفت عبادت وطاعت کی تعلیم دیتا ہے۔ حضور صدر العلما ایک بہترین عالم فاضل مدرس مصنف مقرر مبلغ ومصلح ہونے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ قادر الکلام شاعر بھی تھے حضرت موصوف بے شمار خوبیوں سے متّصف تھے آپ کی ذات والا صفات اکابرین امت کے کمالات وخصوصیات کا مکمل مظہر تھی۔

آپ علم وحکمت کہ وہ روشن ماہتاب تھے جس کی خنک اور ٹھنڈی چاندنی ہزاروں کے لیے وجہ سکون تھی۔ کسی بھی محفل میں آپ قدم رنجہ فرماتے تو واقعی محسوس ہوتا کہ ماہتاب علم و حکمت طلوع ہو رہا ہے، چادر مہتاب پھیلتی جا رہی ہے جس کی ضیابار کرنوں سے جہالت کے عفریت دم توڑ رہے ہیں، مختصر یہ کہ جامع الصفات مجمع الکمالات شخصیت کے مالک تھے۔

آج ہمارے معاشرے کا بنیادی المیہ یہ بھی ہے کہ ہم نے اپنے اکابرین کو صرف کرامات تک محدود کر دیا ان کی خدمات کو فراموش کر دیا ایسے میں اپنے اسلاف کی حیات و خدمات، افکار ونظریات، ملفوظات ومکتوبات، ارشادات وفرمودات، معروضات وتاثرات کو منظر عام پر لانا قابل تحسین اقدام ہے

میں مبارک باد پیش کرتا ہوں اپنے **برادر مکرم نبیرہ حضور صدر الافاضل مولانا سید محمد نظام الدین نجم نعیمی صاحب قبلہ** کو جن کی انتھک کوششوں کا ہی نتیجہ ہے کہ یہ کتاب جلد ہی

ہمارے ہاتھوں میں ہوگی اور صدر الافاضل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے تمام ممبران کو جنہوں اس کتاب نایاب کو شائع کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔

بالخصوص مبارک باد پیش کرتا ہوں **مفتی اعظم اتراکھنڈ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی صاحب قبلہ** کو جنہوں نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود نا صرف اس کتاب کو ترتیب دینے کا عزم مصمم کیا بلکہ بفضلہ تعالیٰ بحسن وخوبی اسے انجام تک پہنچایا۔

اللہ کریم کی بارگاہ میں دعاگو ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں ہمیں اپنے اسلاف کے طریقے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تعلیمات صدر الافاضل پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مفتی صاحب قبلہ کے اس علمی شاہکار کو قبول و مقبول فرمائے آپ کے علم وعمل فضل و کمال میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے ۔اس کتاب کو شائع کرنے میں جس کسی نے بھی جس طرح کا تعاون کیا ہے دامے درمے قلمے سخنے مولیٰ اس کو دونوں جہان میں کامیابی عطا فرمائے خوب برکتوں سے نوازے مشائخ سلسلہ عالیہ قادریہ نعیمیہ کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے۔ آمین۔

از خاکپائے درویشاں

ابوالفضیل سید محمد عظیم الدین احمد نعیمی قادری غفرلہ الهادی المرادابادی

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ نعیمیہ اسلامپور دبراجپور بیربھوم مغربی بنگال

تاثر گرامی

نبیرہ حضور صدر الافاضل حضرت سید محمد ہاشم صاحب نعیمی دام ظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

بڑی شادمانی و مسرت ہوئی جب میرے پاس نبیرہ صدر الافاضل حضرت مفتی سید محمد بختیار الدین عرف شبلی نعیمی صاحب سلمہ آئے اور خبر مسرت دی کہ عرصہ دراز کے بعد حضور سیدنا صدر العلما، وارث علوم صدر الافاضل، گل باغ سادات، حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد ظفر الدین احمد نعیمی علیہ الرحمۃ والرضوان کی سیرت طیبہ و مقالات پر کام ہو رہا ہے اور سوانح صدر العلما منظر عام پر آ رہی ہے۔

حضور صدر العلما ماضی قریب کے علمائے کرام میں ممتاز و ممیز شان و اوصاف حمیدہ کے حامل تھے۔ اگر آپ کی علمی، فنی، سماجی و سیاسی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات صبح روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ حضور صدر العلما علیہ الرحمۃ اپنے والد ماجد حضور سیدنا صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کے سچے علمی جانشین ہیں۔ لائق صد مبارک باد ہیں میرے سب بھتیجے و جملہ اراکین صدر الافاضل ایجوکیشنل ویلفیر سوسائٹی بنگال جن کی محنتوں کا ثمرہ ہے کہ جس کتاب کی کمی کافی عرصے سے محسوس ہو رہی تھی اب الحمدللہ وہ کمی نہیں رہی۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس کتاب کی اشاعت میں جنھوں نے بھی دامے، درمے، سخنے، قلمے حصہ لیا اللہ رب العزت ان سب کو دارین کی دولتوں و نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم۔

نبیرہ صدر الافاضل سید ہاشم نعیمی عفی عنہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ نعیمیہ جامعہ نعیمیہ مرادآباد

دادا حضور صدر العلما میرے جد کریم حضور صدر الافاضل کے عکس جمیل تھے!

نبیرہ صدر الافاضل، نجم ملت، حضرت مولانا سید نظام الدین نجم نعیمی دام اقبالہ
بانی و جنرل سیکریٹری صدر الافاضل سوسائٹی خانقاہ عالیہ قادریہ نعیمیہ اسلام پور دبراجپور بنگال

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

زیر نظر کتاب "سوانح صدر العلما" کی ترتیب و اشاعت کا فقیر قادری اسیر بارگاہ صدر الافاضل کا ارادہ ۲۰۱۰ء سے تھا اور اسی کے تحت سرکار صدر العلما علیہ الرحمۃ کے مریدین سے ملاقاتیں کریں اور حضرت صدر العلما کے تعلق سے یادداشتیں جماع کرنے کا آغاز کیا۔ رانی گنج، سری پور، اسلامپور کے مریدین سے رابطہ کیا اور معمر ہو چکے غلامانِ صدر العلما کی یادداشتیں رکارڈنگ کیں اور پھر انکو ڈائری میں لکھتا رہا۔ کئی مرتبہ ارادہ کیا کہ طبع کرادیا جائے مگر خانقاہی اور دینی تبلیغی دوروں کی مصروفیت کی وجہ سے کام ٹھہر گیا اور پھر ۲۰۲۰ میں لاک ڈاؤن کے درمیان میں **ماہر نعیمیات عاشق و فدائے صدرالافاضل حضرت محترم مفتی ذوالفقار خان نعیمی صاحب مفتی اعظم اتراکھنڈ** سے مسلسل سوانح صدرالافاضل (جو مفتی صاحب نے ۱۵۰۰ سو صفحات سے زیادہ دو بڑی جلدوں میں شائع کی ہے) پر گفتگو ہوتی تو ایک دن مفتی صاحب کو میں نے اپنے منصوبہ و ارادہ سے باخبر کیا تو قبلہ مفتی صاحب نے فرمایا حضرت ابھی سوانح صدرالافاضل کے تعلق سے مجھے کافی کچھ میسر آگیا ہے ادھر آپ حلقے میں جس قدر ہو، احوال، وغیرہ جمع کر سکتے ہیں جمع کریں میرا ادھر کام **مکمل** اور اشاعت ہوتے ہی ان شاءاللہ ہم صدر العلما پر کام شروع کر دیں گے۔

الحمدللہ ۲۰۲۲ء عرس سرکار صدرالافاضل میں اور ایک ماہ بعد عرس سرکار اعلیٰ حضرت میں **مفتی ذوالفقار نعیمی صاحب** کی خواہشات کی تکمیل ہوئی اور شان دار طریقے سے سوانح صدر الافاضل کی رسم اجرا ادا ہوئی۔

چند مہینے مزید انتظار کے بعد فقیر نے پھر یاد کرایا اور پھر رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ سے کام کا آغاز ہوا اور ارادہ ظاہر ہوا کہ حضور صدر العلماء کے ۵۰ ویں عرس کی دو روزہ تقریب خانقاہ عالیہ نعیمیہ قادریہ اسلامپور دبراجپور بنگال میں منعقد ہونے والی ہے اسی میں گولڈن جبلی خزائن

العرفان کانفرنس میں ہم رسم اجرا کی جائے گی۔

شہزادہ اکبر و جانشین صدرالافاضل حضور صدرالعلماء بدر العلماء ظفر العلماء حضرت علامہ مفتی سید ظفرالدین احمد نعیمی علیہ الرحمۃ کی حیات پر مشتمل یہ زیر نظر کتاب کماحقہ آپ کی دینی ملی سماجی سیاسی خدمات کا صرف ایک عکس ہے، تاکہ اس عکس کے مطالعہ سے موجودہ اور آنے والی نسل حضرت صدرالعلماء کو جان سکیں اور سمجھ سکیں ورنہ آپ کی شخصیت بہت بلند تھی جو حقیقت میں حضور صدرالافاضل کی جانشینی کا کماحقہ حق ادا کرتی تھی۔

آپ کا کردار گفتار عادات و اخلاق عکس جمال صدرالافاضل تھی۔ خانقاہ میں بیعت و ارشاد فرمائیں تو پیر کامل، درسگاہ میں ہوں تو ایک عظیم مدرس، حکمت میں ایک حکیم حاذق، شاعری میں ادیب بے نظیر، تحقیقات میں عظیم محقق کی حیثیت رکھنے والی ذات تھی۔ مگر افسوس حضرت کے نوادرات بہت زیادہ محفوظ نہ رہ سکے، مگر جو بھی دستیاب ہوئے ان کو منظر عام کرنے کا ارادہ کیا۔

میں پورے خانوادہ صدرالافاضل کی جانب سے تمام معاونین کا ممنون و شکر گزار ہوں جنہوں نے مکتوبات عنایت فرمائے بالخصوص خانوادہ صدرالافاضل شہزادہ صدرالعلماء حضرت الحاج سید ظفر اسلم نعیمی صاحب قبلہ و شہزادہ صدرالعلماء حضرت الحاج سید رئیس الدین نعیمی صاحب قبلہ و نبیرہ صدرالافاضل حضرت علامہ سید ہاشم نعیمی صاحب قبلہ و برادر گرامی وقار جانشین حضور فدائے ملت حضرت علامہ الحاج سید عظیم الدین احمد نعیمی صاحب قبلہ و وارث علوم صدرالافاضل حضرت علامہ مفتی سید بختیار الدین احمد نعیمی صاحب قبلہ و جملہ اراکین صدرالافاضل ایجوکیشنل اینڈ ویلفئیر سوسائٹی بنگال کا جنہوں نے مکمل کتاب کی اشاعت و طباعت کی ذمہ داری اپنے مضبوط کاندھوں پر لی۔ میں دعاگو ہوں تمام احباب کے لیے کہ پروردگار عالم ہمیں سرکار صدرالافاضل کے محبت و غلامی میں جلائے اور حشر میں لوائے قادریہ و نعیمیت کے سائے میں اٹھائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر قادری اسیر بارگاہ صدرالافاضل

ابوظفر سید نظام الدین نجم نعیمی غفرلہ

بانی و جنرل سکریٹری صدرالافاضل سوسائٹی، خانقاہ عالیہ قادریہ نعیمیہ اسلام پور در اجپور بنگال

تاثرِ جمیل

نبیرہ حضور فقیہ اعظم ہند حضرت مولانا محمد عبد العزیز خان صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ
(نائب قاضی و مہتمم دارالقضاء جامعہ عربیہ، ناگپور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء و المرسلین و علی آلہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان ودعابدعوتھم الی یوم الدین۔

امابعد: مغل شہنشاہ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ کے دور شہنشاہی میں ایران کے مشہد نامی شہر سے کچھ والیان بصیرت یعنی حضور فخرالاماثل صدر الافاضل کے آبا واجداد ہندوستان تشریف لائے، بڑی عزت سے نوازے گئے اور متعدّد صلاحیتوں کے باعث قدر ومنزلت کی نگاہ سے سرفراز ہوئے۔

اسی عظیم خاندان میں حضرت علامہ مولانا معین الدین صاحب نزہتؔ علیہ الرحمۃ کے گھرانے میں ۲۱ر صفر المظفر ۱۳۰۰ھ مطابق یکم جنوری ۱۸۸۳ء بروز دوشنبہ مبارکہ ایک صاحب فضل نیک بخت بچے کی ولادت باسعادت ہوئی۔ سراپا کامیابی اور سرچشمہ اقبال وعظمت کے آثار اس نومولود کی پیشانی سے ظاہر ہورہے تھے۔ وہی بچہ بڑا ہوکر دنیاے سنیت کا عظیم عالم ربانی بن کر سامنے آیا، جسے دنیاے سنیت صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے۔

آپ اپنی علمی جاہ وحشمت، شرافت نفس، اتباع شریعت، زہدوتقویٰ، سخن سنجی، حق گوئی ، جرأت وبے باکی اور دین حق کی حفاظت کے معاملے میں فقید المثال ہوئے۔

موصوف کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو یہ تھا کہ وہ ایک عظیم استاد تھے اور اپنے تلامذہ کو اپنی اولاد سے بھی زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ میرے جدامجد حضور فقیہ اعظم ہند حضرت مفتی محمد عبدالرشید خان صاحب فتح پوری نعیمی علیہ الرحمۃ بانی جامعہ عربیہ ناگپور کو بھی حضور صدر الافاضل سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔ اور یہ معاملہ صرف تعلیم وتعلم تک محدود نہ تھا بلکہ اپنی حقیقی اولاد کی طرح سمجھتے اور ان پر بہت شفقت فرماتے، جیسے اپنی حقیقی اولاد پر کرتے تھے، حتی

کہ جدامجد حضور فقیہ اعظم ہند علیہ الرحمۃ کے روحانی باپ کا درجہ رکھتے تھے۔

پھر اسی شجر سے ایک اور شاخ رونما ہوئی، یعنی صاحب زادہ حضور صدر الافاضل حضرت صدر العلما علامہ سید ظفر الدین احمد نعیمی علیہ الرحمۃ والرضوان (متوفی ۵/ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۶/ اپریل ۱۹۱۰ء) اپنے والد ماجد صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ کے محبوب شاگرد بھی تھے، انہوں نے اپنے والد ماجد ہی سے تعلیم حاصل کی اور بھرپور استفادہ کیا اور دیگر بڑے اساتذہ سے بھی استفادہ کیا۔ اور بہت سے علوم وفنون میں کمال حاصل کیا۔ سند ورجال حدیث میں ایک امتیازی شان کے مالک تھے، فراغت کے بعد ۳/ اکتوبر ۱۹۹۳ء مطابق ۳/ شعبان المعظم ۱۹۵۸ھ کو جامعہ نعیمیہ کے اٹھتسویں سالانہ اجلاس میں دستار فضیلت آپ کے سر مبارک پر باندھی گئی۔ آپ کے ہمراہ آپ کے برادر صغیر رہنمائے ملت حضرت مفتی سید اختصاص الدین نعیمی علیہ الرحمہ کے سر پر بھی تاج فضیلت سجایا گیا۔

اس موقع پر شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور حجۃ الاسلام علامہ شاہ محمد حامد رضا خان قدس سرہ، سمیت ملک کے بہت سے نامور علما و مشائخ نے شرکت فرمائی تھی۔

حضور صدر العلما حضرت علامہ ظفر الدین علیہ الرحمۃ نے علم دین کی اشاعت وطباعت کو فروغ دینے کی غرض سے فضیلت سے فراغ کے بعد اپنے خارجی اوقات میں طباعت کا کام کیا ساتھ ہی آپ نے ایک مطلب بھی قائم کیا۔ اور دین متین کی خوب خدمات انجام دیں۔ نیز ہر شخص ان کے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے ان سے بہت محبت کرتا تھا اور ان کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قبول عام کی نعمت سے مالا مال فرمایا تھا۔

الغرض صدر العلما حضرت علامہ ظفر الدین نعیمی علیہ الرحمۃ کی جامع الصفات شخصیت اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت عظیم تھی۔ آپ کے دل آویز حالات پر زیر نظر کتاب (سوانح صدر العلما) اہم حیثیت رکھتی ہے۔

ناچیز کو بذریعہ محب گرامی مولوی عبد الوحید رضوی سلمہ الباری یہ اطلاع ملی کہ نبیرہ حضور صدر الافاضل نجم العلما حضرت علامہ مولانا الحاج سید نظام الدین صاحب نعیمی مد ظلہ العالی والنورانی اپنے جد اعلیٰ صدر العلما حضرت علامہ مفتی حکیم سید ظفر الدین احمد نعیمی قدس

سرہ کے عرس سراپا قدس جو کہ خانقاہ عالیہ نعیمیہ اسلام پور دیناجپور بنگال میں منعقد ہونے جارہا ہے، اس حسین موقع پر سوانح صدر العلما کی اشاعت ہونے پر بڑی مسرت ہوئی ہے۔ اور اس کتاب پر نبیرہ حضور صدر الافاضل کی جانب سے تقریظ لکھنے کا حکم ہے۔ لہٰذا حسب الحکم یہ چند سطور سپرد قرطاس ہیں۔

بڑی مسرت کی خبر ہے کہ محب گرامی نبیرہ صدر الافاضل نجم العلما حضرت علامہ مولانا الحاج سید نظام الدین صاحب نعیمی مدظلہ العالی والنورانی بانی وجنرل سکریٹری صدر الافاضل سوسائٹی بنگال نے حضور صدر العلما کی حیات وخدمات پر مشتمل کتاب کو طبع کروانے کی سعی عظیم کی اور محب مخلص خلیفہ حضور تاج الشریعہ مصنف تصانیف کثیرہ، مناظرہ اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککراوی زید مجدہ، مفتی اعظم اتراکھنڈ، نوری دار الافتاء کاشی پور اتراکھنڈ۔ کو اللہ جزائے خیر سے نوازے کہ انہوں نے حضرت صدر العلما کی حیات مبارکہ کو اپنے موجد قلم کا شاہکار بنایا۔

مرتب کتاب نعیمیات پر کافی کام کر چکے ہیں اور کچھ علمی منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ دعا فرمائیں کہ رب تعالیٰ موصوف مدظلہ العالی کی عمر میں برکت کے ساتھ ان کے دینی منصوبوں کو شرف تکمیل بخشے۔ اور اس سلسلے میں کسی بھی اعتبار سے شریک تمام معاونین کو اجر جزیل سے نوازے۔ میں اس پر مسرت موقع پر نبیرہ صدر الافاضل زید مجدہ وعلمہ اور محبی ومکرمی حضرت مولانا مفتی محمد ذوالفقار خان صاحب قبلہ نعیمی مفتی اعظم اتراکھنڈ زید مجدہ اور دیگر معاونین کو (سوانح صدر العلما) کی ترتیب اور اس کی اشاعت پر دل کی عمیق گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ تمام حضرات کی مشترکہ کاوشوں کو قبول فرما کر دارین کی سعادتوں سے نوازے۔ اور صدر العلما کی مرقد پر انوار وتجلیات کی بارش فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

ناچیز محمد عبد العزیز خان قادری غفرلہ

(نائب قاضی ومہتمم دارالقضاء جامعہ عربیہ، ناگپور، مہاراشٹر)

مورخہ ۴/محرم الحرام ۱۴۴۵ھ۔ مطابق ۲۶/جولائی ۲۰۲۳ء

چمنستان نعیم کے گل سرسبد، صدر العلما حضرت سید محمد ظفر الدین نعیمی علیہ الرحمۃ
نبیرہ صابری بلبل، حضرت مولانا محمد عمر لطیفی حفظہ اللہ تعالیٰ
ولی عہد خانقاہ لطیفیہ سیکری شریف

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم۔

امابعد:

شیخ الاسلام والمسلمین، مدبر قوم، مفسر قرآن، فخر الاماثل صدر الافاضل الحاج حکیم سید محمد نعیم الدین محدث مرادآبادی بانی جامعہ نعیمیہ مرادآباد، سپہر علم وفضل کے درخشندہ آفتاب تھے۔ آپ نے درس وتدریس، تصنیف وتالیف، وعظ وتبلیغ کے ذریعے اسلام اور امت مسلمہ کی عظیم خدمات انجام دیں۔ آپ کے تلامذہ وخلفا نے اکناف عالم بالخصوص برصغیر میں عشق رسالت کے چراغ روشن کر کے تاریک وادیوں کو بقعہ نور بناڈالا۔

بلاشک وشبہ سرکار صدر الافاضل کی شخصیت اس بدر کامل کے مثل تھی جس کے چاروں طرف نور کا ہالہ ہو اور تمام ستارے حلقہ باندھے اس سے کسب نور کر رہے ہوں۔ آپ کے گردا گرد اس دور کے ایسے علما ومشائخ نظر آتے ہیں جن کی خدمات عظیمہ، علمی طنطنہ اور دینی ومسلکی فتوحات پر یونیورسٹی سطح پر پی ایچ ڈی کے مقالات تحریر کیے جاسکتے ہیں آپ کے دم قدم سے نہ معلوم کتنی خانقاہیں آباد ہوئیں اور نہ جانیں کتنی مساجد، مدارس اور علمی مراکز قائم ہوئے۔

مگر افسوس کہ گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ اسلاف کرام سے ہماری بے اعتنائی کی بنا پر بہت سی اہم شخصیات اور ان کے علمی ودینی کارنامے پردہ خفا میں چلے جارہے ہیں اور ان پر تحقیق وتدقیق کا کام ہر گزرتے دن کے ساتھ مشکل سے مشکل ترین ہوتا جارہا ہے۔

انہی اکابر شخصیات میں سے ایک عظیم شخصیت حضور صدر العلما شہزادہ صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا حکیم سید محمد ظفر الدین نعیمی علیہ الرحمۃ بھی ہیں۔ آپ سرکار صدر الافاضل کے بڑے صاحب زادے ہیں اور کمال علم وفضل میں اپنے والد ماجد کے سچے جانشین تھے۔

آپ کے وصال کو نصف صدی گزرنے کو ہے مگر آپ کی خدمات جلیلہ تذکرہ نویسوں کی توجہ سے دور رہی لیکن اب بہت خوشی ہورہی ہے کہ **نبیرہ صدر الافاضل، شہزادہ صدر العلما**

مخدوم گرامی نجم العلما حضرت علامہ سید محمد نظام الدین نجم میاں نعیمی دامت برکاتہم القدسیہ کے اہتمام سے "سوانح صدر العلما" منظرعام پر آنے کو تیار ہے۔

مبارک باد کے مستحق ہیں **محب گرامی قدر، خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد ذوالفقار خان صاحب نعیمی ککرالوی مدظلہ النورانی**، جنہوں نے اس کتاب کی ترتیب و تحقیق کا مبارک کام سرانجام دیا ہے۔

اس کتاب میں خانوادہ نعیمیہ کے بہت سارے ایسے گوشوں پر روشنی ڈالی گئی ہے جو اب تک ارباب زبان وقلم کی نگاہ سے پوشیدہ تھے۔ اگر کوئی اور لکھتا تو شاید وہ گوشے اجاگر نہ ہوتے لہٰذا آپ پوری جماعت اور خصوصاً جملہ نعیمی فرزندگان وبرادران اور وابستگان کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں۔ مولا تعالیٰ آپ کی عمراور زبان وقلم میں برکتیں عطافرمائے۔

فقیر لطیفی کا روحانی تعلق بھی چوں کہ اس خاندان سے ہے۔ میرے جد امجد عارف باللہ ولی کامل صابری بلبل حضرت مولانا قاری عبداللطیف صاحب علیہ الرحمۃ سیکری شریف ،بھی اسی نعیمی گلستاں کے خوشہ چیں تھے۔ اور ہم تمام لطیفی برادران بھی اسی خانوادہ نعیمیہ کے جاروب کش ہیں۔ خانقاہ نعیمیہ ہماری عقیدت ومحبت کا قبلہ ہے اور ہمیشہ رہے گا اللہ کریم اس خانوادے کوسلامت رکھے۔

مجھ کو بے حد خوشی ہورہی ہے کہ ہمارے آقا زادے ،شہزادہ صدر الافاضل صدرالعلماکی مفصل سوانح حیات آپ کے ہاتھوں میں ہے ، حضرت نجم العلمانے اس کی جمع وترتیب میں جو محنت کی ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ گویا یہ نعیمیات میں ایک اہم باب کا اضافہ ہے۔ ارباب قلم کواس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ دعاگو ہوں کہ مولا تعالیٰ اس کتاب کو نفع بخش اور مقبول انام بنائے اور مرتب کو بہتر سے بہتر جزاعطافرمائے۔ آمین۔

محمد عمر لطیفی

ولی عہد خانقاہ لطیفیہ نعیمیہ صابریہ سیکری شریف مظفرنگر

تاثر جمیل

نبیرہ حضور صدر الافاضل، حضرت مفتی سید بختیار الدین شبلی نعیمی زید اقبالہ
پرنسپل دار العلوم صدر الافاضل مرادآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت صدر الافاضل کے خلف اکبر و جانشین جدی و سندی حضور صدر العلما حضرت علامہ مولانا مفتی حکیم سید محمد ظفر الدین احمد نعیمی قدس سرہ العزیز کی باعظمت باکرامت پر وقار شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ ایک عظیم باپ کے عظیم بیٹے تھے، نہایت ہی شاکر و صابر منکسر المجاز متواضع شخصیت کے مالک تھے، علم و عمل فضل و حکمت استقامت و صداقت عبادت و ریاضت صبر و قناعت وجاہت و شرافت میں اپنی مثال آپ تھے۔

آپ کے مکتوبات و مراسلات کو پڑھنے کے بعد یہ بات خوب واضح ہوتی ہے کہ جہاں آپ اپنوں کے لیے مشفق و مہربان تھے تو وہیں دوسری جانب اعداے اسلام کے لیے شمشیر براں تھے، پوری زندگی مخلوق خدا کو امر بالمعروف کا حکم دیا منہیات و ممنوعات شرعیہ سے باز رہنے کی تلقین فرمائی۔ اگر کوئی چیز حق گوئی میں آڑے آتی تو فوراً اسے اپنے سے دور فرمادیتے۔ آپ نے اپنی تمام عمر لوگوں کی اصلاح ان کی فلاح و بہبود میں گزاری۔

آپ نے مختلف عناوین پر مضامین (گریہ و زاری، میلاد شریف مدنی تاجدار، چاند پر انسان کی فتح وغیرہم) ضبط تحریر فرمائے جن کو پڑھ کر آپ کی تبحر علمی کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے جس میں "چاند پر انسان کی فتح" قابلِ ذکر ہے جس میں آپ نے سائنسی نظریات کی روشنی میں خوب تحقیق دقیق کے سمندر بہائے ہیں، جس سے پتا چلتا ہے کہ حضرت ممدوح جہاں عالم فاضل مفسر و محدث فقیہ شاعر تھے تو وہیں علم سائنس پر بھی آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا جس وقت عام عقل انسانی خلاؤں میں پرواز کو محال سمجھتی تھی آپ نے دلائل و براہین کے انبار لگا کر انسانی خرد کو چاند تک پہنچادیا۔

آج نصف صدی سے زیادہ گزرنے کے بعد آپ کی حیات و خدمات پر کام ہو رہا ہے خدا کا شکر ہے کہ دیر سے ہی صحیح مگر کام شروع تو ہوا میں مبارک باد پیش کرتا ہوں **مفتی اعظم**

اتراکھنڈ **حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی صاحب قبلہ** کو جنہوں زیر نظر کتاب ''سوانح صدر العلماء'' کو قلیل مدت میں مرتب فرمایا۔ اس علمی اور تاریخی دستاویز کو آپ نے محنت شاقہ سے جمع کیا۔ حضرت قدس سرہ کی دینی سماجی خدمات ان کی شب و روز کی کار گزاریوں کے حوالے سے ساری چیزوں کو جمع کرنا مزید برآں کمپوزنگ پروف ریڈنگ طباعت اور دیگر پیش آنے والے دشوار کن مراحل سے گزرنا اور اپنی مصروفیات کے باوجود اس کتاب کو برق رفتاری و احسن طریقے سے پائے تکمیل تک پہنچانا یقیناً قابل ستائش اور آب زر سے لکھنے والا کام ہے۔

ساتھ ہی برادر گرامی قدر حضرت علامہ سید نظام الدین صاحب قبلہ نائب سجادہ نشین خانقاہ نعیمیہ دبراجپور بنگال مبارک باد کے حق دار ہیں جنہوں نے اس کتاب کی طباعت کا اہتمام کیا اور اپنی دیرینہ خواہشات کا اتمام بطفیل رسول انام کیا۔

اللہ کریم اپنے پیارے حبیب حبیبِ لبیب آقا علیہ الصلوۃ والتسلیم کے صدقہ جلیلہ سے اس کتاب کو مقبول عام و خاص بنائے۔ کتاب ھٰذا کے جملہ معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ سیدی صدر الافاضل و صدر العلما کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے۔

آمین ثم آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین

احقر العباد: سید محمد بختیار الدین شبلی نعیمی قادری غفرلہ الھادی المرادابادی

خانقاہ عالیہ قادریہ نعیمیہ مرادآباد و پرنسپل دار العلوم صدر الافاضل کرولا مرادآباد
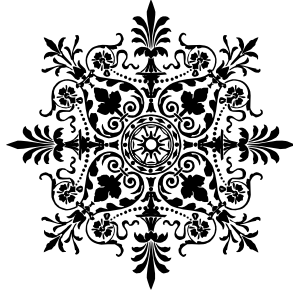
صدر العلما حضور صدر الافاضل کے علمی وفکر وراثتوں کے امین تھے!

ماہر علم وفن، حضرت مولانا نور محمد نعیم القادری زید مجدہ
رکن رکین تنظیم افکار صدر الافاضل بلرامپور

حضور صدر الافاضل علیہ الرحمۃ نے اپنی گوں ناگوں مصروفیات کے باوجود دو درجن سے زائد کتابیں بطور یادگار چھوڑی ہیں، جامعہ نعیمیہ مرادآباد کا قیام اور اس سے فارغین علما، مفسرین، قائدین کی خدمات جلیلہ نے برصغیر کے کونے کونے میں نعیمی فیضان کو عام و تام کیا۔

شہزادگان صدر الافاضل میں ہمارے مرشد گرامی حضور رہنمائے ملت ایک درویش صفت بزرگ تھے جنہوں نے اپنی پوری زندگی گونڈہ، بلرامپور اور ملک نیپال میں رشد وہدایت کا عظیم کارنامہ انجام دیا۔ مذکورہ علاقے کے اکابر علمائے اہل سنت آپ ہی کے دامن کرم سے وابستہ ہیں اور نعیمی لاحقہ اپنے نام کے ساتھ لگانے میں فخر محسوس کرتے ہیں، فالحمد للہ علی ذالک۔

شہزادہ اکبر حضور صدر الافاضل حضرت صدر العلما مولانا سید ظفر الدین احمد نعیمی علیہ الرحمۃ ایک علمی شخصیت تھے ان کی زندگی مزید وفا کرتی تو آپ کے علم وفضل کا غلغلہ ہوتا۔ آپ کی چند تحریریں پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی جس سے آپ کی علمی گہرائی وگیرائی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یقیناً آپ حضور صدر الافاضل علیہ الرحمۃ کے علمی وفکری وراثتوں کے امین تھے۔

زیر نظر کتاب "سوانح صدر العلما" کی اشاعت پر فقیر قادری کو انتہائی خوشی پہنچی ہے۔ **شہزادگان فدائے ملت** کی اس اہم پیش رفت پر صمیم قلب سے مبارک باد پیش ہے۔ اور مستقبل میں بھی اسی طرح کی امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے آباواجداد کے علمی وفکری کارناموں کو اجاگر کرتے رہیں گے۔

ساتھ ہی مبارک باد پیش کرتا ہوں عزیز مکرم حضرت مولانا مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی صاحب زید علمہ کو جنہوں نے اس کتاب کو نہایت ہی عمدہ انداز میں ترتیب دیا ہے۔ اور اس میں صدر العلما کی حیات وخدمات کے وہ گوشے اجاگر کیے ہیں جن سے صدر العلما کی علمی

وفکری شخصیت کھل کر سامنے آتی ہے۔ ورق الٹیے اور صدر العلما کے علمی تبحر وجلالت فکر کی وسعتوں کی سیر کیجیے اور آپ کے علمی ومذہبی کارناموں سے خود کو محظوظ کیجیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نعیمی فیضان سے مالامال فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

فقط والسلام۔

اسیر نعیم نور محمد نعیم القادری بلرامپوری

متوطن، نواز پورہ کواپور، ضلع بلرامپور یوپی
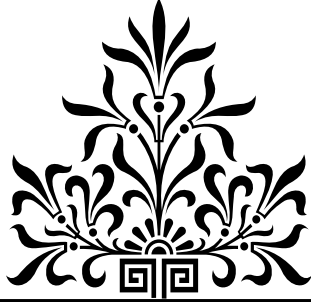
مقدمہ

چودہویں صدی کے جن علما وفقہا ومشائخ سے فقیر بہت زیادہ متاثر ہے ان میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان قدس سرہ کی ذات گرامی پہلے نمبر پر ہے اور پھر ان کے بعد ان کے چہیتے خلیفہ ومعتمد خاص، جن کے بارے میں خود فرمایا۔

میرے نعیم الدین کو نعمت

اس سے بلا میں سماتے یہ ہیں

سر آمد علما، استاد العلما، قائد وپیشوائے اہل سنت، مرشد شریعت، واقف اسرار ورموز طریقت، فخر سیاست، مفکر مذہب وملت، نازش فکر وفن، مناظر اہل سنن، عمدۃ الواعظین، ممتاز القائدین، امام المعلمین، ماہر علوم دینیہ، بانی جامعہ نعیمیہ، مفسر قرآن، طبیب شہیر، ادیب بے نظیر، امام العلماء والعوام، شاعر قادر الکلام، وارث علوم نبویہ، مصنف کتب علمیہ، یعنی

صدر الافاضل، فخر الاماثل، استاد العلما، حضرت حافظ، قاری، مولانا، مفتی علامہ سید شاہ محمد نعیم الدین قادری جلالی محدث مرادآبادی تغمدہ اللہ الھادی

کی ذات گرامی وقار ہے جس سے فقیر بے حد متاثر ہے۔

اور اسی مبارک تاثر کا نتیجہ ہے کہ فراغت کے بعد سے اب تک حضرت کے حوالے سے الحمد للہ جو کام ضروری محسوس کیے انہیں پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا رہا ہوں اور یہ سلسلہ تادم تحریر جاری ہے۔

انہیں ضروری کاموں میں ایک کام آپ کی مفصل سوانح پیش کرنا تھا جسے الحمد للہ گزشتہ برس پندرہ سو صفحات پر مشتمل بڑے سائز کی دو جلدوں میں مکمل کر کے ارباب علم ودانش کی مطالعاتی میز تک پہنچانے کی سعادت حاصل کر چکا ہوں۔

سوانح صدر الافاضل کی ترتیب کے دوران آپ کے مبارک ونیک بخت نبیرہ، فاضل باوقار، خطیب اہل سنت، حضرت سید نظام الدین نجم نعیمی دام اقبالہ نے فقیر سے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ جد کریم حضور صدر الافاضل کی سوانح کی تکمیل کے بعد ان کے بڑے اور چہیتے صاحب زادے، ان کے علمی وفکری وراثتوں کے امین ووارث، اور ان کے سچے جانشین، صدر

العلما، فخر الحکما، حضرت علامہ مولانا سید محمد ظفر الدین احمد نعیمی علیہ الرحمۃ کی حیات طیبہ پر بھی کام ہو جائے تو بہت اچھا ہو، فقیر نے وعدہ کرلیا۔ اور پھر سوانح صدر الافاضل کی اشاعت کے بعد فرصت ملتے ہی فقیر نے صدر العلما کو پڑھنا اور اخبارات و نوادرات میں تلاش کرنا شروع کردیا۔ جتنا تلاش کرتا گیا آپ کی ذات گرامی سے اسی قدر متاثر ہوتا چلا گیا۔

جنہوں نے صدر العلما کو دیکھا یا دیکھنے والوں کو سنا فقیر نے ان سے سننے کی کوشش کی تو یہ پتہ چلا کہ حضرت کی ذات گرامی صدر الافاضل کا حسین پرتو اور عکس جمیل تھی۔

تبحر علمی کی بات کی جائے تو علما و اساتذہ سے یہی سنا کہ

وہ درس گاہ کے بادشاہ تھے۔ ہر فن کی کتاب پڑھانے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ افہام و تفہیم میں ماہر، دقیق سے دقیق بحث کو آسان الفاظ و مفہوم میں بیان کردیا کرتے تھے۔ کبھی درسگاہ میں بیٹھتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ صدر الافاضل اپنی درس گاہ میں بیٹھ کر علم کے دریا بہا رہے ہیں۔

خطابت میں والد گرامی کی خطیبانہ شان جھلکتی تھی۔ گفتگو میں شگفتگی، چہرے سے عالمانہ رعب ٹپکتا تھا وہیں تبسم ریزی بھی پرکشش تھی۔ سادگی، خودداری، حسن اخلاق، حسن سلوک، تصلب فی الدین، جذبہ خدمت خلق، مذہبی و مسلکی معاملات میں مخلصانہ و مجاہدانہ کارکردگی، عالمانہ وقار اور عاملانہ کردار یہ سب کچھ آپ کو والد ماجد حضور صدر الافاضل سے ورثہ میں حاصل ہوا تھا۔

ایک مدت مدید تک آپ نے بحیثیت متولی جامعہ نعیمیہ کی خدمت سرانجام دی۔ جامعہ نعیمیہ میں موجود برقی پریس کے ذریعے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ترجمہ قرآن "کنزالایمان" والد گرامی کی "تفسیر خزائن العرفان" اور بہت سی اہم کتابوں کی نشر و اشاعت کا کام کیا۔ مطب کے ذریعے اپنی معاشی ضرورتوں کو پورا کرنے کے ساتھ بہت سے غربا و محتاج مریضوں کا فی سبیل اللہ علاج کیا، مزاج میں تصوف غالب تھی، فقیرانہ و درویشانہ طبیعت رکھتے تھے۔ پیری مریدی کو تجارت کا حصہ نہیں بننے دیا۔ بس اسی حد تک خانقاہ سے وابستہ رہے کہ مخلوق کو فیض یاب کرسکیں۔ یہی وجہ رہی کہ آپ نے والد گرامی کے وصال کے بعد سے اپنے وصال تک اکثر ایام تنگ دستی میں گزارے، قارئین آپ کے خطوط سے اس کا بخوبی اندازہ لگا

سکتے ہیں۔

المختصر آپ کی ذات گرامی وقار بہت سی خوبیوں کی حامل تھی۔

فقیر نے جو کچھ پڑھا اور سنا اسے جمع و ترتیب کے ساتھ منظر عام پر لانے کی ایک ادنیٰ سی کوشش کی ہے۔

اور یہ کہنا بالکل غلط نہیں ہوگا کہ زیر نظر کتاب "**سوانح صدر العلما**" نبیرہ صدر العلما حضرت نجم میاں دام ظلہ سے کیے ہوئے وعدہ کی تکمیل ہے۔

الحمدللہ آج یہ کتاب **مکمل** ہو کر طباعت کو تیار ہے۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ ۲۷/ محرم الحرام مطابق ۱۵/ اگست بروز منگل، عرس صدر العلما کی تقریب میں علماو مشائخ خصوصًا شہزادگان صدر الافاضل کے مبارک ہاتھوں شایان شان رونمائی کی رسم ادا کی جائے گی۔

میں ان تمام ہی حضرات کا ممنون و شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب میں کسی بھی طرح کا حصہ لیا ہے۔ خصوصًا شہزادگان صدر الافاضل جنہوں نے نایاب خطوط کی کاپیاں فقیر کو عنایت کیں۔ اور تمام مقرظین حضرات کا بھی جنہوں نے اپنے قیمتی تاثرات لکھ کر کتاب کی زینت میں اضافہ فرمایا ہے۔

آخر میں قارئین سے التماس ہے کہ فقیر نے کتاب کی ترتیب میں حد بھر کوشش کی ہے پھر بھی خطا کا صدفی صد امکان ہے۔ اگر کہیں لفظی و تاریخی کسی بھی اعتبار سے کوئی غلطی پائیں تو فقیر کو آگاہ فرمائیں۔

دعا ہے اللہ پاک ہمیں نعیمی فیضان سے مستفیض فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین الکریم علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ افضل الصلوات والتسلیم

نیاز مند: محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری دار الافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ

حضور صدر الافاضل قدس سرہ کے منظور نظر شہزادہ اکبر صدر العلماء حضرت علامہ سید
ظفر الدین احمد نعیمی علیہ الرحمہ کے حالات زندگی پر مشتمل مفصل دستاویز

سوانح
صدر العلماء

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی
نوری دار الافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خان کاشی پور اتراکھنڈ

صدر الافاضل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی
خانقاہ عالیہ قادریہ نعیمیہ اسلامپور دراجپور بیربھوم مغربی بنگال

صدر العلماء علامہ ظفر الدین نعیمی مرادآبادی حالات وخدمات

ارباب علم ودانش کے نزدیک صدر العلما کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے خاص طور پر ان لوگوں کے لیے تو قطعی نہیں جو صدر الافاضل اور ان کے یادگار ادارے جامعہ نعیمیہ مرادآباد سے وابستہ ہیں۔ آپ صدر الافاضل کے سب سے بڑے صاحب زادے ہیں۔ اجمالی طور پر آپ کی مذہبی وعلمی خدمات سے اہل علم بخوبی واقف ہیں۔ البتہ ہم یہاں آپ کے تفصیلی حالات حیات اور مذہبی وعلمی خدمات کا جائزہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

صدر العلما کا خاندانی پس منظر:۔

آپ خاندان سادات سے تعلق رکھتے ہیں۔ بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ کے دور حکومت میں آپ کا خاندان اپنے آبائی وطن مشہد ایران سے ہجرت کر کے ہندوستان رونق افروز ہوا۔ یہاں حکومتی سطح پر آپ کے خاندان کی خوب عزت افزائی ہوئی۔ بادشاہ عالمگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کے آباواجداد کو معزز عہدے تفویض کیے اور جاگیریں عطا کیں۔

جد الاجداد مولانا سید کریم الدین آرزو:۔

آپ کے جد امجد سید محمد کریم الدین بن سید محمد رفیع الدین اپنے دور میں ممتاز شعرا میں شمار کیے جاتے تھے۔ اپنے تخلص آرزوؔ سے زیادہ مشہور ہوئے۔

نظیر شاہ خاں شادؔ رامپوری، سیف اللہ ثاقب بریلوی، ملک الشعراء مہدی علی ذکیؔ مرادآبادی جیسے نامور شعرا آپ کی صف تلامذہ میں شامل ہیں۔

ذکیؔ مرادآباد اپنے استاد گرامی کی قد آور شخصیت اور ان کی شاعرانہ عظمت ورفعت کے حد درجہ مداح ومعترف تھے۔ انہوں نے کہا کہ

جیسی اتم تشبیہ میرے استاد کے کلام میں ہے میں نے کہیں نہیں دیکھی، قاصد کی حالت بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ؎

دو پاے تیز رفتارش برفتن
شدہ مقراض در منزل بریدن

آپ کے تلمیذ ارشد جناب سیف اللہ ثاقب بریلوی نے آپ سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی ایک فارسی غزل کے مقطع میں یوں کہا ہے۔ ؎

آرزو رحمت حق بر گورت
بی تو شعرم جسدِ بی جان است

[شعراے رام پور، مؤلفہ جارج فانتون، مرتبہ، مصباح احمد صدیقی، ص ۵۴]

پردادا حضرت مولانا سید محمد امین الدین راسخؔ، قدس سرہ:۔

آپ کے پردادا حضرت مولانا سید محمد امین الدین علیہ الرحمۃ عبقری شخصیت کے مالک تھے۔ بہترین عالم دین ہونے کے ساتھ قادر الکلام شاعر بھی تھے۔ آپ کا تخلص راسخؔ تھا۔

آپ کے یہ درج ذیل تین اشعار بہت مشہور ہوئے۔ ؎

ہے خیال یار کا مسکن دل بیتاب میں
قید کرتے ہیں پری کو ہم چہ سیماب میں
دیکھ کر اس روے روشن پر عرق حیراں ہوں میں
آئینہ پر آب ہے اور آئینہ ہے آب میں
خاک ہے آغاز راسخؔ اور ہے انجام خاک
پھونک دے اسباب عالم عالم اسباب میں

جد امجد حضرت مولانا سید معین الدین نزہتؔ، قدس سرہ:۔

ممتاز العلما و سرآمد شعرا حضرت علامہ سید محمد معین الدین نزہتؔ مرادآبادی علیہ الرحمۃ متبحر عالم دین، اور شہرہ آفاق شاعر تھے۔ ۱۸۳۸ء مطابق ۱۲۵۴ھ میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ مرادآباد کے ایک چوتھائی پڑھے لکھے طبقے کو آپ سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ آپ ذکیؔ مرادآبادی کے شاگردوں میں تھے۔

آپ نے حمد ونعت کے علاوہ تغزل میں بھی خوب خامہ فرسائی فرمائی ہے۔ آپ نے اردو کے علاوہ فارسی وعربی کلام بھی تحریر فرمائے ہیں۔ آپ کا مجموعہ کلام نزہت الناظرین حضور صدر الافاضل علیہ الرحمۃ کے دیوان "ریاض نعیم" کے ساتھ طبع ہوکر منظر عام پر آچکا ہے۔

ہم یہاں آپ کے کلام سے چند نمونے پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں:

حمد پاک

اول ہی زباں پر ہو سخن حمد خدا کا ۔۔۔ اک جلوہ ہے یہ کون و مکاں جس کی ادا کا
یارب کسے دعویٰ ہے تیری مدح و ثنا کا ۔۔۔ ہو سکتا ہے بندے سے کہیں وصف خدا کا
جو کچھ کیا تو نے مرے مولیٰ وہ بجا ہے ۔۔۔ اک ذرہ نہیں دخل وہاں چون و چرا کا
جس پر ہو ترا فضل و کرم اس کو کسی جا ۔۔۔ ہوتا نہیں ڈر آفت و آسیب و بلا کا
ہو رستم و سہراب سے بھی بال نہ بانکا ۔۔۔ حامی ترا الطاف اگر ہو ضعفا کا
نزہتؔ کی تمنا ہے تری یاد میں گزرے ۔۔۔ ہنگامہ جو یہ چند نفس کو ہے بقا کا

نعت پاک

یہ ہے نقش پاے رسول معظم ۔۔۔ یہ تاج سلاطیں سے بھی ہے مکرم
یہ شاہ والا کا نقش قدم ہے ۔۔۔ ہوئی جس کے باعث سے ایجاد عالم
وھٰذا الذی درۃ التاج قیصر ۔۔۔ وھٰذا الختیم الخواقین خاتم
الٰہی وصل وسلم کثیرا ۔۔۔ بروح محمد شہہ ہر دو عالم

فارسی زبان میں لکھا گیا درج ذیل کلام بھی ملاحظہ ہو:

بکن طبع امروز اظہار جودت ۔۔۔ کہ آمادہ گردید سامان راحت
کہ مخدوم و موصوف و ممدوح والا ۔۔۔ نوازش گر حال تو ذی کرامت
فلک میر صاحب کرامت علی را ۔۔۔ رسانید الحال بر صدر رفعت
اسٹنٹ انسپکٹر مستقل شد ۔۔۔ بصدر جلیلش خدا داد عزت
چو از دانش ایں مژدہ آید بگوشم ۔۔۔ چنانم بر انگیخت افراط فرحت
کہ در پیرہن می نہ گنجید جسمم ۔۔۔ نہ درخانہ من رواں در سکونت

پئے خیر خواہاں بود خیر و خوبی	سر دشمناں باد در زیر پایت
بممدوح من یا الٰہی چناں کن	رشادت سعادت سعادت رشادت

تاریخ گوئی

تاریخ گوئی میں بھی کمال کا درک حاصل تھا۔ہم یہاں بطور نمونہ ایک قطعہ پیش کررہے ہیں۔ آپ کے منظور نظر صاحب زادے عالی وقار صدرالافاضل علیہ الرحمۃ کی دستار فضیلت ۱۳۲۰ھ میں ہوئی۔اس موقع پر آپ نے یہ درج ذیل قطعہ تحریر فرمایا۔اس قطعہ کے آخری مصرعہ میں لفظ "فضیلت" سے تاریخ دستار فضیلت ۱۳۲۰ھ برآمد ہوتی ہے ؂

ہے میرے پسر کو طلبہ پر وہ فضیلت	سیاروں میں رکھتا ہے جو مریخ فضیلت
نزہتؔ نعیم الدین کو یہ کہ کے سنادے	دستار فضیلت کی ہے تاریخ فضیلت

۱۳۲۰ھ

از عجالہ طبع روشن محمد معین الدین نزہت مرادآبادی عفی عنہ

آپ کے تلامذہ میں بہت سے نامور ومشاہیر علماو شعرا شامل ہیں۔

آپ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے مرید ہوئے۔اس کی تفصیل یہاں بیان کرنا دل چسپی سے خالی نہیں ہوگا۔

اس وقت جب کہ دیوبندی جماعت کے بڑے مولانا قاسم نانوتوی کے عقائد عام نہیں ہوئے تھے۔اور مرادآباد میں ان کا طور طریقہ اور معمول بظاہر اہل سنت کے مطابق تھا علامہ نزہت علیہ الرحمۃ ان کے دھوکے میں آگئے اور ان سے مرید ہوگئے۔لیکن جب صدر الافاضل کے ذریعے آپ حقیقت حال سے آگاہ ہوئے تو آپ نے فوراً بیعت فسخ کی۔اور امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان محدث بریلوی قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

ابھی ماضی قریب میں کچھ فتنہ پروروں اور نام نہاد نعیمیوں اور اشرفیوں نے اس واقعے کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے رضوی علما پر اسے گڑھنے کا الزام لگایا ہے۔اس لیے ہم یہاں ضروری سمجھتے ہیں کہ ایسی شہادت پیش کردیں جس سے مخالف کو مجال انکار نہ رہے۔

مفتی محمد عمر نعیمی اشرفی، جامعہ نعیمیہ کے پہلے فارغ اور پہلے نعیمی، صدر الافاضل کے منظور نظر، سیکڑوں نعیمیوں کے استاد، حضور اشرفی میاں کے چہیتے مرید، نے اس واقعہ کو درج ذیل الفاظ میں تحریر فرمایا ہے کہ ہم یہاں پورا واقعہ من وعن نقل کر رہے ہیں۔ ملاحظہ کریں:

”حضرت مولانا محمد معین الدین صاحب نے محمد قاسم نانوتوی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی، اس وقت وہابی اپنی وہابیت کو بہت چھپاتے تھے۔ چناں چہ مولوی محمد قاسم نے حضرت مولانا محمد معین الدین صاحب کو میلاد شریف پڑھنے، قیام کے ساتھ صلاۃ وسلام پڑھنے کی اجازت دی اور بہت برکت والا عمل بتایا۔

حضرت مولانا معین الدین صاحب سے جب کہا گیا کہ محمد قاسم وہابی تھا، تو انہوں نے فرمایا: میں کس طرح مانوں مجھے خود انہوں نے میلاد شریف پڑھنے قیام کے ساتھ صلاۃ وسلام پڑھنے کی برکت سے خبر دار کیا اور اجازت دی ہے۔ جب موصوف کو فتاوی حسام الحرمین دکھایا اور تحذیر الناس مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی جس میں انہوں نے ختم نبوت کا انکار کیا ہے، دکھائی اور عبارت تحذیر الناس کو فتاوی حسام الحرمین سے مطابق کیا، اس وقت موصوف نے ان کی بیعت فسخ کی اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے دست حق پرست پر بیعت کی اور تحریر فرمایا ہے۔

پھر اہوں میں اس گلی سے نزہتؔ ہوں جس میں گمراہ شیخ و قاضی
رضائے احمد اسی میں سمجھوں کہ مجھ سے احمد رضا ہوں راضی

[سواد اعظم لاہور، حیات صدر الافاضل نمبر: ۱۲، ۱۹/ ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ۔
مطابق ۱۹، ۲۶/ جون ۱۹۵۹ء۔ ص ۵]

۲۵/ رمضان المبارک ۱۳۳۹ھ مطابق ۳/ جون: ۱۹۲۱ء بروز جمعۃ الوداع آپ کا وصال ہوا۔ آپ کے وصال پر امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے صدر الافاضل کے نام تاریخی تعزیت نامہ ارسال فرمایا ہم یہاں اسے نقل کر رہے ہیں۔ ملاحظہ کریں:

صحیفہ عالیہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مولنا المبجل المکرم ذی المجد والکرم حامی السنن ماحی الفتن جعل کاسمہ نعیم الدین۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ان للہ مااخذ وما اعطٰی وکل شیء عندہ باجل مسمیٰ انمایوفی الصبرون اجرھم بغیرحساب وانما المحروم من حرم الثواب غفر اللہ لمولانا معین الدین ورفع کتابہ فی علیین وبیض وجھہ یوم الدین والحقہ بنبیہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ وبارک وسلم علیہ وعلیٰ آلہ وازواجہ اجمعین۔ واجمل صبرکم واجزل اجرکم وجبرکسرکم ورفع قدرکم آمین۔

یہ پرملال کارڈ روزِ عید آیا، میں نماز عید پڑھنے نینی تال گیا ہوا تھا۔ شب کو بے خواب رہا تھا اور دن کو بے خور و خواب۔ اور آتے جاتے ڈانڈی میں چودہ میل کا سفر، دوسرے دن بعد نماز صبح سو رہا، سو کر اٹھا تو یہ کارڈ پایا۔ اس وقت یہ تاریخیں خیال میں آئیں۔ ایک بے تکلف قرآن عظیم سے اور ان شاء اللہ تعالیٰ فال حسن ہے۔ دوسری حسب فرمائش سامی فارسی میں۔ مگر دو شعر کے لیے فرمایا تھا یہ پانچ ہوگئے۔ اور مادے میں ایک کا تخرجہ کرنا ہوا جس کا میں عادی نہیں مگر اس میں کوئی لفظ قابل تبدیل نہ تھا، لہٰذا یوہیں رکھا۔ اور اسی روز سے مولانا المرحوم کا نام تابقائے حیات ان شاء اللہ تعالیٰ روزانہ ایصال ثواب کے لیے داخل وظیفہ کرلیا۔ وہ تو ان شاء اللہ بہت اچھے گئے مگر دنیا میں ان سے ملنے کی حسرت رہ گئی۔ مولیٰ تعالیٰ آخرت میں زیر لوائے سرکار غوثیت ملائے۔ آمین اللھم آمین۔

تاریخ از قرآن عظیم۔

رِزْقُ رَبِّكَ خَيْر۔ ۱۳۳۹ھ

یک	شہادت	وفات	در	رمضاں
مرگِ	جمعہ	شہادتِ	دگر	ست
مرضِ	تپ	شہادتِ	سو	میں
بہر	ہر	سہ	شہادت	خبر ست

در مزار ست چشم وا یعنی
پئے دیدارِ یار منتظر ست
مردہ ہرگز نہ معین الدین
کہ ترا چوں نعیم دیں پسر ست
از رضا سال بے سر اہمال
قرب صدق ملیک مقتدر ست
۱۳۳۹ھ

شب عید کی بے خوابی اور دن کو بے خور و خواب اور دوہرے سفر کا پیچ و تاب اس کے سبب کل شام تک حالت ردی رہی۔ میں قابل حاضری ہوتا تو سر سے چل کر مزار کی زیارت اور آپ کی تعزیت کرتا۔ مصطفی رضا کل صبح بریلی گئے، میں نے کہہ دیا ہے کہ تعزیت کے لیے حاضر خدمت ہوں۔ کل شام تک طبیعت کی بہت غیر حالت نے اس نیاز نامہ میں تعویق کی۔ اور آج اتوار تھا لفافہ نہ مل سکتا تھا۔ اب حاضر کرتا ہوں۔ والسلام مع الاکرام۔

سب احباب کو سلام۔ شب پنجم شوال مکرم ۳۹ھ از بھوالی۔"

[ماہنامہ السواد الاعظم مراد آباد ماہ رمضان ۱۳۳۹ھ صفحہ ۲۰ تا ۲۴]

صدر العلما کے والد گرامی حضور صدر الافاضل:۔

صدر العلما کے والد گرامی وقار حضور صدر الافاضل فخر الاماثل ممتاز المفسرین، عمدۃ المدبرین، اہل سنت کے بطل جلیل، عظیم مذہبی و مسلکی پیشوا، قومی و سیاسی رہبر و قائد، مصنف کتب کثیرہ، مفسر تفسیر خزائن العرفان، بانی جامعہ نعیمیہ مراد آباد، خلیفہ اعلیٰ حضرت و حضور اشرفی میاں، حضرت حافظ و قاری علامہ مفتی سید محمد نعیم الدین قادری جلالی مراد آبادی تغمدہ اللہ الھادی کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔

۲۱ر صفر المظفر ۱۳۰۰ھ ۔ یکم جنوری ۱۸۸۳ء بروز دوشنبہ مبارکہ ولادت با سعادت ہوئی۔ ۱۳۰۴ھ میں رسم بسملہ خوانی ادا کی گئی۔ ۱۳۰۸ھ میں حفظ قرآن مکمل فرمایا۔ والد گرامی علامہ سید معین الدین نزہت۔ علامہ محمد گل جلال آبادی ۔ مولانا ابو الفضل فضل احمد۔ حافظ

سید نبیہ حسین۔ حافظ حفیظ اللہ خاں ۔ حافظ انعام اللہ۔ علیہم الرحمۃ والرضوان۔ وغیرہم سے شرف تلمذ حاصل ہے۔۱۳۲۰ھ۔۱۹۰۲ء۔ میں سند و دستار فضیلت سے سرفراز ہوئے۔

سنیوں کا قائم کردہ مدرسہ، امدادیہ مرادآباد، جس پر فی الحال دیوبندی فرقے کا غاصبانہ قبضہ ہے۔ آپ کا مادر علمی رہا۔ آپ کا سلسلہ سند مولانا محمد گل کے توسط سے علامہ طحطاوی وشرقاوی وغیرہما عرب کے جید علما سے مربوط ہے۔ استاد الکل علامہ محمد گل خاں جلال آبادی سے شرف بیعت وخلافت حاصل ہے۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت محدث بریلوی اور حضور اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمۃ سے بھی شرف خلافت حاصل ہے۔

۱۳۲۲ھ میں نکاح ہوا۔۱۹۰۲ء میں اپنے ذاتی مکان میں مدرسہ قائم کیا اور اس میں درس نظامی کی تدریس شروع فرمائی۔ ساتھ ہی مدرسہ طبیہ مرادآباد میں بھی تدریس کی خدمت انجام دیتے رہے۔۱۹۱۱ء میں کرایے کے مکان میں مدرسہ منتقل ہوا۔ مدرسہ انجمن اہل سنت وجماعت کے نام سے شہرت ملی۔ مدرسہ کی ذاتی اور مستقل عمارت ۱۹۲۱ء میں تعمیر ہوئی۔۱۳۵۱ھ بمطابق ۱۹۳۳ء میں مدرسہ کا نام جامعہ نعیمیہ قرار پایا۔ جو اب تک بدستور باقی ہے۔ مدرسہ کا پہلا جلسہ دستار فضیلت ۱۳۲۹ھ ۔۱۹۱۱ء میں ہوا۔ جس میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس سرہ کی خصوصی طور پر شرکت ہوئی۔ آپ دو مرتبہ حج وزیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے پہلی بار ۱۳۵۴ھ۔۱۹۳۶ء۔ دوسری مرتبہ ۱۳۵۷ھ۔۱۹۳۹ء۔

تاحیات مذہب ومسلک اور قوم وملت کی مخلصانہ وبے لوث خدمات انجام دیں۔

مشہور ہندو پنڈتوں، آریہ سماجیوں، نجدیہ و دیابنہ سے بہت سے مناظرے و مباحثے فرمائے۔ بحیثیت خطیب ملک وبیرون ملک بے شمار جلسوں اور کانفرنسوں میں شریک ہوئے۔ بہت سی تحریکات خصوصاً تحریک خلافت، تحریک موالات، تحریک کھدر، تحریک شدھی، وغیرہ کے خلاف محاذ آرائی فرمائی۔

تنظیم آل انڈیا سنی کانفرنس، الجمیعۃ العالیہ قائم کی اور اس کے تحت بہت سے نمایاں کارنامے انجام دیے۔ صنف سخن میں خوب طبع آزمائی فرمائی۔ عربی، فارسی اردو تینوں زبانوں میں حمدیہ، نعتیہ، غزلیہ کلام موجود ہے۔ چند کلاموں کا مجموعہ بنام ”ریاض نعیم“ عام ہے۔

بہت سی علمی و تحقیقی کتابیں تحریر فرمائیں۔دستیاب کتابوں کے نام درج ذیل ہیں۔

خزائن العرفان فی تفسیر القرآن۔ الکلمۃ العلیا لاعلاء علم المصطفیٰ۔ فیضان رحمت بعد ازدعاے برکت۔ مختصر الاصول یعنی اصول حدیث۔ تسکین الذاکرین وتنبیہ المنکرین۔ فرائد النور فی جرائد القبور۔ احقاق حق۔ ترک الموالات عن جمیع الکفرۃ واھل الضلالات۔ اسواط العذاب علے قوامع القباب۔ سوانح کربلا۔ اسلام اور ہندوستان۔ اطیب البیان فی ردتفویۃ الایمان۔ التحقیقات لدفع التلبیسات۔ کشف الحجاب عن مسائل ایصال ثواب۔ زادالحرمین۔ آداب الاخیار فی تعظیم الآثار۔ ہدایت کاملہ برقنوت نازلہ۔ العقائد۔ القول السدید فی مسائل الختم ومعانقۃ العید۔ ثبت نعیمی۔ نعیم ادب۔ تعلیقات بخاری۔ حاشیہ میر ایساغوجی۔ ریاض نعیم (مجموعہ کلام) شرح شرح مائۃ عامل۔ احسن الکلام فی استحباب عمل المولد والقیام۔ گلبن غریب نواز۔ پراچین کال۔ فن سپاہ گری۔ شرح قطبی۔

بہت سے معرکۃ الآرا مضامین ومقالات لکھے جن میں سے ۶۳؍ مضامین ومقالات کا مجموعہ ”مقالات صدر الافاضل“ کے نام سے چھپ کر منظر عام پر آچکا ہے۔

۱۳۲۰ھ سے آخر عمر تک فتوی نویسی فرماتے رہے۔”فتاوی صدر الافاضل“ آپ کے چند فتاوی کا مجموعہ ہے۔

ہزاروں تلامذہ پیدا کیے۔شہرت یافتہ تلامذہ میں سے چند نام یہ ہیں:

تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمی، علامہ عبد العزیز خان فتح پوری، حکیم الامت احمد یار خاں نعیمی، مجاہد ملت، علامہ حبیب الرحمٰن نعیمی، صدر العلماء علامہ غلام جیلانی میرٹھی، حافظ ملت علامہ عبد العزیز مرادآبادی، قاضی شمس الدین جونپوری، مفتی رفاقت حسین کانپوری، مولانا یونس نعیمی، مفتی غلام معین الدین نعیمی، مفتی عبد الرشید نعیمی فتح پوری، سرکار کلاں سید مختار اشرف کچھوچھوی۔ مجاہد دوراں سید مظفر حسین کچھوچھوی۔ ابوالحسنات علامہ سید محمد احمد نعیمی، مفتی حبیب اللہ نعیمی۔ وغیرہم۔

بطوریادگار خصوصی طور پر خزائن العرفان اور جامعہ نعیمیہ مرادآباد قوم کے درمیان چھوڑ گئے۔

اولاد میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہوئیں۔آپ کی زوجہ کا وصال، ربیع الآخر ۱۳۶۳ھ مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۴۴ء۔میں ہوا۔اور آپ کا وصال ۱۸/ذوالحجۃ المکرمۃ ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۳/اکتوبر ۱۹۴۸ء۔رات ساڑھے بارہ بجے ہوا۔تاج العلما مفتی محمد عمر نعیمی علیہ الرحمۃ نے نماز جنازہ پڑھائی۔جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں مسجد کی بائیں جانب تدفین عمل میں آئی۔

صدر العلماء کی ولادت باسعادت:۔

۵/ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۶/اپریل ۱۹۱۰ء ہفتہ کے دن شہر مرادآباد میں آپ کی پیدائش ہوئی۔حقیقی نام ''محمد''تجویز ہوا اور عرفی نام ''ظفر الدین''منتخب ہوا۔

تعلیم وتربیت:۔

جدامجد حضور علامہ معین الدین نزہت مرادآبادی اور والد ماجد حضور صدر الافاضل علیہما الرحمۃ کی آغوش محبت میں ابتدائی ایام گزارے۔گھر میں چوں کہ دینی ماحول تھا اس لیے تربیت بھی دینی ہوئی۔چار سال کی عمر میں رسم بسملہ ادا کی گئی۔کم عمری میں ہی جامعہ نعیمیہ میں داخلہ کرادیا گیا، جہاں آپ نے قاعدہ بغدادی اور قرآن کریم ناظرہ پڑھا۔

اس کے بعد اردو فارسی کی کتابیں پڑھنا شروع کیں۔اور پھر باضابطہ درس نظامی کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوگئے۔ابتدا سے آخر فضیلت تک، اردو، فارسی، عربی اور نحو وصرف فقہ وغیرہ کی کئی اہم کتابیں والد ماجد سے پڑھیں۔اساتذہ میں درج ذیل نام قابل ذکر ہیں۔

والد گرامی حضور صدر الافاضل
مفتی محمد عمر نعیمی مرادآبادی
علامہ وصی احمد وصی محدث سہسرامی
مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمٰن نعیمی اڑیسوی
مفتی یونس نعیمی سنبھلی

دستار فضیلت:۔

۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۹ء میں آپ نے درس نظامی کی تعلیم مکمل فرمائی۔اور ۳/اکتوبر

۱۹۳۹ء مطابق ۳؍ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ کو جامعہ نعیمیہ کے انتسویں سالانہ اجلاس میں علماے کرام کے مقدس ہاتھوں سے دستار فضیلت آپ کے زیب سر کی گئی۔ اور سند فضیلت سے سرفراز کیا گیا۔

آپ کے ساتھ آپ کے برادر صغیر، رہنماے ملت، حضرت مفتی سید اختصاص الدین نعیمی، بہنوئی حضرت مولانا یعقوب علی نعیمی اور آٹھ فضلاے جامعہ کے سروں پر تاج فضیلت سجایا گیا۔ اس موقع پر شہزادہ اعلیٰ حضرت، حضور حجۃ الاسلام علامہ شاہ محمد حامد رضا خان قدس سرہ، امیر ملت حضور پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری علیہ الرحمۃ سمیت ملک کے بہت سے نامور علما و مشائخ کی تشریف آوری ہوئی۔

حضور حجۃ الاسلام نے مبارک بادی پر مشتمل ایک منظوم عربی دعائیہ کلام بھی قلم بند فرمایا۔ جسے مولانا عبد المصطفیٰ صاحب اعظمی نے سامعین کے گوش گزار کیا۔

صدر الافاضل کی طرف سے اساتذہ کو خوشی کے جوڑے بھی پیش کیے گئے۔

مرادآباد کے مشہور اخبار مخبر عالم نے ایک دن اس اجلاس کا اعلان شائع کیا اور پھر دوسری اشاعت میں جلسوں کی تفصیل بیان کی۔ ہم یہاں دونوں خبریں نقل کیے دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

”جامعہ نعیمیہ میں آج سے جلسہ دستار بندی شروع ہوا، جو تین دن تک مسلسل قائم رہے گا۔ بکثرت حضرات علماے کرام آنے والے ہیں۔ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری کی تشریف آوری کی خبر گرم ہے۔

اس مرتبہ علاوہ فارغ التحصیل طلبہ کے حضرت صدر الافاضل الحاج مولانا حافظ محمد نعیم الدین صاحب قبلہ مدظلہ العالی کے دو صاحب زادگان مولانا میاں ظفر الدین و مولانا میاں اختصاص الدین صاحبان و خویش حکیم مولوی یعقوب علی صاحب سند یافتہ طبیہ کالج لکھنؤ کی بھی دستار بندی ہونے والی ہے۔“

[اخبار مخبر عالم مرادآباد: یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء۔ ۱۷؍ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ ص ۴۔ یکشنبہ]

اخبار کی دوسری خبر ملاحظہ ہو:

”جامعہ نعیمیہ مرادآباد کا انتیسواں سالانہ جلسہ دستار بندی یکم و۲و۳؍اکتوبر کو جامعہ کی وسیع عمارت میں نہایت شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ یوں تو ہر سال ہی جامعہ کے اجلاس نہایت تزک واحتشام سے منعقد ہوا کرتے ہیں۔

مگر امسال علماے کرام کے عظیم الشان اجتماع کا سبب حضرت عالم اہل سنت فخر الاماثل صدر الافاضل مولانا الحاج المولوی الحافظ الحکیم محمد نعیم الدین صاحب دامت برکاتھم کے فرزندان جلیل مولانا حکیم ظفر الدین احمد و مولانا اختصاص الدین احمد اور حضرت موصوف کے خویش حکیم مولوی یعقوب علی صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ کی دستار بندی تھی، اس لیے بکثرت علماے کرام وصوفیاے عظام ورؤساے بلاد نے شرکت فرمائی، جن کی تعداد پچاس کے قریب ہوگی۔ بہت سے حضرات کو تقریر کا موقع بھی نہ مل سکا۔ ہرسہ روز ہزارہا مسلمانوں کا مجمع تقریر علما سے مستفید ہوتا رہا۔ جامعہ کا وسیع میدان سامعین کی کثرت سے دروازے تک بھر جاتا تھا۔

۳؍اکتوبر کو رات کے دس بجے وہ مبارک ساعت آئی جس کا مدتوں سے انتظار تھا۔ تمام خدام بارگاہ نعیمی کے قلوب میں خوشی کے ولولے موجزن ہوئے دستارہاے فضیلت جلسہ میں لائی گئیں ۔ دستار بندی سے قبل حضرت صدر الافاضل مدظلہ نے صاحبزادگان کے اساتذہ کو نفیس جوڑے مرحمت فرمائے، جوان حضرات نے اداے شکر کے ساتھ قبول کر کے زیب تن کیے۔ اس کے بعد صاحبزادگان والا شان اور جامعہ کے باقی بارہ فارغ التحصیل طلبہ کے سروں پر دستار فضیلت باندھی گئی۔ کیسا مبارک وقت اور دل فریب منظر تھا، چہروں پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔

نیاز کیشان بااخلاص نے مبارکبادیاں پیش کیں ۔ نقدو مٹھائی صاحبزادگان کے لیے جو کپڑے خاص کر باشندگان محلہ چوکی حسن خاں نے نہایت اخلاص مندی کا ثبوت دیا۔ شعرا نے نظمیں پڑھیں اور جودت طبع کے جوہر دکھائے، بالخصوص وہ نظم عربی جو مبارک باد کے لیے حضرت شیخ الانام حجۃ الاسلام مولانا مولوی شاہ حامد رضا خاں صاحب نے تحریر فرمائی تھی اور مولوی عبد المصطفی صاحب نے پڑھی، تو جماعت علما جھومنے لگی۔ مولیٰ تعالیٰ نے حضرت موصوف کو

نظم ونثر عربی میں ید طولیٰ مرحمت فرمایا ہے۔"

[اخبار مخبر عالم، ۸/اکتوبر ۱۹۳۹ء ص ۱۲]

حضور حجۃ الاسلام کا منظوم کردہ عربی تہنیتی کلام فقیر نعیمی کو تلاش بسیار کے بعد نبیرہ حضور صدر الافاضل صاحب سجادہ خانقاہ نعیمیہ مرادآباد، حضرت سید انعام الدین نعیمی منعم میاں زید مجدہ کے پاس ملا۔ حضرت نے نوازش فرمائی اور یہ نایاب کلام عنایت فرمایا۔ ہم پورا کلام من وعن پیش کررہے ہیں۔ قارئین ملاحظہ فرمائیں اور محظوظ ہوں۔

حجۃ الاسلام کا رقم فرمودہ کلام

تاریخ تکمیل التحصیل لمولانا المولوی ظفر الدین ومولانا المولوی اختصاص الدین جعلهما الله باسمهما ظفر الدین وجعلهما اختصاصا بالدین.... مولانا المولوی الحاج الحافظ الحکیم نعیم الدین الذی هو نعیم الدین ومعین الدین بجاه النبی الامین المتین خیر خلقه سیدنا ومولانا محمد وآله وصحبه.... اجمعین۔

تلك عشرة كاملة

ترنمت البلابل والعنادل — وبشرنی حمامات البشائر

تبسمت الثغور فیا بشری — تضحت القلوب بالشراشر

ظفرتم باختصاص الدین علم — وکم ترك الاوائل للاواخر

لقد اوتیتما خیرا کثیرا — وتوحتم تیجان المفاخر

فبارك ربکم منکم وفیکم — لکم وبکم علیکم ما العناصر

ودمتم فوقما أرمتم معینا — لدین المصطفیٰ فوق المنایر

سررنا ایمن الله سرور — لعمری انها بشری البشائر

اطال الله عمر کما وفزتم — بفیض نعیم دین فی الضمائر

تزینت الرؤس من العمائم — فارخ حامد تاج بالمفاخر

سرور فی سرور فی سرور — ۱۳۵۸ھ

وفرح فوق فرح فی السرائر

بیعت وخلافت:۔

آپ نے والد ماجد حضور صدر الافاضل قدس سرہ سے شرف بیعت حاصل کیا۔ اور والد گرامی ہی سے تمغہ خلافت سے حاصل کیا۔ نیز والد گرامی نے آپ کو حزب البحر، دلائل الخیرات اور وہ تمام اوراد وظائف، احزاب وادعیہ اور اعمال واشغال کی اجازت عطا فرمائی جو انہیں ان کے استاد گرامی وقار حضرت شیخ الکل علامہ گل خاں کابلی جلال آبادی قدس سرہ العزیز کے توسط سے علماے عرب سے حاصل ہوئی تھی۔ ہم یہاں وہ اجازت نامہ نقل کیے دیتے ہیں قارئین ملاحظہ فرمائیں اور محظوظ ہوں۔

(الاجازۃ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ فاتح اقفال القلوب بذکرہ وکاشف استار الغیوب بسرہ، والصلاۃ والسلام علیٰ سید الانام محمد المصطفیٰ افضل انبیائہ الکرام وعلیٰ آلہ واصحابہ الاعلام۔

اما بعد فیقول العبد الفقیر الی اللہ الغنی محمد نعیم الدین السنی الحنفی المرادآبادی قد اجزت بقراءۃ حزب البحر وعمل اربعینہ وجمیع ماینسب الی القطب الشاذلی من اورا دواحزاب وادعیۃ واعمال واشغال وبقراءۃ دلائل الخیرات وجمیع ما اجازنی بہ مشائخی الکرام للولد الاعز الحفی بالاکرام المولوی الحکیم محمد ظفر الدین احمد حفظہ الل تعالیٰ من شر کل من حسد کما اجازنی بذلك سیدی وسندی وشیخی ومرشدی واستاذی قدوۃ الاماثل مرجع الافاضل العالم العارف الماھر سند مھرۃ علوم الباطن والظاھر مولانا الحاج المولوی محمد گل الکابلی القادری قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز عن شیخہ شیخ الاسلام سیدی مولانا سید محمد الکتبی المکی عن ابیہ مولانا سید محمد الکتبی بن مفتی البلد الحرام مولانا السید محمد حسین الکتبی عن شیخہ الشیخ محمد سالم الحنفی عن شیخہ محمد بن محمد بن محمد البدیری الدمیاطی المزطاری عن العارف الربانی ابی القاسم بن احمد السفیانی صاحب الکرامات الظاھرۃ عن شیخہ العارف باللہ سیدی الشیخ محمد

الشرقی عن شیخه سیدی عبد اللہ بن ساسی عن شیخه عبد اللہ الفرولی عن شیخه عبد العزیز التباع عن شیخه سیدی محمد سلیمان الجزولی صاحب دلائل الخیرات عن شیخه السید عبد الرحمن الشریف عن شیخه سیدی عثمان عن شیخه عبد الرحمن الرجراجی عن شیخه سیدی عنوس البدوی عن شیخه الامام القرافی عن شیخه عبد اللہ المغربی عن شیخه تاج العارفین سیدی علی ابی الحسن الشاذلی الشریف الحسنی عن شیخه عبد السلام بن مشیش عن سیدی عبد الرحمن المدنی عن ابی بکر الشبلی عن ابی القاسم الجنید شیخ الطریقة عن خاله السری السقطی عن شیخه حبیب العجمی عن سید التابعین الحسن البصری عن السبط الاکبر الحسن بن علی المرتضیٰ عن ابیه تاج الولایة سیدنا علی بن ابی طالب عن سید الثقلین افضل الکونین خاتم الانبیاء والمرسلین سیدنا و مولانا محمد المصطفیٰ صلی اللہ تبارک و تعالیٰ علیه وعلیٰ اله واصحابه وبارک وسلم۔

کتبه العبد المعتصم بحبل اللہ المتین

محمد نعیم الدین عفا عنه المعین

۸ر صفر مظفر ۱۳۶۳ھ۔ جمعہ مبارکہ

عکس اجازت نامہ

الاجازۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ فاتح اقفال القلوب بذکرہ وکاشف استار الغیوب بسرہ
والصلوٰۃ والسلام علی سید الانام محمدن المصطفیٰ
افضل انبیائہ الکرام وعلی اٰلہ واصحابہ الاعلام اما بعد
فیقول العبد الفقیر الی اللہ الغنی محمد نعیم الدین السنی
الحنفی المرادابادی قد اجزت بقراءۃ حزب البحر وعمل اربعینہ
وجمیع ما ینسب الی القطب الشاذلی من اوراد واحزاب وادعیۃ و
اعمال واشغال وبقراءۃ دلائل الخیرات وجمیع ما اجازنی
بہ مشائخی الکرام للولد الاعز الحنفی بالاکرام المولوی الحکیم
محمد ظفر الدین احمد حفظہ اللہ تعالیٰ من شر کل من حسد
کما اجازنی بذلک سیدی وسندی وشیخی ومرشدی
واستاذی قدوۃ الاماثل مرجع الافاضل العالم العارف
الماہر سند مہرۃ علوم الباطن والظاہر مولانا الحاج
المولوی محمد گل الکابلی القادری قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

عن شیخہ شیخ الاسلام سیدی مولانا سید محمد الکتبی
المکی عن ابیہ مولانا سید محمد الکتبی بن مفتی البلد الحرام
مولانا السید محمد حسین الکتبی عن شیخہ سیدی محمد الامیر
الکبیر عن شیخہ الشیخ محمد سالم الحفنی عن شیخہ محمد بن
محمد بن محمد البدیری الدمیاطی الشہیر بابن المیت عن الشیخ
الربانی محمد بن احمد المکناسی المسطاری عن العارف
الربانی ابی القاسم بن احمد السفیانی صاحب الکرامات
الظاہرۃ عن شیخہ العارف باللہ سیدی الشیخ محمد الشرقی
عن شیخہ سیدی عبد اللہ بن ساسی عن شیخہ عبد اللہ
الفروانی عن شیخہ عبد العزیز التباع عن شیخہ سیدی
محمد سلیمان الجزولی صاحب دلائل الخیرات عن شیخہ
السید عبد الرحمن الشریف عن شیخہ سیدی عثمان
عن شیخہ عبد الرحمن الرجرادی عن شیخہ سیدی
عینوس البدوی عن شیخہ الامام القرافی عن شیخہ
عبد اللہ المغربی عن شیخہ تاج العارفین سیدی

علی ابی الحسن الشاذلی الشریف الحسنی عن شیخہ
عبد السلام بن مشیش عن سیدی عبد الرحمن المدنی
عن ابی بکر الشبلی عن ابی القاسم الجنید شیخ الطریقۃ
عن خالہ السری السقطی عن شیخہ حبیب العجمی عن
سید التابعین الحسن البصری عن السبط الاکبر الحسن
بن علی المرتضی عن ابیہ تاج الولایۃ سیدنا علی
بن ابی طالب عن سید الثقلین افضل الکونین
خاتم الانبیاء و المرسلین سیدنا و مولانا
محمد ن المصطفی صلی اللہ تبارک و تعالی علیہ و
علی آلہ و اصحابہ و بارک و سلم کتبہ
العبد المعتصم بحبل اللہ المتین
محمد نعیم الدین عفا المعین
۸ صفر مظفر سنہ ۱۳۶۳ھ
جمعہ مبارکہ

تدریسی خدمات:۔

بعد فراغت آپ نے والد ماجد کے حکم کی تعمیل میں جامعہ نعیمیہ ہی میں مسند تدریس کو رونق بخشی۔ کتنے سال آپ نے باضابطہ پڑھایا اس تعلق سے تفصیل نہیں ملی البتہ آپ کی تدریسی قابلیت اور افہام و تفہیم کی خداداد صلاحیت کو سمجھنے کے لیے جامع معقول و منقول، نازش دوراں، ماہر درسیات، حضرت علامہ مفتی محمد ہاشم نعیمی مرادآبادی علیہ الرحمۃ کا درج ذیل تاثر قابل ملاحظہ ہے۔ آپ رقم طراز ہیں:

''ایک مرتبہ جامعہ کے انتظامی امور میں اختلاف رائے کو لے کر حضرت مفتی حبیب اللہ صاحب نعیمی نے درس و تدریس کا سلسلہ منقطع کر دیا، طلبہ کا کافی تعلیمی نقصان ہوا، طلبہ نے حضرت صدر العلماء سے عرض کیا، حضرت صدر العلماء نے مفتی صاحب کو سمجھانے کی کوشش کی مگر مفتی صاحب تیار نہ ہوئے، اس پر حضرت والا کو جلال آ گیا۔ اور آپ نے برجستہ فرمایا: کہ مفتی حبیب اللہ کیا سمجھتے ہیں کہ پڑھانا صرف ان ہی کو آتا ہے؟ یہ کہہ کر درس گاہ میں آئے اور طلبہ کو بخاری شریف کا درس دینا شروع کر دیا۔ علامہ صاحب آگے بیان کرتے ہیں کہ:

جب حضرت صدر العلماء نے پڑھانا شروع کیا تو ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ کوئی علم کا سمندر ہے جو اپنے اندر چھپے ہوئے علمی جواہرات و موتی لٹاتا جا رہا ہے، لگ ہی نہیں رہا تھا کہ جو شخص باقاعدہ درس گاہ میں پڑھاتا نہ ہو اور نہ بالالتزام مطالعہ کرتا ہو وہ اس بلند معیار اور خوبصورت انداز سے پڑھا سکتا ہے۔ پوری درس گاہ میں حضرت کی آواز گونج رہی تھی اور حضرت بڑے اچھوتے انداز میں ائمہ حدیث کی تحقیقات، ان کے اختلافات و دلائل، منفرد طرز استدلال، اسماے رواۃ اور متضاد روایتوں میں تطبیق دیتے ہوئے درس دے رہے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مسند پر صدر العلما نہیں بلکہ خود صاحب بخاری، بخاری کا درس دے رہے ہیں۔

اس دن معلوم ہوا کہ مولانا سید ظفر الدین نعیمی صاحب واقعی 'صدر العلماء ہیں، یہ سلسلہ قریب ایک ہفتہ چلا، پھر منقطع ہو گیا کہ مفتی حبیب اللہ صاحب نے پڑھانا شروع کر دیا۔..... ہماری پوری جماعت کو اس بات کا قلق رہا کہ یہ سلسلہ اتنی جلدی کیوں ختم ہو گیا''

[شش ماہی ضرب صدر الافاضل: جولائی تا دسمبر ۲۰۱۸ء۔ ص ۳۹]

اشاعتی خدمات:۔

تدریس کی طرف زیادہ متوجہ نہ ہونے کی ایک وجہ غالباً آپ کی اشاعتی ذمہ داریاں رہی ہیں۔بعد فراغت والد ماجد حضور صدر الافاضل کے زیر سایہ آپ نے زیادہ تر دھیان اشاعت کی طرف مرکوز فرمادیا۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ترجمہ کنزالایمان اور والد ماجد کی کتابوں کی طباعت واشاعت کی خصوصی ذمے داریاں آپ نے بخوبی نبھائیں۔ہم یہاں کچھ تفصیل پیش کردیتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

ترجمہ قرآن کنزالایمان وتفسیر خزائن العرفان کے طباعتی حقوق کی تفویض:۔

اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کنزالایمان کی پہلی طباعت واشاعت صدرالافاضل نے خود کرائی۔ اس کے بعد کنزالایمان اور تفسیر خزائن العرفان کی طباعتی واشاعتی ذمہ داری آپ کوسونپی گئی۔نیزان دونوں کی طباعت واشاعت کے حقوق بھی صدرالافاضل نے آپ کوتفویض فرمائے تھے۔اس حوالے سے صدرالافاضل کی درج ذیل تحریر ملاحظہ فرمائیں:

صدرالافاضل کی تحریر منیر:۔

"برخوردار سعادت آثار نور نظر لخت جگر مولوی حکیم ظفرالدین احمد سلمہ المولیٰ تعالیٰ ترجمہ کلام پاک عطیہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الحاج المولوی مفتی شاہ محمد احمد رضا خان صاحب قدس سرہ مسمی کنزالایمان کوعرصہ ہواچھاپ کر میں شائع کر چکاہوں ،جس کے تمام حقوق محفوظ ہیں ۔اب اس ترجمہ کی تفسیر مسمی خزائن العرفان جومیں نے لکھی...اور ترجمہ وتفسیر تمھارے نام سے شائع کررہاہوں ،لہٰذا ترجمہ وتفسیر مسمی کنزالایمان مع خزائن العرفان کی اجازت طباعت وہدیہ ہمیشہ کے لیے تم کودے کر مختار کل بناتاہوں کہ جملہ حقوق محفوظ رکھو۔اور اس کی رجسٹری ضابطہ کراپنے نام کرالو۔مولیٰ تعالیٰ اس ترجمہ وتفسیر سے تم کو دینی ودنیوی سرخروئی عطافرمائے۔

محمد نعیم الدین

[دستی تحریر۔فقیر کے پاس اصل کی کاپی محفوظ]

اس حوالے سے مفتی محمد عمر نعیمی کی تحریر بھی دستیاب ہوئی ہم اس کا نقل کرنا بھی یہاں ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ رقم طراز ہیں:

"میں کہ محمد عمر نعیمی ولد محمد صدیق صاحب مرحوم ساکن مرادآباد محلہ کسرول، کنزالایمان ترجمہ قرآن مجید اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرماکر حضرت صدرالافاضل مولانا الحاج الحافظ الحکیم محمد نعیم الدین مدظلہ کو مرحمت فرمایا۔ اور حضرت صدرالافاضل نے اس کو مرادآباد سے طبع فرمایا۔ میرا نام حضرت نے اس میں لکھ دیا تھا، نہ مجھے بدستور اس سے کوئی واسطہ تھا نہ اب ہے۔ حضرت صدرالافاضل اس کے مالک ہیں۔ حضرت کے حکم سے یہ تحریر مولانا حکیم ظفرالدین احمد صاحب کے لیے لکھتا ہوں کیوں کہ حضرت نے اپنی تفسیر بھی انہیں کو دی ہے۔"

محمد عمر نعیمی۔ بقلم خود۔ ۳؍ مارچ ۷۳ء

[دستی تحریر۔ فقیر کے پاس اصل کی کاپی محفوظ]

نیز صدرالافاضل نے وقت وصال آپ کو کنزالایمان کی دوسری طباعت کے سلسلے میں درج ذیل الفاظ میں نصیحت فرمائی:

"مولانا میاں (یعنی بڑے صاحب زادے) قرآن کریم کی طباعت مکمل نہیں ہوئی ہے، تصحیح کا کام شاہ جی (مولانا معین الدین نعیمی) سے ہی مکمل کرانا، چوں کہ یہ میری طرز تحریر اور رسم خط سے خوب واقف ہو گئے ہیں۔ میں تو ان کو جو دیتا تھا یہ اپنی سعادت مندی سے لے لیتے تھے، لیکن تم ان کو ہر حال میں راضی رکھنے کی کوشش کرنا اور شاہ جی کے ساتھ گجرات سے (حضرت مولانا مفتی) احمد یار خان (صاحب نعیمی مدظلہ) کو بلا لینا، یہ دونوں تفسیر کی طباعت کی تصحیح کرلیں گے۔"

[حیات صدرالافاضل: ص۲۳۶، ۲۳۷]

علاوہ ازیں صدر الافاضل نے وقت وصال اپنے شہزادوں کے درمیان جب جائداد کی تقسیم فرمائی اس وقت ترجمہ قرآن کنزالایمان و تفسیر خزائن العرفان کے رجسٹریشن اور اس کی آمدنی میں چاروں صاحب زادوں کی شرکت سے متعلق بھی حکم فرمایا۔ رجسٹریشن چوں کہ صدر

العلما کے نام تھا اس لیے یہ وصیت بھی آپ ہی سے تھی جسے آپ نے فوراً بلا چون وچرا من وعن قبول فرمایا۔

مخدوم میاں مفتی غلام معین الدین نعیمی علیہ الرحمہ رقم طراز ہیں:

"چناں چہ آپ نے اپنی غیر منقولہ جائیداد کو اپنے مذکور چاروں صاحب زادوں میں گھر پر کمیشن بلا کر منتقل فرمایا۔ منقولہ جائیداد کو تقسیم کیا، صرف آٹھ سو روپیہ اپنے تجہیز وتکفین اور مراسم فاتحہ و چالیسویں اور علاج کے لیے باقی رکھا۔ قرآن کریم کا ترجمہ وتفسیر جو کہ آپ کے بڑے صاحب زادے کے نام رجسٹرڈ تھا۔سب کی موجودگی میں ان سے وصیت فرمائی کہ یہ رجسٹریشن چاروں صاحب زادوں کے نام منتقل کر دو بحصہ مساوی چاروں اس کی آمدنی میں شریک ہیں۔ بڑے صاحب زادے نے سر اطاعت جھکا دیا اور حضرت قدس سرہٗ کو مطمئن کیا۔"

[مرجع سابق: ص ۲۴۳]

والد ماجد کی وصیت پر آپ نے عمل کیا اور اس ترجمہ وتفسیر کے رجسٹریشن اور آمدنی میں اپنے تمام بھائیوں کو اپنے ساتھ شریک فرمایا۔ والد ماجد کے نام اپنے ایک خط میں آپ نے اس کا اظہار بھی کیا ہے۔ ہم یہاں خط پیش کیے دیتے ہیں ملاحظہ کریں۔ آپ رقم طراز ہیں:

"قبلہ وکعبہ والد صاحب مد ظلہ العالی۔ سلام نیاز بکمال ادب عرض ہے۔

قرآن مجید ترجمہ اعلیٰ حضرت مع تفسیر خزائن العرفان کلاو جزاً میرے نام رجسٹرڈ ہے۔ اور جس کا میں ہر طرح مالک ہوں۔ مگر اس سے حضرت یہ محسوس نہ فرمائیں کہ میں اپنے بھائیوں کو کسی وقت بھی نفع سے محروم رکھوں گا۔ اگر میرے پاس چھاپنے کا انتظام نہ ہوگا تو جو بھائی چھاپنا چاہے گا میں اس کے لیے چھاپ دوں گا۔ اور اگر میرے پاس انتظام طباعت نہ ہوا تو میں ان کے لیے حسب منشا کسی پریس میں آڈر دے کر چھپوا دوں گا۔ جو بھائی روپیہ لگائے گا وہ لاگت سے دوگنا روپیہ حاصل کرنے کا مستحق ہوگا۔ اس کے بعد جو نفع رہے گا اس میں چاروں بھائی برابر شریک ہوں گے۔ دوگنا روپیہ حاصل کرنے مسئلہ...... مستحق ہوگا۔

اور اس کے جو بچے گا اس میں پھر چاروں بھائی برابر کے شریک ہوں گے۔ اور اگر کسی وقت اخراجات زائد ہوں اور دوگنا نفع دے کر قرآن مجید کی قیمت درجہ گر جائے کہ قابل ہدیہ نہ

رہے توآپس میں طے کرنے سے جو نفع مقرر ہوگا وہ روپے والے کو دے کر باقی نفع میں چاروں بھائی برابر کے شریک ہوں گے۔

ظفر الدین احمد

۵ / ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ مطابق

[دستی خط۔فقیر کے پاس اصل کی کاپی محفوظ]

ایک مرتبہ آپ کی اجازت کے بغیر کسی نے اس ترجمہ کی طباعت وشاعت کرادی۔ ظاہر ہے کہ آپ کی حق تلفی کی گئی تھی۔ علاوہ ازیں ترجمہ وتفسیر اگر کوئی بھی چھاپتا تو پھر اس میں کتر بیونت کی کافی گنجائش ہو سکتی تھی اس لیے بھی اسے ہر کس وناکس کو چھاپنے دینا مناسب بھی نہیں تھا۔ اس لیے آپ نے اس پر سخت کارروائی کا ارادہ فرمایا۔ اوراس حوالے سے آپ نے چھوٹے بھائی حضرت علامہ اختصاص الدین نعیمی کو بذریعہ خط قانونی کارروائی کرنے کا حکم دیا۔ مناسب لگتا ہے کہ وہ خط من وعن یہاں نقل کردیا جائے تاکہ ترجمہ قرآن کی طباعت واشاعت کے حوالے سے آپ کا ذمہ دارانہ رویہ، اور مخلصانہ جذبہ محسوس کیا جاسکے۔ ملاحظہ کریں:

جان برادر برادرم سلمہ الوہاب۔ وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ!

ہمشیرہ اور حکیم صاحب کو دعائیں ۔ بچوں کو دعائیں ۔ حکیم صاحب کے یہ خط کا جواب دے رہا ہوں مگر کوئی جواب نہیں آتا۔ مکان کی میر صاحب کی طرف سے دیوار گرگئی تھی جو دوبارہ از سر نو تعمیر کردی گئی۔ تمہارے بچے بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ کوئی فکر کی بات نہیں۔ اور سب خیریت ہے۔ مولانا بھائی صاحب کی خدمت میں سلام عرض کردینا۔

اور بچوں کو دعائیں۔ اوران کی والدہ صاحبہ اور گھر میں سلام۔ ہمشیرہ کو حکیم صاحب کو اور تمہیں، بھاوجیں دعائیں کہتی ہیں۔ تیمنہ آج کل کئی روز سے یہیں ہیں سلام سب کو کہتی ہیں۔ ان کے بچے بھی اچھی طرح قرآن شریف میں کسی سمجھوتہ کے لیے ہرگز اجازت نہیں ہے۔ تم ہائی کمشنر ہندوستان سے ملو اور معاملات سب ان کو سنا کر پرمٹ میں مدت کا اضافہ کرالو۔ امید کہ وہ میعاد بڑھا دیں گے۔ اور مولانا بھائی صاحب سے عرض کرکے کسی معزز آدمی کی اگر سفارش کی ضرورت ہو میعاد بڑھانے میں تو کرالو۔ کیوں کہ وہاں تو تم نووارد ہو۔

اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔ والدعا۔

دعا گو۔ فقیر سید ظفر الدین احمد چوکی حسن خاں مراد آباد۔

۲۲/ اگست ۵۴ء

[دستی خط۔ فقیر کے پاس اصل کی کاپی محفوظ]

صدر الافاضل کی کتابوں کی طباعت واشاعت:۔

حضور صدر الافاضل کی تصانیف کی طباعت واشاعت آپ ہی کے ذمے تھی۔ العقائد، التحقیقات لدفع التلبیسات، نعیم ادب، اطیب البیان رد تقویۃ الایمان، القول السدید فی مسائل الختم ومعانقۃ العید، ہدایت کاملہ بر قنوت نازلہ وغیرہا کتابیں آپ نے طبع کر کے شائع کیں قدرے تفصیل ملاحظہ ہو:

اطیب البیان رد تقویۃ الایمان

دیوبندی جماعت کے پیشوا مولوی اسمعیل دہلوی کی مشہور زمانہ کتاب "تقویۃ الایمان" کے رد میں یوں تو بہت سی کتابیں لکھی گئیں مگر طبقہ اہل سنت وجماعت میں اطیب البیان کو خاصی مقبولیت حاصل ہوئی۔ کتاب کا سال تصنیف ۱۳۴۹ھ ہے۔ جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے۔ "اطیب البیان رد تقویۃ الایمان" (۱۳۴۹ھ)۔ یہ کتاب کا تاریخی نام ہے۔ اس نام سے ۱۳۴۹ھ سن برآمد ہورہی ہے۔ یہ کتاب دوسری بار اہل سنت برقی پریس مراد آباد سے آپ کے زیر اہتمام شائع ہوئی۔

التحقیقات لدفع التلبیسات

۱۳۲۰ھ میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت نے دیوبندی جماعت کے چند نامور ومشاہیر مولویوں کی کفریہ عبارات کے سبب "**المعتمد المستند**" میں تکفیر فرمائی۔ اور پھر ۱۹۰۶ء مطابق ۱۳۲۳ھ میں اپنے فتوی پر حرمین طیبین کے مقدس علمائے کرام کی تقریظات وتصدیقات حاصل کر کے "**حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین**" کے نام سے کتابی شکل میں شائع فرمائی۔

دیوبندی جماعت نے اس کتاب کے جواب میں حرمین شریفین کے علما ومشائخ کے نام سے فرضی تقریظات وتصدیقات پر مشتمل کتاب "**التلبیسات لدفع التصدیقات**" جس

کا مشہور نام المہند ہے، شائع کی، جس کے جواب میں صدر الافاضل قدس سرہ نے **"التحقیقات لدفع التلبیسات"** تحریر فرمائی۔ جواب تک الحمدللہ لاجواب ہے۔

اس کتاب کی اب مختلف اشاعتیں ہوچکی ہیں۔ صدر العلما نے بھی اپنے مکتبہ اہل سنت برقی پریس مرادآباد سے اس کو شائع فرمایا۔

ہدایت کاملہ بر قنوت نازلہ

یہ کتاب صدر الافاضل کی آخری تصنیف ہے، جسے آپ نے وصال سے چند ماہ قبل ۱۹۴۸ء میں تصنیف فرمایا۔ اس کی پہلی اشاعت صدر العلما نے اہل سنت برقی پریس مرادآباد سے کرائی۔

العقائد

یہ کتاب عقائد اہل سنت کے حوالے سے صدر الافاضل کی نہایت ہی معتبر اور کامیاب کتاب ہے۔ اس کی مختلف اشاعتیں ہوئیں۔ اہل سنت برقی پریس مرادآباد سے صدر العلما نے بھی اس کی اشاعت فرمائی۔

القول السدید فی مسائل الختم ومعانقۃ العید

رمضان المبارک میں ستائیسویں شب میں ختم قرآن کے سلسلے میں ہونے والے اہتمام جمعہ آخر رمضان کا خطبہ وداع اور بروز عید گلے ملنے کے جائز و مستحسن ہونے پر زبردست رسالہ ہے۔ اس کی اب تک مختلف اشاعتیں ہوچکی ہیں۔ ایک دوبار صدر العلما نے بھی اہل سنت برقی پریس مرادآباد سے اس کتاب کو شائع فرمایا ہے۔

نعیم ادب

یہ کتاب ابتدائی طلبہ کے لیے لکھی گئی ہے۔ جسے پڑھ کر چھوٹے بچے بآسانی اردو سیکھ سکتے ہیں۔ یہ کتاب نعیم ادب کے نام سے شائع ہوئی۔ فقیر کے اندازے کے مطابق یہ کتاب وہی ہے جو مکتبہ نعیمیہ سے صدر العلما کے زیر اہتمام **"ابتدائی کتاب"** کے نام سے شائع ہوئی۔

صدر العلما کی جانب سے اس کتاب کا اشتہار بھی عام کیا گیا۔ ماہنامہ السواد الاعظم اور

ماہنامہ صحیفۃ المومنین مرادآباد کے بہت سے شماروں کے بیک ٹائٹل پر اس کتاب کا درج ذیل اشتہار شائع ہوا۔ ملاحظہ ہو:

''مدرسہ اہل سنت وجماعت مرادآباد کے ملحقہ مدارس کی ابتدائی جماعتوں کے لیے حضرت صدرالافاضل مولانا مولوی حکیم سید محمد نعیم الدین صاحب دامت برکاتھم نے بجائے قاعدہ کے یہ کتاب تصنیف فرمائی ہے اگر بچوں کو بسم اللہ کرتے ہی یہ کتاب پڑھادی جائے تو اس ایک ہی کتاب سے ان کو اتنی قوت آجائے گی کہ وہ قرآن شریف بھی پڑھ سکیں۔ اردو کی کتابیں بھی پڑھ سکیں۔ حساب بھی شروع کر سکیں۔ اوزان اور رقموں کو پہچان جائیں۔ پیسہ آنہ پائی بھی لکھ سکیں۔ اور دوسرے قاعدے سے اتنا فائدہ نہیں پہنچ سکتا تمام مدارس میں یہ کتاب پڑھائی جائے تو مناسب ہے۔ قیمت صرف ایک آنہ۔

المشتہر: منیجر ظفر الدین احمد دفتر مکتبہ نعیمیہ چوکی حسن خاں مرادآباد

[ماہنامہ صحیفۃ المومنین: ص ۳۔ السواد الاعظم ۱۳۴۵ھ وغیرہ]

طبابت سے شغف:۔

آپ نے فن طبابت خاص طور پر والد ماجد سے سیکھا اور باضابطہ اس کی تعلیم حاصل کی۔ فضیلت سے فراغت کے بعد خارجی اوقات میں آپ مطب بھی چلاتے تھے۔ اور اس سے آپ کو خاصا شغف تھا۔ اور اس میں آپ کو خوب کامیابی بھی ہوئی، جس کا ذکر والد ماجد نے ان الفاظ میں فرمایا:

''میرے فرزند اکبر مولوی حکیم محمد ظفر الدین احمد سلمہ المولیٰ تعالیٰ متولی جامعہ نعیمیہ وبرقی پریس مرادآباد، مجسمہ اخلاق ومزین جمیع خوبی وخصائل ...... فرماں بردار اور غم گسار ہیں۔ انہوں نے علوم عربیہ سے فارغ التحصیل ہو کر تجارت کی طرف توجہ دی اور اپنا مشغلہ طبابت رکھا۔ بفضلہٖ تعالیٰ تھوڑے عرصہ میں شان دار کامیابی حاصل کی۔''

[سرکاری ہبہ نامہ۔ فقیر کے پاس اصل کی کاپی محفوظ]

بنگالی فاقہ کشوں کی طبی کفالت:۔

اس پیشہ کے ذریعہ آپ نے تجارت کے ساتھ خدمت خلق کا فریضہ بھی بخوبی انجام دیا۔ غربا اور بے سہارا مریضوں کی بے لوث طبی کفالت فرمائی، جس کی ایک بڑی مثال یہ ہے کہ ۱۹۴۴ء میں جب بنگال میں قحط کا ماحول تھا۔ لوگ بھک مری کا شکار ہو رہے تھے۔ ایسے نازک حالات میں جامعہ نعیمیہ مرادآباد کی طرف سے حکومت بنگال سے مطالبہ کیا گیا کہ ۵۰/ نو عمر فاقہ کش جو تعلیم پانے اور ہنر سیکھنے کے قابل ہوں جامعہ نعیمیہ میں بھیج دیے جائیں۔ ان کے قیام وطعام وغیرہ کی ساری ذمہ داری جامعہ کی رہے گی۔ اوران کی طبی کفالت شہزادہ صدر الافاضل حضور صدر العلما فرمائیں گے۔

اس تعلق سے مکمل خبر اخبار مخبر عالم مرادآباد میں شائع ہوئی۔ ہم وہ خبر من وعن یہاں پیش کیے دیتے ہیں قارئین ملاحظہ فرمائیں۔ اور جامعہ نعیمیہ کی خدمات کے ساتھ صدر العلما کے جذبہ خدمت خلق کو بھی محسوس فرمائیں۔

قاضی احسان الحق نعیمی علیہ الرحمۃ رقم طراز ہیں:

’’جامعہ نعیمیہ مرادآباد نے بنگال سے سردست ایسے پچاس فاقہ کش نو عمر طلب کیے ہیں جو تعلیم پانے اور ہنر سیکھنے کے قابل ہوں۔ جامعہ کی طرف سے ان کے لیے خورد ونوش لباس وآسائش اور تربیت وتعلیم کا انتظام کیا جائے گا۔ اور کوئی ایسا ہنر سکھانے کی کوشش کی جائے گی جس سے وہ خود اپنی معاش پیدا کرنے کے قابل ہو سکیں۔ حکومت بنگال نے اطلاع دی ہے کہ ایسے فاقہ کش لاوارث جلد جامعہ میں بھیج دیے جائیں گے۔ ارباب ہمت اور اہل کرم مسلمان خاص اس.....کے لیے جامعہ کی اعانت فرمائیں۔

جناب مولانا مولوی حکیم ظفر الدین صاحب خلف اکبر حضرت صدر الافاضل مولانا مولوی مفتی سید الحاج محمد نعیم الدین صاحب مد ظلہ العالی نے اس جماعت کی طبی ضروریات کا تکفل اپنے ذمے لے لیا ہے۔ جامعہ نعیمیہ مذکورہ تعداد کا انتظام کرنے کے بعد بنگال سے اور مزید تعداد فاقہ کشوں کے طلب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جامعہ نعیمیہ نے اپنی تمام شاخوں اور ملحق اور متعلق اور موافق اداروں سے بھی استدعا کی ہے کہ وہ اپنے حسب حیثیت فاقہ کشوں کی

تعداد کا تکفل کریں۔

(قاضی احسان الحق نعیمی ناظم تبلیغ جامعہ نعیمیہ مرادآباد

[اخبار مخبر م عالم مرادآباد:۱۶/ر جنوری ۱۹۴۴ء ص ۸]

شاعرانہ ذوق:۔

صدر العلما کو شاعرانہ ذوق بھی حاصل تھا اور یہ ذوق آپ کو ورثہ میں ملا تھا۔ آپ کے خاندان میں خصوصًا والد ماجد، جد امجد، جد الاجداد کو سخن پروری، نعت گوئی و غزل خوانی میں خوب شہرت حاصل رہی ہے اس سے ارباب علم بخوبی واقف ہیں۔

صدر العلما کے نعتیہ مجموعہ کلام سے چند شہ پارے دیکھنے کا شرف حاصل ہوا، یقینًا ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کسی فن شناس، قادر الکلام، ماہر عروض و بحور، شاعر باکمال نے کمال مہارت سے یہ اشعار کہے ہیں۔ اور نہایت ہی عمدہ اور ادبی پیرائے میں کہے ہیں۔ ہم یہاں بطور نمونہ نعت و منقبت اور غزلیہ کلام سے متفرق اشعار نقل کر رہے ہیں تاکہ قارئین حضرت کے شاعرانہ ذوق سے بھی محظوظ ہو سکیں۔ ملاحظہ کریں:

نعت پاک:۔

سردار دوعالم سیدنا نظروں میں سمائے جاتے ہیں
سبحان اللہ توحید کی مے آنکھوں سے پلائے جاتے ہیں
وہ مہر عرب مہتاب عجم بس ایک تبسم فرماکر
بگڑی ہوئی قسمت والوں کی تقدیر بنائے جاتے ہیں
اے شوق زیارت ہوش میں آ ہے جائے ادب نظریں نہ اٹھا
جبریل امیں بھی اس در پر گردن کو جھکائے جاتے ہیں
اس نور مجسم کو واعظ خورشید وقمر سے کیا نسبت
وہ سامنے جب آجاتے ہیں یہ سب گہنائے جاتے ہیں
مل جائے گی تجھ کو دولت دیں اے ظفر حزیں چل تو بھی وہیں
دنیا کے شہنشاہ جس پر جھولی پھیلائے جاتے ہیں

دیگر

مجرم سر محشر جب فریاد طلب نکلے
بخشش کو غلاموں کی سلطان عرب نکلے
سرکار ہو محشر میں تم جس پہ کرم فرما
لے کر اسے دامن میں خو د رحمت رب نکلے
سائل شہ والا سے کر بھیک طلب لیکن
اظہار طلب میں بھی اک شان ادب نکلے
کیف مئے بطحا نے اس درجہ کیا بے خود
مستی میں ظفرؔ گھر سے ہم سوے عرب نکلے

دیگر

کتنے حسیں جمال بنائے گئے ہو تم
محبوب ذو الجلال بنائے گئے ہو تم
باتیں اگر حدیث ہیں قرآن ہے بول چال
امی لقب مقال بنائے گئے ہو تم
لیس کمثلہ لب جبرئیل نے کہا
کچھ ایسے بے مثال بنائے گئے ہو تم
خدام ہیں ملائکہ محبوب ذو الجلال
اے آمنہ کے لال بنائے گئے ہو تم
سنتا ہے کون حال دل مبتلاے غم
سننے کو عرض حال بنائے گئے تم
قرباں غلام اے شہ لولاک پر ظفرؔ
اس درد کے بلال بنائے گئے ہو تم

دیگر

جلوہ طور عیاں خلق میں ہر سو ہوجائے
مدنی چاند جو بے پردا اگر تو ہوجائے
عید امت کے دل افکار میں ہر سو ہوجائے
سامنے گر وہ ہلال خم ابرو ہوجائے
ہو تری شمع لحد بزم میں گر جلوہ فروز
پرتو نور سے پروانہ بھی جگنو ہوجائے
تیری مرضی ہے حقیقت میں خدا کی مرضی
ہو خدا اس کی طرف جس کی طرف توہوجائے

منقبت

جس قدر ہو کیجیے تعظیم اہل بیت کی
ہے بیاں قرآن میں تکریم اہل بیت کی
اک زمانہ ہے کہ فیض دیں سے مالا مال ہے
دولتیں دنیا میں ہیں تقسیم اہل بیت کی
احترام ان کا حدیثوں سے عیاں ہے اے ظفر
اس لیے واجب ہوئی تعظیم اہل بیت کی

دیگر

بے مثل ہے بہار گلستان کربلا
خلد بریں ہے گوشہ دامان کربلا
نہر فرات تیرے کنارے خدا گواہ
پیاسا ہے تین روز سے مہمان کربلا
انساں کو زندگی کا قرینہ سکھا گئی
اک گردش نگاہ شہیدان کربلا
پیاسی زمیں کی خون سے اپنے بجھائی پیاس
پورا کیا حسین نے ارمان کربلا

ہے اے ظفؔر یہ زندگی کی آخری امید
آنکھیں ہوں اور روضہ سلطان کربلا

دیگر

کجارود زدرت بے نوا غریب نواز
نواز از رہ لطف و عطا غریب نواز
بس است فرق میان غلام و آقا بس
کہ ما غریب و شہنشاہ ما غریب نواز
چہ گونہ نسبت ذرہ بآفتاب کنم
کہ من حقیر کجا و کجا غریب نواز
ز فیض خاص عطا کن ظفؔر غلام تو
قبول خاطر لطف و عطا غریب نواز

غزل

تھا عذر حقیقت میں نہ آنے کے لیے اور
افسانہ سنا تیرا بہانے کے لیے اور
برداشت کیا ہم نے تغافل بھی ستم بھی
اب کوئی طریقہ ہو ستانے کے لیے اور
لی پہلے تو ساقی نے مے وجام کی قیمت
پھر دام اسی جام پلانے کے لیے اور
ہر شخص بنا لیتا ہے اخلاق کا معیار
خود اپنے لیے اور زمانے کے لیے اور
ہاتھی کی طرح دانت ہیں ارباب ہوس کے
کھانے کے لیے اور دکھانے کے لیے اور
اب تو ظفؔر زار پہ للہ کرم ہو
آنے کے لیے اور جلانے کے لیے اور

مشتے نمونہ از خروارے آپ کے مجموعہ کلام سے یہ چند اشعار پیش کیے گئے ہیں جلد ہی آپ کا مجموعہ کلام مکمل آب و تاب کے ساتھ منظر عام پر ہو گا۔

آپ کی مذہبی سرگرمیاں:۔

آپ نے پوری زندگی مذہب و مسلک کی ترویج واشاعت فرمائی۔ احقاق حق و ابطال باطل، علمی فروغ اور خدمت خلق، کے جذبات مخلصانہ سے آپ کا قلب منور سرشار تھا۔ دینی حمیت طبیعت پر اس قدر غالب تھی کہ کبھی اپنے اور بیگانے کا لحاظ نہ رکھا۔ بہت سی تحریکات وتنظیمات میں حصہ لیا۔ غیر منقسم ہندوستان کی سب سے عظیم تحریک ''سنی کانفرنس' میں والد ماجد کے قدم بہ قدم ساتھ رہے۔ سنی کانفرنس کی مخصوص کمیٹی بنام ''موتمر العلما'' میں بحیثیت رکن شامل تھے۔

بدمذہبیت کے رد وتردید اور بدمذہبوں کی فتنہ پروری وریشہ دوانیوں کے سدباب میں بھی خوب سرگرم رہے۔ بحیثیت مناظر آپ کی کارکردگی سے متعلق کچھ پڑھنے اور سننے میں نہیں آیا البتہ ایک واقعہ اہل خاندان واہل سلسلہ میں میں خوب مشہور ہے وہ یہ کہ

ایک بار مرادآباد میں دیوبندی جماعت کے کسی جلسے میں دیوبندی خطیب اپنی اپاہج اور بے سروپا دلیلوں سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور ہونے سے متعلق منکرانہ انداز میں بحث کر رہا تھا اور تعلی اس قدر کہ اہل سنت کو بار بار مدعو کر رہا تھا کہ وہ اپنے کسی بھی مناظر کو بلا لیں اور اس پر بحث کرائیں، محلہ کے کچھ غیور مسلمان فوراً صدر العلما کے در دولت پر حاضر ہوئے اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ حضرت فوراً تیار ہوئے اور سنی عقیدت مندوں کے ساتھ جلسے میں پہنچ گئے۔ حضرت کا پہنچنا تھا کہ دیوبندی جماعت کے خطیب کے پیروں تلے زمین کھسک گئی اسے یہ یقین ہی نہیں تھا کہ کوئی آجائے گا وہ تو بس یوں ہی اپنی بات اونچی کرنے کے لیے تعلیاں بول گیا تھا۔

اب سامنے کوئی معمولی مولوی نہیں تھا بلکہ ان کی پوری جماعت کو دھول چٹا دینے والے، بطل جلیل، حضور صدر الافاضل کا مقدس شہزادہ تھا۔ جسے والد ماجد سے احقاق حق وابطال باطل کی ایسی تعلیم ملی تھی کہ معرکہ حق وباطل میں باطل سے کسی طرح کا لحاظ، خوف اور

دہشت کے بغیر بے باکانہ و مجاہدانہ انداز میں مقابلہ کرنے کی ہمت رکھتا تھا۔

خیر صدر العلما کے جلسہ گاہ میں آتے ہی جہاں دیوبندی جماعت بے جان ہو چکی تھی وہیں محلہ کے سنی جو جلسہ گاہ کے ارد گرد بدمذہب خطیبوں کی ہفوات سن رہے تھے اب ان کی جان میں جان آچکی تھی۔ خطیب بھی خاموش ہو گیا تھا۔ حضرت نے فرمایا مولوی صاحب اپنی تقریر جاری رکھیں۔ کچھ دیر ہمت کر کے خطیب نے اپنی تقریر کی اور جلدی ہی بیٹھ گیا۔

اب حضرت نے مائک لیا اور خطبہ کے بعد اولاً نور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق دیوبندی خطیب کے دعوت مناظرہ پر قبولیت کی مہر لگاتے ہوئے فرمایا کہ میں اس موضوع پر مناظرہ کے لیے تیار ہوں۔ جسے مناظرہ کرنا ہے وہ سامنے آئے۔ کچھ دیر مخالف گروہ میں سکتہ رہا اور کوئی بھی جواب نہ دے سکا تو پھر حضرت نے نور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عنوان پر مدلل و مفصل عالمانہ و خطیبانہ شان کے ساتھ نہایت ہی عمدہ خطاب فرمایا۔

خطاب کیا تھا آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، آثار صحابہ، اقوال اولیا، نصوص فقہا سے مزین اور عقلی دلائل سے مبر ہن۔ ساتھ ہی بدمذہبوں کی کتابوں سے بھی الزامی جوابات کے طور پر عبارات پیش کرتے ہوئے نور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موضوع پر ایسی جامع و مانع تقریر فرمائی کہ مخالف خیمے میں ماتم کا ماحول اور اہل سنت میں عید کا سماں پیدا ہو گیا۔ دیوبندی خطبا اور علما ایک ایک کر کے نکل گئے تھے۔ البتہ سنجیدہ قسم کے دیوبندی بیٹھے رہے اور وہ حضرت کی تقریر سے اس قدر محظوظ اور متاثر ہوئے کہ بعد جلسہ حضرت کے ہاتھوں پر اپنے مسلک سے توبہ کر کے مذہب اہل سنت میں داخل ہو گئے۔

والد ماجد کی صدر العلما پر نوازشات:۔

صدر العلما چوں کہ حضور صدر الافاضل کے بڑے صاحب زادے تھے اس لیے آپ پر والد گرامی کی نظر عاطفت و خصوصی توجہ بھی زیادہ منعطف رہتی تھی۔ بہت سی ذمہ داریاں آپ کو سونپ رکھی تھیں۔ جامعہ نعیمیہ کے داخلی امور ہوں یا خارجی معاملات، کنزالایمان و خزائن العرفان اور دیگر کتب اسلامیہ کی طباعت و اشاعت کی بات ہو یا خانگی معاملات ہر معاملے میں آپ کو شامل رکھتے تھے۔ اور آپ بھی والد گرامی کی خدمت گزاری، فرماں برداری، اور جی

حضوری میں کوئی کوتاہی نہیں ہونے دیتے تھے۔آپ کے اسی حسن اتباع،اور ذوق اطاعت وخدمت کا ثمرہ ونتیجہ تھا کہ آپ پر والد گرامی کی بے پایاں نوازشات ہوئیں۔آپ کو جامعہ نعیمیہ کا متولی منتخب فرمایا،اہل سنت برقی پریس کی تولیت عطا کی۔آم کا ایک بڑا باغ ہبہ فرمایا۔اور بھی بہت سے انعامات واکرامات سے سرفراز فرمایا۔

والد ماجد نے آم کے باغ کے لیے صدر العلما کو زمین ہبہ کی:۔

حضور صدر الافاضل نے اپنے فرزند ارجمند کی رغبت جب آم کے باغ کی طرف محسوس کی تو اس کے لیے بخوشی زمین ہبہ فرمائی۔ہمیں اس سلسلے میں آپ کے نام صدر الافاضل کا لکھا ہوا ہبہ نامہ ملا جس میں صدر الافاضل نے آپ کی تعریف وتوصیف بیان کرتے ہوئے آم کے باغ کی زمین ہبہ کی ہے۔یہ ہبہ نامہ غالباً ۱۲/اگست ۱۹۴۸ء میں لکھا گیا تھا۔اس ہبہ نامہ سے جس قدر پڑھا گیا ہم وہ یہاں نقل کرتے ہیں،تاکہ صدر الافاضل کی آپ پر نوازشات،خوش اعتمادی اور شفقت پدری کا بخوبی اندازہ ہو جائے۔

"میں محمد نعیم الدین ابن مولوی محمد معین الدین صاحب نزہتؔ مرادآبادی،قوم سید ساکن مرادآباد محلہ چوکی حسن خان اقرار واثق کرتا ہوں کہ میرے فرزند اکبر مولوی حکیم محمد ظفر الدین احمد سلمہ المولیٰ تعالیٰ متولی جامعہ نعیمیہ وبرقی پریس مرادآباد،مجسمہ اخلاق ومزین جمیع خوبی وخصائل ......فرماں بردار اور غم گسار ہیں۔ انہوں نے علوم عربیہ سے فارغ التحصیل ہو کر تجارت کی طرف توجہ دی اور اپنا مشغلہ طبابت رکھا۔بفضلہٖ تعالیٰ تھوڑے عرصہ میں شان دار کامیابی حاصل کی۔

میں اوائل عمر سے یہ دیکھ رہا ہوں کہ موصوف کو باغ انبہ سے بہت ذوق ہے۔چناں چہ تخمیناً بیس سال کا عرصہ ہوا میں نے آراضیات مفصلہ ذیل.... ان کو ہبہ کر کے باغ لگانے کے لیے دے دیے۔چناں چہ نور بصر موصوف نے اپنے ذاتی ہبہ کردہ روپیہ سے باغ انبہ وآم .... نصب کیا۔اور قیمت قلمہاے وخدمت وحفاظت باغ کے لیے جذبہ شوق میں کثیر رقم جمع کر دی۔چوں کہ آراضیات ذیل میں کثیر آراضی زیر آب ہے اس لیے اس کے جزوی حصہ میں باغ نصب ہو سکا ہے۔اور اب تک برابر زیر خرچ ہے۔آرضیات موہوبہ سے مقر کی کوئی قابل

ذکر آمدنی نہ تھی۔ اوراب باغ نصب ہو جانے کی حالت میں بھی باوجود............الخ۔''
[سرکاری ہبہ نامہ۔ فقیر کے پاس اصل کی کاپی محفوظ]

اہل سنت برقی پریس کی تولیت:۔

حضور صدر الافاضل نے مرادآباد میں کتابوں کی طباعت واشاعت کی غرض سے ایک مطبع بنام ''اہل سنت برقی پریس'' قائم کیا تھا۔ ۱۹۳۴ء میں صدر العلما کو اس کا متولی منتخب فرمادیا تھا۔ اس حوالے سے سرکاری تولیت نامہ بھی تحریر کیا گیا جس میں صدر الافاضل نے کئی اہم، مفید وکارآمد نصیحتیں بھی تحریر فرمائیں۔ ہم یہاں وہ تولیت نامہ نقل کیے دیتے ہیں قارئین ملاحظہ فرمائیں۔ صدر الافاضل رقم طراز ہیں:

''اقرار معتبر کرتا ہوں میں محمد نعیم الدین خلف مولوی محمد معین الدین صاحب مرحوم ساکن مرادآباد محلہ حوکی حسن خاں متولی اہل سنت برقی پریس مرادآباد بحالت صحت نفس وثبات عقل وبدرستی ہوش وحواس خمسہ اپنے کے آں کہ کارخانہ اہل سنت برقی پریس جو احاطہ مدرسہ اہل سنت والجماعت محلہ شیش محل بازار دیوان میں واقع ہے اوراس میں ایک پرنٹنگ مشین جس کا پیمانہ بائیس (۲۲) وچھتیس (۳۶) ہے۔

اورایک آہنی پریس اورایک پریس اوردو (۲) بیڈ اورایک گرنڈنگ مشین اوردس (۱۰) المیونیم پلیٹ اور چودہ (۱۴) پتروول وغیرہ ودیگر ضروری سامان پر مشتمل ہے جن سب کو میں نے خرید کر مدرسہ اہل سنت والجماعت کے لیے وقف کیا ہے۔ اوراب میں اس پر متولیانہ قابض ومتصرف ہوں اور ہر قسم کے تصرفات تبدیل وبیع واضافہ وتغیرات وغیرہ کا بے مزاحمت احدے ہر قسم کا اختیار رکھتا ہوں، بہ سبب کثرت مشاغل بطوع رغبت خود اپنے لائق فرزند مولوی ظفر الدین احمد صاحب سلمہ کو بجائے اپنے متولی قائم کرتا ہوں۔ اور جملہ اختیارات متولیانہ ان کو تفویض کرتا ہوں۔

متولی موصوف پر لازم ہوگا کہ وہ کارخانہ کو کامیاب اور نافع بنانے کے لیے پوری سعی عمل میں لائیں۔ اوراس کی آمدنی سے پہلے کارخانہ کی ضروریات اوراسی کے متعلق سامان بڑھانے میں خرچ کریں اوراس کی مرمت ودرستی کریں۔ اس کے بعد جو کچھ باقی بچے اس

کا ایک ثلث قابل اطمینان طریقہ پر جمع کرتے رہیں، جو مشین کا سامان بڑھانے اور اس کی ترقی دینے یا عند الضرورت مشین بدلنے کے وقت کارآمد ہو۔ اور دو(۲) تہائی منافع مدرسہ اہل سنت کے صرف میں لاتے رہیں۔ لیکن میرے زمانہ حیات میں اگر کسی مشین کو فروخت کرنے کی ضرورت پیش آئے تو متولی موصوف کو مجھ سے مشورہ کرنا اور میری تحریری راے حاصل کرنا ضروری ہوگا، بغیر اس کے بیع ناجائز سمجھی جاے گی۔

بعد میرے وہ باختیار خود بیع کر سکتے ہیں، مگر بیع کرنے سے قبل انہیں کسی دوسری مشین کا معاملہ کر لینا اور معاہدہ بیع کی تکمیل کر لینا ضروری ہوگا۔ اور بعد بیع فوراً دوسری بہتر مشین خرید کر داخل کارخانہ موقوفہ کرنی لازم ہوگی۔ اور.... پتر وغیرہ بقدر ضرورت بہم نہ پہنچیں اس وقت تک مشین کا کل منافع پتر وغیرہ سامان کے بڑھانے میں صرف کرنا جائز ہوگا۔ مجھے اپنے زمانہ حیات میں اختیار ہوگا کہ میں جب چاہوں متولی موصوف سے کام نکال کر اپنے قبضہ وانتظام میں لے لوں۔ بعد مرے وہ متولی مستقل ہوں گے اور کسی کو ان سے کسی مزاحمت کا حق نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور انہیں وقف کی حسن خدمات انجام دینے کی توفیق دے۔ لہٰذا یہ چند کلمے بطور تولیت نامہ لکھ دیے کہ سند ہو کر وقت ضرورت کے کام آئیں۔ فقط۔

تولیت نامہ ہٰذا بمقام مرادآباد بتاریخ پانچ اکتوبر سن انیس سو چونتیس عیسوی۔ (۵؍اکتوبر ۱۹۳۴ء)

باقرار مقر بقلم محمد باسط علی کاتب تحریر ہوا۔

نوٹ پرت اول آٹھویں سطر میں (تغیرات) کا الف پُر قلم اس کے نیچے سیاہی کا داغ ہے۔ اور پرت دوم کے سطر دو میں (کا) پر قلم ہے۔

العبد محمد نعیم الدین عفی عنہ۔ بقلم خود

گواہ: محمد باسط علی کاتب بقلم خود۔

مولوی نعیم الدین پیشہ طبابت ولد مولوی معین الدین صاحب قوم سید ساکن محلہ چوکی حسن خاں شیدی سرائے دفتر رجسٹرار مرادآباد میں آج تاریخ ۹؍اکتوبر ۱۹۳۴ء....... پیش کی۔

انگریزی دستخط۔ رجسٹرار۔

محمد نعیم الدین۔

تکمیل دستاویزہذا سے مولوی نعیم الدین صاحب مذکورۃ الصدر نے اقبال کیا۔ اور شناخت محمد عمر ولد محمد صدیق شیخ پیش ملازمت ساکن محلہ کسرول و قاضی احسان الحق پیشہ ملازمت ولد قاضی امیر الحق قوم شیخ ساکن محلہ بازار دیوان شہر مراد آباد نے کی۔ المرقوم۔ ۹/ اکتوبر ۱۹۳۴ء۔
رجسٹرار کی دستخط انگلش۔

محمد نعیم الدین

گواہ: محمد عمر بقلم خود۔ گواہ: قاضی محمد احسان الحق بقلم خود۔ نشانات انگوٹھے بوجہ اعزاز درگزر کیا گیا۔

[دستی سرکاری تولیت نامہ: اصل کی کاپی محفوظ]

والد گرامی کے آخری ایام اور آپ کی خدمات:۔

یوں تو تا حیات آپ نے والد ماجد حضور صدر الافاضل کی بے لوث خدمت کی اور ان کی اطاعت و فرماں برداری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا، لیکن والد ماجد کے آخری ایام میں آپ نے واقعی قابل قدر و لائق تقلید خدمت کے ذریعہ اپنے نیک بخت، اور مثالی بیٹا ہونے کا حق ادا کر دیا۔ دن میں تو آپ خدمت پر مامور رہتے ہی تھے مگر شب میں بھی آپ کا معمول تھا کہ رات کو دو بجے سے صبح تک والد ماجد کے ساتھ رہتے اور مسلسل صبح تک جاگتے۔ شب و روز کو ن کس وقت خدمت میں رہے گا یہ بھی آپ نے ہی تجویز فرمایا تھا۔

مخدوم میاں حضرت مفتی غلام معین الدین نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

”حالاں کہ آپس میں یہ دستور ہو گیا تھا، کہ میرے سوا، رات کو ۲/ بجے تک اعلیٰ حضرت کے منجھلے فرزند حضرت مولانا اختصاص الدین صاحب اور رات کو دو بجے سے صبح تک فرزند اکبر حضرت مولانا مولوی ظفر الدین احمد صاحب جاگتے تھے۔ مگر باوجود اس کے اعلیٰ حضرت کے فرزند اکبر اپنی نوبت کے علاوہ ۲/ بجے تک کتنے پھیرے مزاج ہمایوں کی دریافت حال کے لیے

کرتے تھے، اس کا کچھ شمار نہیں۔ ذلك فضل الله يوتيه من يشاء۔

لیکن فقیر ۳؍بجے تک مسلسل پیہم متواتر جاگتا ہی تھا۔ اس کے بعد سوجاتا تھا مگر ذرا سی حرکت پر جاگ جاتا تھا۔ یہ انتظام اعلیٰ حضرت کے فرزند اکبر مدظلہ نے اپنی محبت سے احتیاطاً کیا تھا غرض کہ سب لوگ رخصت ہو گئے۔"

[اخبار دبدبہ سکندری: ۱۱؍نومبر ۱۹۴۸ء ص ۶]

۱۸؍ذوالحجہ ۱۳۶۷ء مطابق ۱۹۴۸ء بروز جمعہ والد ماجد کا وصال ہوا۔ حسب وصیت آپ بھی غسل کرانے والوں میں شامل ہوئے۔ البتہ آپ نے نماز جنازہ کے لیے اپنے استاد محترم مفتی محمد عمر نعیمی رحمۃ اللہ علیہ سے سبقت لے جانا خلاف ادب محسوس فرمایا اس لیے نماز جنازہ آپ کے کہنے پر مفتی محمد عمر نعیمی نے پڑھائی۔

مخدوم میاں تحریر فرماتے ہیں:

"غسل کے لیے پانی گرم ہوا۔ گیارہ بجے آرام گاہ یعنی اعلیٰ حضرت کا مکان لوگوں سے خالی کرادیا گیا۔ صرف وہ مخصوص خدام باقی رہ گئے جن کی اجازت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے غسل دینے کے لیے دے دی تھی۔ یعنی حضرت تاج العلماء حضرت مولانا قاضی احسان الحق صاحب اور حضرت مولانا مولوی ظفر الدین احمد صاحب اور حضرت مولانا محمد یونس صاحب اور حضرت مولانا حکیم محمد امیر حسین صاحب نعیمی اور یہ فقیر ناچیز موجود رہ گئے۔

ان تمام حضرات نے اور اس غلام نے اعلیٰ حضرت کو غسل دیا۔ بعدہ آخری جامہ پہنایا گیا۔ عمامہ باندھا گیا سینہ مبارک پر غلاف کعبہ کا ایک حصہ رکھا گیا۔ غرض کہ جنازہ شریف تیار ہوا۔"

[مرجع سابق: ص ۷]

مفتی محمد عمر نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

"دوپہر کو ۱۲؍بجے خدمات غسل انجام دی گئیں۔ غسل شریف کی خدمات فقیر اور برادرم مولانا اختصاص الدین احمد صاحب سلمہ اور جناب مولانا مولوی امیر حسین صاحب نعیمی رضوی اور جناب مولانا مولوی قاضی احسان الحق صاحب نعیمی، مولانا مولوی محمد یونس صاحب نعیمی،

مولوی غلام معین الدین مخدوم نعیمی نے بموجودگی عالی جاہ مخدوم زادہ حضرت مولانا مولوی حکیم محمد ظفر الدین احمد صاحب نعیمی انجام دیں۔ اور بعض خدام پانی وغیرہ کی خدمات میں شریک رہے۔۔۔۔ مخدوم زادہ عالی جاہ مولانا مولوی حکیم سید محمد ظفر الدین احمد صاحب نعیمی سے نماز کی اجازت لے کر فقیر نے نماز پڑھائی۔

بقلم مفتی محمد عمر نعیمی مہتمم جامعہ نعیمیہ مرادآباد

[پمفلٹ، مطبوعہ اہل سنت برقی پریس مرادآباد]

تعزیت کنندہ حضرات کے نام صدر العلما کا تشکر نامہ:۔

والد ماجد حضور صدر الافاضل کے وصال کے بعد صدر العلما کے نام ملک و بیرون ملک سے ارباب علم و دانش کے بکثرت تعزیت نامے آئے، آپ کے لیے سب کے جواب لکھنا از حد مشکل تھا اس لیے آپ نے اخبار کے ذریعہ تعزیت کرنے والوں کا شکریہ ادا کرنے پر اکتفا کیا۔

اخبار دبدبہ سکندری کے مدیر لکھتے ہیں:

"حضرت جناب مولانا مولوی حکیم سید ظفر الدین احمد صاحب نعیمی سجادہ نشین خانقاہ نعیمیہ مرادآباد فرماتے ہیں کہ حضرت ابی و مرشدی صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر ملال سے دنیائے سنیت میں ایک ماتم برپا ہے۔

تمام ہند و بیرون ہند سے احباب نیاز مندان نے جو تعزیتی خطوط و تار ارسال فرمائے ہیں اور جس انداز سے اس فقیر کے ساتھ اظہار ہمدردی فرمایا ہے اس نے اس فقیر کے مجروح دل پر مرہم کافوری کا کام دیا۔ فقیر ان تمام اصحاب کا شکر گزار ہے اور ان کی ترقی دارین کے لیے دعائیں کر رہا ہے۔ تقریبًا دو ہفتہ سے بہت علیل ہوں تمام اصحاب کو فردًا فردًا عریضہ حاضر کرنے میں بہت وقت صرف ہوگا۔ اس لیے جناب کے اخبار کے ذریعہ سے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

والسلام۔"

[اخبار دبدبہ سکندری: یکم دسمبر ۱۹۴۸ء۔ ص ۴]

نیز تعزیت ناموں اور والد ماجد کے وصال سے متعلق ارباب ذوق کی لکھی ہوئی نثر و نظم تاریخوں کی اشاعت کے حوالے سے اخبار مخبر عالم مرادآباد، میں شائع شدہ آپ کا یہ مراسلہ بھی قابل ملاحظہ ہے۔

"مکرمی محترم جناب ایڈیٹر صاحب مخبر عالم زاد عنایتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

حضرت سیدی ملاذی وملجائی مربی ومرشدی صدر الافاضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال پر ملال سے قلب حزیں کی جو حالت ہے اس کا کچھ اندازہ جناب کو بھی ہوگا۔ حضرت کے مریدین، مخلص تلامذہ، اعزا، احباب کے تعزیت نامے جو ہند اور بیرون ہند سے روزانہ آرہے ہیں ان کے تعزیت کے انداز اور تڑپاتے ہیں۔ ڈاک آئی اور پڑھی اور زخم دل پھر ہرے ہوگئے۔ بہت سے اصحاب نے تاریخیں بھیجی ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ کثرت کار اور ہجوم افکار کی وجہ سے، جناب کی خدمت میں بہت تاخیر سے حاضر کر رہا ہوں۔ براہ کرم اخبار میں شائع فرما کر رہین فرمائیں۔ والسلام خیر ختام۔

فقیر سید ظفر الدین احمد نعیمی۔ سجادہ نشین آستانہ نعیمیہ مرادآباد

[اخبار مخبر عالم مرادآباد: یکم دسمبر ۱۹۴۸ء ص ۶]

والد ماجد کی تقریب سوئم میں صدر العلما کی رسم سجادگی و خرقہ پوشی:۔

یوں تو والد گرامی نے آپ کو وقت وصال ہی اپنا جانشین مقرر فرما دیا تھا البتہ تقریب سوئم میں علمائے کرام ومشائخ عظام کے ہاتھوں باقاعدہ شان وشوکت کے ساتھ رسم سجادگی ادا کی گئی۔ اخبار دبدبہ سکندری رامپور واخبار مخبر عالم مرادآباد وغیرہما میں اس تعلق سے تفصیلی خبریں شائع ہوئیں مگر ہم یہاں بنظر اقتصار موضوع سے متعلق اقتباسات پیش کرنے پر اکتفا کریں گے۔

اخبار دبدبہ سکندری میں مخدوم میاں مفتی غلام معین الدین نعیمی کی طرف سے تیجے کی تفصیل شائع ہوئی، جس میں رسم سجادگی کا پر کیف منظر بھی پیش کیا گیا ملاحظہ کریں۔ مخدوم

میاں لکھتے ہیں:

"۲۱/ ذی الحجہ ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۵/ اکتوبر ۱۹۴۸ء روز دوشنبہ، اب سوم کی تیاری شروع ہوئی۔ چناں چہ نماز فجر سے پہلے ہی شہر و مواضعات اور ملک کے اطراف واکناف سے آئے ہوئے لوگوں نے قرآن کریم کی تلاوت شروع کردی۔ ۹/ بجے تک ۳۵/ قرآن کریم ختم ہوئے۔ اور تیس سیر چنوں پر تقریباً ۳/ لاکھ کلمہ طیبہ پڑھا گیا۔ چنے پڑھنے والوں کی تعداد اس قدر تھی کہ جامعہ نعیمیہ عالی شان عمارت کے تمام کمرے بھر گئے تھے کہیں جگہ باقی نہیں رہی تھی۔

۹/ بجے سے ساڑھے نو بجے تک حضرت مصور معرفت مولانا مولوی محمد عارف اللہ شاہ صاحب میرٹھی نے اعلیٰ حضرت کے فضائل و مناقب بیان کیے۔

اب سجادہ نشینی کے انتظامات ہوئے۔ چوں کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے وصال مبارک سے ایک ہفتہ قبل اپنے چاروں فرزندان کو جمع کرکے بیعت کیا اور خلیفہ بناکر ماذون و مجاز کیا۔ اس وقت حضرت تاج العلماء مدظلہ سے ارشاد فرمایا کہ دونوں بڑے صاحبزادوں کو سجادہ نشین کردینا اس وقت اعلیٰ حضرت کے منجھلے فرزند حضرت مولانا اختصاص الدین احمد صاحب نے عرض کیا کہ حضور یہ میرے بڑے بھائی ہیں سجادہ نشینی ان ہی کا حق ہے۔ اس وقت اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بہت اچھا جیسی تمہاری مرضی اور اپنی خوشنودی کا اظہار کیا۔

چناں چہ حسب وصیت حضرت مولانا مولوی حکیم سید محمد ظفر الدین احمد صاحب خلف اکبر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی سجادہ نشینی کی تیاری شروع ہونے لگی۔ تمام لوگ مزار پر انوار کے گرداگرد جمع ہوگئے، منقبت خوانوں نے منقبتیں پڑھنا شروع کیں۔ اس وقت حضرت مولانا مولوی حکیم محمد ظفر الدین صاحب سر پر چادر مبارک لیے ہوئے تشریف لائے۔ اور سب سے پہلے چادر مبارک صاحب سجادہ کی طرف سے زیب مزار پر انوار کی گئی۔ اس کے بعد حضرت مولانا مولوی حکیم سید ظفر الدین احمد صاحب خلف اکبر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی خرقہ پوشی اور دستار بندی کی گئی۔ سب سے پہلے اعلیٰ حضرت کے منجھلے فرزند حضرت مولانا مولوی اختصاص الدین احمد صاحب نے نذر پیش کی۔ پھر ان کے بعد دونوں بھائی پھر اہل خاندان کی

علی الترتیب نذریں پیش ہونا شروع ہوئیں۔ پھر حضرت تاج العلماء استادی مولانا مولوی محمد عمر صاحب مدظلہ مولانا مولوی قاضی احسان الحق صاحب نعیمی مدظلہ، اور دیگر مدرسین وخلفانے اور آخر میں اس غلام نے نذر پیش کی۔

اس کے بعد تمام معتقدین و متوسلین نے نذریں پیش کیں۔ خرقہ پوشی اور دستار بندی بڑے بڑے برگزیدہ اور معززین ہستیوں کے دست مبارک سے انجام پائی۔ بعض معزز اور نام ور ہستیوں کے حسب ذیل اسمائے مبارک ہیں۔

حضرت تاج العلماء مدظلہ

حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد ابراہیم رضا خاں صاحب نبیرہ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ حامدیہ رضویہ بریلی شریف

حضرت الحاج مولانا مولوی مفتی سید شاہ وصی احمد صاحب محدث سہسرامی

حضرت مولانا شاہ صلیح الدین صاحب سجادہ نشین خانقاہ کبیریہ سہسرام ضلع آرہ

حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اجمل شاہ صاحب مفتی سنبھلی

حضرت مولانا مولوی شاہ مشرف احمد صاحب فرزند ارجمند حضرت بابرکت مولانا مولوی شاہ محمد مظہر اللہ صاحب شاہی امام مسجد فتح پوری دہلی

حضرت مصور معرفت مولانا مولوی محمد عارف اللہ شاہ صاحب میرٹھی

حضرت مولانا مولوی سید مفتی غلام محی الدین صاحب جیلانی صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

حضرت مولانا مولوی محمد یونس صاحب بدایونی صدر مدرس مدرسہ قومیہ میرٹھ

حضرت مولانا مولوی قطب الدین اشرف صاحب کچھوچھوی

حضرت صاحبزادہ سید اظہار اشرف صاحب ولی عہد سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف۔ اور دیگر مقامی علماو مشائخ روساو عمائدین تشریف فرما تھے۔"

[اخبار دبدبہ سکندری: ۱۱/ نومبر ۱۹۴۸ء ص ۷]

مفتی محمد عمر نعیمی کے حوالے سے اخبار مخبر عالم مرادآباد میں ہے:

""۲۱/ذی الحجہ ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۵/اکتوبر ۴۸ء بروز دوشنبہ بعد نماز فجر جامعہ نعیمیہ میں تیجے کی تقریب میں شریک ہونے کے لیے شہر اور مواضعات سے جوق در جوق گروہ کے گروہ آنے شروع ہوگئے۔ اور ٹھیک ساڑھے چھ بجے قرآن خوانی شروع ہوگئی۔ مدرسہ عالیہ جامعہ نعیمیہ کی عمارت آنے والوں سے بھر گئی۔ صبح کے ۹ بجے تک ۳۵/ قرآن کریم ختم ہوئے۔ اور تیس سیر چنوں پر متعدّد بار کلمہ طیبہ پڑھا گیا۔............

۱۰ بجے تمام صلحا وعلما جو دور دور سے تشریف لائے تھے جن میں معزز ہستیوں کے چند نام یہ ہیں۔

حضرت مولانا مولوی شاہ محمد ابراہیم رضا خاں صاحب نبیرہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ و سجادہ نشین آستانہ حامدیہ رضویہ بریلی شریف۔

حضرت مولانا الحاج المفتی السید الشاہ وصی احمد صاحب محدث سہسرامی۔

حضرت مولانا شاہ صلیح الدین صاحب سجادہ نشین خانقاہ عالیہ سہسرام ضلع آرہ۔

حضرت مصور معرفت مولانا شاہ محمد عارف اللہ صاحب میرٹھی

حضرت مولانا الحاج مولوی اجمل شاہ صاحب مفتی سنبھل

حضرت مولانا شاہ مشرف احمد صاحب فرزند ارجمند حضرت مولانا شاہ مفتی محمد مظہر اللہ صاحب دامت برکاتھم امام شاہی مسجد فتحپوری دہلی۔

حضرت مولانا مفتی سید محمد غلام محی الدین صاحب جیلانی صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

حضرت مولانا مولوی محمد یونس صاحب بدایونی صدر مدرس مدرسہ قومیہ میرٹھ۔

حضرت مولانا سید قطب الدین اشرف صاحب کچھوچھہ شریف۔

حضرت صاحبزادہ سید اظہار اشرف صاحب ولی عہد سجادہ نشین اشرفیہ کچھوچھہ شریف۔

اور مقامی علما و مشائخ ورؤسا و عمائدین، حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوئے اور وہ کثیر تعداد مجمع جس سے تمام جامعہ نعیمیہ بھرا ہوا تھا، ان کے گرداگرد جمع ہوگیا اور رسم خرقہ پوشی و سجادہ نشینی کے انتظامات شروع ہوئے۔ منقبت خوانوں نے اپنی منقبتیں

پڑھیں۔ ساڑھے دس بجے حضرت مخدوم زادہ مولانا مولوی حکیم سید محمد ظفر الدین احمد صاحب سلمہ خلف اکبر حضرت علیہ الرحمۃ اپنی چادر شریف سر پر لیے ہوئے مزار پر انوار پر حاضر ہوئے۔ اور سب سے پہلے صاحب سجادہ کی طرف سے چادر شریف زیب مزار پر انوار کی گئی۔

اور اس کے بعد حضرت ممدوح کی خرقہ پوشی و دستار بندی تمام علما و مشائخ نے بڑے جذبہ عقیدت و نیاز مندی سے انجام دی۔ اور صاحب سجادہ کی خدمت میں نذریں علی الترتیب پیش ہونا شروع ہوگئیں۔ جن میں سب سے پہلی نذر حضرت علیہ الرحمہ کے منجھلے صاحبزادے مولانا مولوی اختصاص الدین احمد صاحب اور ان کے بعد ان کے دونوں بھائی اور اہل خاندان نے نذریں پیش کیں۔ پھر حضرت تاج العلماء مولانا الحاج مفتی محمد عمر صاحب نعیمی مہتمم جامعہ نعیمیہ نے پیش کی۔ ان کے بعد حضرت علیہ الرحمۃ کے تمام شاگردوں، مریدوں، معتقدوں نے نذریں پیش کرنا شروع کیں۔

اس سلسلے کے بعد نبیرہ اعلیٰ حضرت مولانا مولوی ابراہیم رضا خاں صاحب نے اپنی ایک منقبت عربی کی اور ایک فارسی کی پڑھی۔ اور عربی منقبت کا ساتھ ہی ساتھ ترجمہ بھی فرماتے رہے جس سے مجمع نے بڑا کیف حاصل کیا۔ ہر شخص محو حیرت تھا ہر آنکھ اپنی عقیدت مندی کا اظہار کر رہی تھی۔

[اخبار مخبر عالم مراد آباد: یکم نومبر ۱۹۴۸ء ص ۱۱، بقلم مفتی محمد عمر نعیمی مہتمم جامعہ نعیمیہ مراد آباد، پمفلٹ، مطبوعہ اہل سنت برقی پریس مراد آباد]

اخبار دنیا مراد آباد میں صدر الافاضل کی تقریب سوئم میں صدر العلما کی رسم سجادگی کی تفصیل اس طرح پیش کی ہے:

”۲۱، ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۵ر اکتوبر بروز شنبہ بعد نماز فجر جامعہ نعیمیہ میں تیجے کی تقریب میں شریک ہونے کے لیے شہر اور مواضعات سے جوق در جوق گروہ کے گروہ آنے شروع ہوگئے..... (بعد فاتحہ) رسم خرقہ پوشی و سجادہ نشینی کے انتظامات شروع ہوئے۔ منقبت خوانوں نے اپنی منقبتیں پڑھیں۔ ساڑھے دس بجے حضرت مخدوم زادہ مولانا مولوی حکیم سید محمد ظفر الدین احمد صاحب سلمہ خلف اکبر حضرت (صدر الافاضل علیہ الرحمہ) اپنی چادر

شریف سر پر لیے ہوئے مزار پر انوار پر حاضر ہوئے۔ اور سب سے پہلے صاحب سجادہ کی طرف سے چادر شریف زیب مزار پر انوار کی گئی۔

اور اس کے بعد حضرت ممدوح کی خرقہ پوشی و دستار بندی تمام علما و مشائخ نے بڑے جذبہ عقیدت و نیاز مندی سے انجام دی۔ اور صاحب سجادہ کی خدمت میں علی الترتیب نذریں پیش ہونا شروع ہوگئیں، جن میں سب سے پہلی نذر حضرت (صدرالافاضل علیہ الرحمۃ) کے منجھلے صاحبزادے مولانا مولوی اختصاص الدین احمد صاحب اور ان کے بعد ان کے دونوں بھائی اور اہلِ خاندان نے پیش کیں۔ پھر حضرت تاج العلما مفتی محمد عمر صاحب نعیمی مہتمم جامعہ نعیمیہ نے پیش کی۔ ان کے بعد حضرت علیہ الرحمہ کے تمام شاگردوں، مریدوں، عقیدت مندوں نے نذریں پیش کرنا شروع کیں۔ اس سلسلہ کے بعد نبیرہ اعلیٰ حضرت مولانا مولوی ابراہیم رضا خان صاحب نے اپنی ایک منقبت عربی کی اور ایک فارسی کی پڑھی اور عربی منقبت کا ساتھ ہی ساتھ ترجمہ بھی فرماتے رہے۔ جس سے مجمع نے بڑا فیض حاصل کیا۔ اس اجتماع میں اکابر علما و مشائخ کی بڑی تعداد موجود تھی چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

حضرت مولانا مولوی ابراہیم رضا خاں صاحب نبیرہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ و سجادہ نشین خانقاہ حامدیہ رضویہ بریلی شریف

حضرت مولانا الحاج المفتی السید الشاہ وصی احمد صاحب محدث سہسرامی

حضرت مولانا شاہ صلیح الدین صاحب سجادہ نشین خانقاہ عالیہ سہسرام ضلع آرہ

حضرت مصور معرفت مولانا شاہ عارف اللہ صاحب میرٹھی

حضرت مولانا الحاج مولوی محمد اجمل شاہ صاحب مفتی سنبھل

حضرت مولانا شاہ مشرف احمد صاحب فرزند ارجمند حضرت مولانا شاہ مفتی محمد مظہر اللہ صاحب دامت برکاتہم امام مسجد شاہی فتح پوری دہلی

حضرت مولانا مفتی سید محمد غلام محی الدین صاحب جیلانی صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

حضرت مولانا مولوی محمد یونس صاحب بدایونی صدر مدرس مدرسہ قومیہ میرٹھ

حضرت مولانا سید قطب الدین اشرف صاحب کچھوچھہ شریف

حضرت صاحبزادہ سید اظہار اشرف صاحب ولی عہد سجادہ نشین کچھوچھہ شریف وغیرہ۔

[اخبار دنیا: مجریہ یکم نومبر ۱۹۴۸ء مرادآباد]

آپ کی سجادگی کے حوالے سے یوں تو بہت سے کلام لکھے اور پڑھے گئے البتہ وہ دستیاب نہیں۔ مخدوم میاں حضرت مفتی غلام معین الدین نعیمی کا یہ کلام ہمیں اخبار دبدبہ سکندری رامپور میں ملا ہم یہاں نقل کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ قارئین ملاحظہ فرمائیں اور محظوظ ہوں۔

منقبت حضرت سجادہ نشین صاحب خانقاہ عالیہ نعیمیہ مرادآباد

جانشین حضرت صدر الافاضل زندہ باد
زندہ باد اے نائب فخر الاماثل زندہ باد

زندہ باد اے سبط اکبر شہ نعیم الدین حق
زیب مسند سرور و راس الفواضل زندہ باد

ہے دعا حق سے کہ سچا جانشیں تم کو کرے
اور ہو اب تم سے جاری فیض کامل زندہ باد

زینت بزم سلوک عارفاں اب ہوگئے
تاج عرفاں سید و شاہ مماثل زندہ باد

ہو وحید عصر تم اور علم میں ہو ماہتاب
کیوں نہ پھر تم سے کریں سب فیض حاصل زندہ باد

جس طرح حضرت سے تھراتے تھے سب اعدائے دیں
اس طرح ہوجائیں گے خاسردہ باطل زندہ باد

ان کی رفعت ان کی شوکت ان کی سطوت ان کی شان
حق نے تم کو دے دیے سارے فضائل زندہ باد

کر رہی ہیں یوں دعائیں سب نعیمی بلبلیں
اس نعیمی باغ کے والی کامل زندہ باد

ایک یہ مخدومؔ ہی کیا کہتے ہیں سب حاضرین
جانشین حضرت صدر الافاضل زندہ باد

[اخبار دبدبہ سکندری: ۲۰؍ دسمبر ۱۹۴۸ء ص ۲]

والد ماجد کا عرس چہلم اور بحیثیت سجادہ آپ کی سرگرمیاں:۔

والد ماجد حضور صدر الافاضل کے عرس چہلم کی تقریب منعقدہ یکم صفر المظفر ۱۳۶۸ھ مطابق ۳؍ دسمبر ۱۹۴۸ء، کے لیے آپ نے نہایت ہی عمدہ اہتمام وانتظام فرمایا۔ اخبارات وپمفلٹ واشتہارات کے ذریعے عرس چہلم کی خوب تشہیر فرمائی۔ علما ومشائخ کو دعوت نامے ارسال کیے۔

رامپور کے اخبار دبدبہ سکندری میں آپ کی طرف سے درج ذیل دعوت نامہ شائع ہوا۔ ملاحظہ کریں:

تڑپ رہا ہے عجب طرح سے دل مشتاق
غم جدائی ہے قلب حزیں پہ بے حد شاق

حضرت فخر الاماثل امام المتکلّمین سید المناظرین قدوۃ السالکین رئیس المحدثین آفتاب معرفت ماہتاب طریقت صدر الافاضل استاد العلماء مولانا الحاج السید الشاہ الحافظ الحکیم محمد نعیم الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کا عرس چہلم پاک بتاریخ ۳؍ دسمبر ۱۹۴۸ء مطابق یکم صفر المظفر ۱۳۶۸ھ بروز جمعہ مقرر ہے۔ لہٰذا انہایت خلوص سے مستدعی ہوں کہ تمام متوسلین، معتقدین ومریدین وسنی حضرات عرس پاک میں شرکت فرما کر حضرت علیہ الرحمۃ کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہوں۔ اور فقیر کو مرہون منت بنائیں۔“

[اخبار دبدبہ سکندری: یکم دسمبر ۱۹۴۸ء۔ ص ۵]

یہ اشتہار بھی عام کیا گیا، جس میں دعوت شرکت کے ساتھ تقریب چہلم کا نظام الاوقات بھی پیش کیا گیا۔

ملاحظہ کریں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

حضرات گرام وبرادران عظام ومشائخ ذوی الاحتشام وعلماے ذوی الاحترام!

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ!

نہایت ادب سے ملتجی ہوں کہ آقائی ومولائی حضرت سیدی وسندی ابی ومرشدی صدرالافاضل فخرالاماثل استاذالعلماء مولانا الحاج مولوی حکیم سید شاہ محمد نعیم الدین صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس چہلم پاک کی تاریخ ۳۱؍دسمبر ۱۹۴۸ء بروز جمعہ مطابق یکم صفرالمظفر ۱۳۶۸ھ مقرر ہے۔ تشریف لاکر فقیر کو مرہون منت بنائیں۔ اور حضرت اقدس علیہ الرحمۃ کے فیوض وبرکات سے متمتّع وفیض یاب ہوں اور حضرات علماے کرام ومشائخ عظام کی تقاریر سے روحانی وایمانی فیض حاصل کریں۔

نوٹ: باہر سے آنے والے حضرات اپنے بستر ہم راہ لائیں تاکہ موسم سرما کی سردی سے تکلیف نہ ہو۔

والسلام مع الاکرام۔

نظام الاوقات

بعد نماز فجر تا ۹؍بجے صبح: قرآن خوانی وفاتحہ خوانی۔

۹؍بجے تا ۱۲ بجے دن: تقاریر علماے کرام۔

۲؍بجے بعد نماز جمعہ تا ساڑھے چار بجے: نعت شریف ومنقبت خوانی۔

بعد نماز مغرب تا نماز عشاء: نعت شریف۔

بعد نماز عشاء تا ساڑھے گیارہ بجے: تقاریر علماے کرام۔

ساڑھے گیارہ بجے شب: انتظامات خرقہ پوشی وقل شریف۔

المکلف فقیر سید ظفرالدین احمد نعیمی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ نعیمیہ شیش محل جامعہ نعیمیہ بازار دیوان مرادآباد

[اشتہار: مطبوعہ اہل سنت برقی پریس مرادآباد]

تقریب سوم میں رسم سجادگی ادا کی جاچکی تھی البتہ علمائے کرام کی طرف سے عرس چہلم میں بھی رسومات خرقہ پوشی و دستار بندی نہایت ہی شان و شوکت کے ساتھ ادا کی گئیں۔ خصوصی طور پر خانقاہ صابریہ کلیر شریف سے لائی گئی دستار زیب سر کی گئی۔ معتقدین و محبین کی طرف سے نذریں پیش کی گئیں۔ اخبارات میں تقریب چہلم کی تفصیلی روداد شائع کی گئی ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ وہ خبریں یہاں من وعن نقل کردی جائیں۔

اخبار مخبر عالم مرادآباد میں درج ذیل تفصیل شائع ہوئی قارئین ملاحظہ فرمائیں اور محظوظ ہوں۔:

”حضرت صدرالافاضل، فخرالاماثل، استاذالعلماء، شیخ المشائخ، زبدۃ العارفین، تاج المفسرین، امام المحدثین مولانا الحاج مولوی حافظ حکیم سید شاہ محمد نعیم الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس مبارک یکم صفرالمظفر بروز جمعہ ۱۳۶۸ھ مطابق ۳/دسمبر ۱۹۴۸ء کو عجیب و غریب شان و شوکت، تزک واحتشام کے ساتھ بڑے اچھے نرالے انداز پر منعقد ہوا۔

مرادآباد میں اپنی شان کا یہ پہلا عرس مبارک ہے۔

جامعہ نعیمیہ جو **حضرت قدس سرہ** کا قائم کردہ ایک بڑا عربی ادارہ ہے۔ اس کی عمارت عالی شان ہزارہا آدمیوں کے مجمع سے ہروقت بھری ہوئی نظر آتی تھی۔ عجب کیف تھا ہر شخص محو عقیدت تھا۔ ہر نعیمی مست و بے خود نظر آتا تھا۔

ملک کے دور دراز مقامات سے معتقدین مریدین متوسلین، تلامذہ علمائے کرام، مشائخ عظام کثیر تعداد میں تشریف لائے اور شریک جلسہ ہوئے۔ بعد فجر سے ۹/بجے تک حسب معمول قرآن خوانی ہوئی۔ ۹/بجے سے ۱۲/بجے تک علمائے کرام نے اپنی تقاریر سے علم و عرفان کی بارشیں کیں۔ جن سے حاضرین نے بڑا کیف حاصل کیا۔ بعد نماز جمعہ نعت شریف کا جلسہ شروع ہوا۔ اور عصر اور مغرب کے درمیان وقفہ کے بعد عشاء تک جاری رہا۔ اسی دوران میں شہر کے مختلف حصوں سے کثیر تعداد چادریں زیب مزار پرانوار کرنے کے لیے بڑی شان و شوکت سے بڑے بڑے مجمعے منقبتیں پڑھتے ہوئے آگے آگے صوفیائے کرام حلقہ ذکر کرتے ہوئے لائے۔ اس کے بعد **حضرت قدس سرہ** کے خلف اکبر مولانا مولوی حکیم سید ظفرالدین

صاحب حاضر مزار مبارک ہوئے۔ اور رسومات خرقہ پوشی انجام دی گئیں اور حسب مراتب اشخاص نے علی الترتیب نذریں گزاریں۔ خصوصاً قابل ذکر یہ ہیں:

صاحب سجادہ کے لیے صابری دربار سے صابری دستار بذریعہ عالی جاہ حضرت مولانا مولوی سید شاہ پیر محبوب علی صاحب قبلہ مدظلہ العالی قادری باغ آئی جو زیب سر مبارک صاحب سجادہ کی گئی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پروردگار عالم نے صاحب سجادہ کو قادری اور صابری رنگ میں رنگ دیا۔ ہمارے نزدیک یہ بہت بڑا انعام واعزاز ہے کہ صابری دستار سے فیض یاب کیا گیا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین صاحب سجادہ کو اپنے کرم سے نوازے اور اپنے والد مکرم اور اپنے شیخ کے قدم بقدم چلائے اور قوت وطاقت عنایت فرمائے آمین۔

خرقہ پوشی کے بعد جلسہ وعظ شروع ہوا اور علمائے کرام نے اپنے مواعظ حسنہ سے اہل جلسہ کو مستفیض فرمایا۔ ۱۲ بج کر ۲۵ منٹ پر قل ہوا پھر نعت ومنقبت خوانی ہوئی اور تقریباً ۲ / بجے جلسہ عرس پاک بخیر وخوبی ختم ہوا۔

واللہ الموفق وھوالمستعان۔ ممکن ہے کہ ہم کسی آئندہ اشاعت میں عرس پاک کی تفصیلات ہدیہ ناظرین کریں۔"

[اخبار مخبر عالم مراد آباد: ۸ / دسمبر ۱۹۴۸ء ص ۷]

مدیر اخبار دبدبہ سکندری جناب مولانا فضل حسن صابری رامپوری بھی عرس چہلم میں شریک ہوئے۔ اور آپ نے اپنے اخبار میں حضور صدر الافاضل کے عرس چہلم کی تفصیل اور تقریب میں صدر العلما کی رسم سجادگی وخرقہ پوشی اور آپ کے بارگاہ میں عقیدت مندوں کی طرف سے پیش کی گئی نذروں کی لطف آمیز عینی روداد شائع کی۔ ملاحظہ کریں:

حضرت صدر الافاضل کا عرس چہلم شریف

جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں یکم صفر المظفر مطابق ۳ / دسمبر ۱۹۴۸ء یوم شنبہ کو حضرت صدر الافاضل استاد العلماء جناب مولانا مولوی مفتی حکیم الحاج حافظ سید شاہ نعیم الدین صاحب قبلہ بانی جامعہ نعیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا عرس چہلم شریف عمل میں آیا۔ جس میں شرکت کی سعادت

حاصل کرنے فقیر مدیر دبدبہ سکندری بھی حاضر ہو گیا تھا۔ اور دہلی سے برادرم منشی صابر حسن صاحب صابری بھی رامپور آکر اور رامپور سے میرے سعادت مند داماد محمد خبیب شاہ صاحب میرے ساتھ اس تقریب سعید میں شرکت کے لیے ہم سفر ہوئے۔

ہم حاضر ہوئے تو قرآن خوانی کا پروگرام ختم ہو چکا تھا۔ معلوم ہوا کہ بحمدہ تعالی فریضہ فجر کے بعد ہی سے قرآن خوانی کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا جو ہدیہ روح مطہرہ کیا گیا۔ اس کے بعد حضرات علمائے کرام کے مواعظ حسنہ کا سلسلہ دوپہر کے بارہ بجے تک رہا۔ حضرات علمائے کرام نے نہایت بصیرت افروز تقریریں فرمائیں۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ ڈھائی بجے نماز جمعہ جامعہ نعیمیہ کی مسجد میں ہونے کے بعد پھر صحن جامعہ میں نعت خوانی شروع ہوئی۔

اور تھوڑا وقت نماز عصر ادا کرنے کے لیے دے کر پھر یہی سلسلہ جاری کر دیا گیا۔ ادھر نماز جمعہ کے بعد ہی سے یکے بعد دیگرے نعت و منقبت کے ساتھ غلاف ہائے مزار شریف کی آمد کا سلسلہ ایسا مسلسل قائم ہوا، کہ شب کے دس بجے تک مہلت نہ مل سکی۔ نو بجے شب کو بوجہ ناسازی مزاج حضرت جناب مولانا مولوی حکیم سید شاہ ظفر الدین احمد صاحب نعیمی سجادہ نشین آستانہ رحیمیہ خرقہ پوشی کی تقریب عمل میں آئی۔ بھائی اس وقت وابستگان سلسلہ عالیہ نعیمیہ نے جو مظاہرہ عقیدت کیا اس سے میرا دل نہایت مسرور ہوا۔ کیسی مؤدب، مہذب، مخلص جماعت ارباب علم و فضل ہے۔

مزار شریف کو نہایت خلوص سے آراستہ کیا گیا تھا۔ برقی روشنی روحانی روشنی پھر خلوص و عقیدت کی ان تنورات سے چہرے ہی نہیں قلوب جگمگا رہے تھے۔

حضرات مشائخ کرام اور علمائے کرام نے حضرت سجادہ نشین صاحب کے سر مبارک پر دستار باندھی۔ اعلیٰ حضرت مجدد ماتہ حاضرہ سرکار رضویہ بریلی شریف کا خرقہ مبارک پہنایا۔

فقیر صابری راقم الحروف کو روزہ منورہ سرکار صابریہ پیران کلیر شریف کی چادر مبارک یہ فرماتے ہوئے دی گئی کی حضرت شاہ اعجاز احمد صاحب صابری قدوسی سجادہ نشین آستانہ عالیہ صابریہ نے اس موقع کے لیے ارسال فرمائی ہے۔ آپ چوں کہ صابری ہیں اس لیے آپ ہی اس کو حضرت سجادہ نشین صاحب کے زیب گلو کر دیجیے۔ فقیر نے تعمیل کی۔ پھر منقبتیں اور

دعائیں نظمیں پڑھی گئیں، جن میں سے بعض ان صفحات میں شائع کی جائیں گی۔ جامعہ کے وسیع صحن میں جوفرش فروش اور شامیانوں سے آراستہ اور برقی اور گیس کی روشنی سے جگمگا رہا تھا۔ نماز عشاء کے بعد ہی حضرات علما کے مواعظ حسنہ شروع ہوگئے تھے۔ خرقہ پوشی کے بعد محترم مولانا قاری غلام محی الدین صاحب خطیب جامع مسجد ہلدوانی اور مکرم مولانا حامد حسن صاحب اشرفی سنبھلی اور سب سے آخر میں مصور معرفت مولانا شاہ محمد عارف اللہ صاحب قادری میرٹھی کی ایسی ایمان نواز تقریریں ہوئیں، جو دنوں تک قلوب سے محو نہ ہوں گی۔

ان سب حضرات علمائے کرام نے اپنے مواعظ حسنہ کے ساتھ ساتھ حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت عظمیٰ پر بھی اپنے تاثرات قلبی اور حضرت کی رحلت پر ملت کے اس نقصان عظیم کو بھی بتایا۔ جس کی تلافی محال نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ خصوصیت سے مصور معرفت مولانا میرٹھی صاحب کے تاثرات دلی نے اکثر آنکھوں کو اشک بار کردیا۔ بارہ بجے کے بعد حضرت مصور معرفت نے اور آپ کے ساتھ تمام حضار جلسہ نے مؤدب کھڑے ہوکر صلاۃ وسلام نذر بارگاہ رسالت کیا۔ اور آپ کی زبان اور خوش الحانی سے اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کے سلام ؎

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

سننے کا جو مجھے اشتیاق تھا وہ بھی پورا ہوا۔ تقریباً نصف گھنٹہ تھدیہ صلاۃ وسلام میں صرف ہوا۔ اس کے بعد قل شریف ہوا جس میں حفاظ وقرا نے حصہ لیا اور حاضرین کو نہایت ہی محظوظ کیا۔ نہایت نورانی جلسہ ہوا۔ جس کا دعاؤں پر تقریباً ۲ر بجے شب کے اختتام ہوا۔

حضرات علمائے کرام جو اس تقریب میں تشریف لائے ان میں سے بعض قابل ذکر حضرات یہ ہیں:

مولانا سید غلام جیلانی صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
مصور معرفت مولانا عارف اللہ شاہ صاحب قادری اشرفی میرٹھ
مولانا حافظ غلام محمد صاحب صابری مدیر پیغام عمل میرٹھ

مولانا محمد یونس صاحب بدایونی مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
مولانا تقدس علی خاں صاحب قادری رضوی مہتمم مدرسہ اہل سنت بریلی
مولانا حامد حسن صاحب اشرفی سنبھلی
مولانا محمد اجمل شاہ صاحب نعیمی بانی مدرسہ اجمل العلوم سنبھل
مولانا محمد حسین صاحب سنبھلی
مولانا مصطفی علی صاحب سنبھلی
مولانا محمد اصغر صاحب سنبھلی
مولانا حافظ قاری غلام محی الدین صاحب ہلدوانی
مولانا خلیل احمد صاحب امروہہ
مولانا قاضی محمد محبوب صاحب امروہہ
مولانا شاہ محمد سلیم اللہ صاحب شاہی امام مسجد عالمگیری بنارس
مولانا قاضی احسان الحق صاحب نعیمی بہرائچ شریف
مولانا الحاج حافظ قاری محمد نصرین الدین صاحب صدر مدرس مدرسہ عارفیہ چنامناپورنیہ
مولانا غلام محی الدین صاحب نعیمی پورنیہ
مولانا محمد عزیز الدین صاحب بھاگل پور
مولانا الحاج شاہ علی احمد صاحب اشرفی نعیمی دھوراجی کاٹھیاواڑ
مولانا حکیم امیر حسن صاحب نعیمی
مولانا اشفاق احمد صاحب نعیمی
مولانا حکیم آل حسن صاحب چاندپور
مولانا حافظ محمد مسعود صاحب اکہ
مولانا محمد سیف الحق صاحب عوض لال پور
مولانا وحید الرحمن صاحب بچھراؤں۔۔۔۔ وغیرہ وغیرہ

مہمانوں کے سلسلے میں تمام نظریں مولاناسید قطب الدین اشرف صاحب اشرفی کچھوچھوی اور صاحبزادہ سید اظہار اشرف صاحب فرزند اکبر حضرت سجادہ نشین صاحب کچھوچھا شریف پر پڑتی تھیں جن کے نورانی چہروں سے آثار شرافت خاندانی ونسبی ہویدا تھے۔ میں بھی ان دونوں بزرگ زادوں کی دید سے نہایت مسرور ہوا۔ مہمانوں سے جامعہ کے تمام کمرے بھرے ہوئے تھے۔ مہمان نوازی کے لیے حضرت صدرالافاضل قبلہ علیہ الرحمۃ کے منجھلے فرزند جناب مولانا اختصاص الدین احمد صاحب نعیمی اور مولانا اجمل شاہ صاحب نعیمی بہرائچ شریف کی پسندیدہ خدمات اوران سب کی معاونت خصوصی کے لیے حضرت تاج العلماء جناب مولانا الحاج مفتی محمد عمر صاحب نعیمی شیخ جامعہ کے مشورے اس قدر مفید ثابت ہوئے کہ تقریب مقدسہ چہلم شریف نہایت خیروخوبی اور کامیابی سے انجام پذیر ہوئی۔

فقیر صابری کی دعاہے کہ مولیٰ عزوجل اس مقدس جماعت نعیمیہ کو نظر بد سے محفوظ رکھے اور حضرت قبلہ صدرالافاضل قدس سرہ کا علمی فیض تاابد جاری رہے۔ اور روحانی فیض سے تشنگان طریقت ہمیشہ سیراب ہوتے رہیں اور خاندان والادودمان نعیمیہ سدا بہار رہے۔ ع

ایں دعا ازمن واز جملہ جہاں آمین باد

[اخبار دبدبہ سکندری: ۸/ماہ صفر ۱۳۶۸ھ - ۱۰/دسمبر ۱۹۴۸ء ص ۲]

والد ماجد کے پہلے عرس میں بھی آپ کا حسن اہتمام لائق تعریف اور قابل ستائش رہا جس کا ذکر مدیر اخبار دبدبہ سکندری نے ان الفاظ میں فرمایا:

”حضرت صدرالافاضل فخرالاماثل استادالعلما مولانا مولوی حکیم الحاج سید شاہ محمد نعیم الدین صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا پہلا عرس شریف مرادآباد میں حضرت کے روضہ منورہ (جامعہ نعیمیہ) میں تین روز ۱۶/ذی الحجۃ المبارکہ سے ۱۸/ذی الحجہ تک اپنے نظام الاوقات کے مطابق حضرت کے فاضل ولائق سجادہ نشین محترم جناب مولانا مولوی حکیم سید شاہ ظفر الدین احمد صاحب نعیمی دامت برکاتھم کے اہتمام سے منعقد ہوکر ختم ہوا۔.........

ہم اپنے محترم سجادہ نشین صاحب قبلہ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ حضرت کے حسن اہتمام سے پہلا عرس شریف حسب خواہ کامیاب ہوا۔ اور دعا کرتے ہیں اپنے محترم تاج

العلماء جناب مولانا الحاج مفتی محمد عمر صاحب قبلہ نعیمی محدث و مہتمم جامعہ نعیمیہ مدظلہ اور حضرت مولانا مولوی مفتی قاضی محمد احسان الحق صاحب نعیمی مدظلہ کے لیے کہ ان حضرات کی والہانہ خدمتیں عرس شریف کو کامیاب بنانے میں حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ کے ساتھ ساتھ رہیں۔ ان ذوات قدسیہ کا خلوص اور مساعی جمیلہ عقیدت و محبت کی بولتی تصویریں ہیں۔ پروردگار عالم ان حضرات سے جامعہ اور نعیمی مشن کو تادیر سرفراز رکھے۔"

[اخبار دبدبہ سکندری: ۲۲/ اکتوبر ۱۹۴۹ء ص ۵]

اولاد امجاد:۔

آپ کے دو نکاح ہوئے۔ جن میں پہلی بیوی سے آپ کے دو بیٹے

① حضرت صوفی ملت حضرت سید شاہ توثیق الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ (مجذوب)

آپ صدر العلما کے سب سے بڑے صاحب زادے ہیں۔ آپ کی ولادت **۱۳۵۰**ھ میں ہوئی۔ اسی موقع پر حضرت مولانا سید سجاد حسین شیش گڑھی علیہ الرحمۃ نے جو صدر الافاضل کے قریب ترین کرم فرماؤں میں سے ایک تھے، درج ذیل تاریخی قطعات تحریر فرمائے۔ ملاحظہ کریں اور محظوظ ہوں:

حاصل بفضل حق ہے ظفر دین کو سدا
رنج والم سے شق دل اعدا ہیں سر بسر
روشن ہوا ہے آج مکان نعیم دین
بیٹا دیا ہے چاند سا خالق نے ہے خبر
سجاد مجھ کو سال ولادت کی فکر تھی
ہاتف نے دی ندا لکھو **لعل ابو الظفر**
۱۳۵۰ھ

دیگر

ظفر الدین کو مبارک ہو
یہی چرچا ہے ہر جگہ گھر گھر

کیوں کہ حق نے دیا ہے اک فرزند
ماہ پیکر حسین خوش منظر
ہے اگر فکر سال پیدائش
لکھ دو سجاؔد **مطلع اختر**
۱۳۵۰ھ

[یہ تاریخی قطعات فقیر کو سید سجاد حسین شیش گڑھی علیہ الرحمۃ کی خانقاہ میں ایک کرم خوردہ کاغذ کی شکل میں دستیاب ہوئے]

(۲) حضور صدر العلماء فدائے ملت حضرت علامہ مولانا حکیم سید مظفر الدین نعیمی علیہ الرحمۃ،

آپ صدر العلما کے دوسرے نمبر کے صاحب زادے ہیں۔ ۱۳/ذی الحجہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۲/دسمبر ۱۹۴۲ء بروز منگل، مرادآباد محلہ چوکی حسن خاں میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ جدامجد حضور صدر الافاضل نے آپ کا اسم گرامی ''مظفر الدین'' تجویز فرمایا۔ حسب دستور وقت مقررہ پر رسم بسملہ ادا کی گئی۔

زبان میں لکنت اور صدر الافاضل کے پان کی برکت

بچپن میں آپ کی زبان میں لکنت تھی۔ بولتے تھے مگر صاف نہیں بول پاتے تھے۔ صدر الافاضل نے آپ کو اپنے منہ سے پان نکال کر کھلا دیا پان کے پس خوردہ کی یہ برکت ہوئی کہ اسی دن سے زبان کی لکنت دور ہوگئی اور زبان خوب صاف ہوگئی۔ یہ واقعہ خود آپ کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے آپ خود فرماتے ہیں:

''جب میں چھوٹا تھا تو میری زبان میں لکنت تھی۔ ایک بار جب میں کچھ بولنا چاہ رہا تھا تو ہکلا کر بول رہا تھا، تو داداجان سرکار صدر الافاضل علیہ الرحمۃ نے مجھے اپنے پاس بلایا اس وقت آپ پان کھا رہے تھے۔ اپنے منہ سے پان نکال کر میرے منہ میں ڈال دیا۔ پھر کیا تھا۔ اس دن سے میری لکنت دور ہوگئی اور میں صاف صاف بولنے لگا'' آپ نے مزید فرمایا کہ: ''میرے والد گرامی حضرت علامہ سید ظفر الدین علیہ الرحمہ نے مجھے اس واقعہ کی خبر دی۔''

[حیات حضور فدائے ملت: ص ۱۳]

جامعہ نعیمیہ وغیرہ مدارس میں تحصیل علم وفراغت

جامعہ نعیمیہ کے داخلہ رجسٹر کے مطابق آپ ۲۵/ جنوری ۱۹۴۹ء کو سات سال کی عمر میں قاعدہ بغدادی پڑھنے کے لیے جامعہ میں داخل ہوئے۔ آپ کا داخلہ نمبر ۱۵۲۷۔ درج ہے۔ ۲۸/ جنوری ۱۹۵۳ء کو جامعہ نعیمیہ سے کسی دوسرے مدرسے میں غالباً جامعہ کی کسی شاخ میں داخل کیے گئے۔ اور پھر ۱۱/ اپریل ۱۹۵۳ء کو جامعہ نعیمیہ میں حفظ قرآن کے لیے دوبارہ داخلہ لیا۔ داخلہ نمبر ۱۸۳۵۔ لکھا ہوا ہے۔ چند ماہ بعد مدرسہ فلاح دارین میں داخل ہوئے اور وہیں حفظ مکمل کیا۔ آپ نے حفظ کی تکمیل کب فرمائی اور جامعہ نعیمیہ میں آپ کی دستار فضیلت کس سن میں ہوئی اس کی تفصیل دستیاب نہیں ہوئی۔ آپ نے مسلم یونیورسٹی سے انٹرمیڈیٹ کا کورس کیا اور فن طب لکھنؤ میں سیکھا۔

صدر الافاضل سے شرف بیعت

بچپن ہی میں آپ اپنے جد امجد سے مرید ہوئے۔ اور آپ کی آغوش محبت میں خوب تربیت پائی۔ خلافت اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ والد گرامی کے وصال کے بعد خانقاہ نعیمیہ کے سجادہ نشین قرار پائے۔

خدمات

آپ نے اپنے جد امجد کے نقوش قدم پر چلتے ہوئے خوب تبلیغی خدمات انجام دیں۔ مذہبی وملی سیاسی وسماجی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ بنگال کے علاقے میں کئی دینی مدارس قائم کیے۔

وصال

۳/ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ ۴/ اکتوبر ۲۰۰۰ء میں آپ کا وصال ہوا۔ اسلام پور، دبراجپور، بیر بھوم بنگال جہاں آپ اپنے والد ماجد کے حکم سے تبلیغی سرگرمیوں کے سبب مقیم ہو گئے تھے۔ وہیں تدفین عمل میں آئی۔

باقیات

آپ کے یہاں چھ بیٹے اور چار بیٹیاں ہوئیں۔ صاحبزادگان گرامی کے نام یہ ہیں:

(۱) مولانا سید عظیم الدین نعیمی عرف محمد میاں۔ آپ خانقاہ نعیمیہ آسنسول بنگال، کے موجودہ سجادہ نشین ہیں۔
(۲) مولانا سید نظام الدین نعیمی عرف نجم میاں۔ نائب سجادہ نشین۔
(۳) سید فہیم الدین احمد نعیمی
(۴) مفتی سید بختیار الدین احمد نعیمی عرف شبلی میاں فاضل جامعہ نعیمیہ مرادآباد۔
(۵) سید شہاب الدین احمد نعیمی
(۶) سید فرحت الدین احمد نعیمی عرف سعد میاں

صدر العلما کی تین صاحبزادیاں ہوئیں۔

صدر العلما کی دوسری بیوی سے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہوئیں۔

صاحب زادوں کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

(۱) حضرت سید ظفر اقبال صاحب نعیمی،
جو اس وقت اپنی عمر کی سات دہائیاں مکمل کر چکے ہیں۔ اور اپنے اہل خانہ کے درمیان رہ کر تجارت میں مصروف ہیں۔
(۲) حضرت الحاج سید رئیس الدین صاحب نعیمی،
ان کی عمر لگ بھگ پیسنٹھ ہے۔ نعیمی ایکسپورٹ کے مالک ہیں، شہر میں خاصا اثر و رسوخ رکھتے ہیں، سیاست سے خوب دل چسپی ہے۔
(۳) حضرت سید شکیل الدین صاحب نعیمی، عمر تقریباً پچپن سال ہے۔ تجارت کرتے ہیں۔
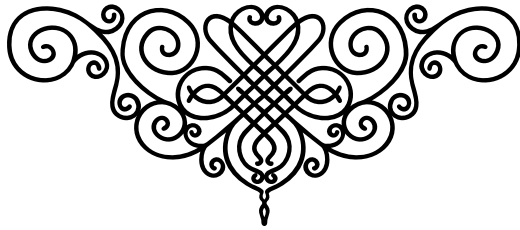
مکتوبات

مکتوب نگاری کی اپنی الگ تاریخ رہی ہے۔ دور حاضر میں چوں کہ موبائل وانٹرنیٹ سے پیغام رسانی کی سہولت اس قدر عام ہے کہ خط لکھنے کے بارے میں کوئی سوچتا بھی نہیں ہے۔ لیکن ماضی میں چوں کہ پیغام رسانی و خبر گیری کا یہ سب سے بہتر، محفوظ اور آسان ترین ذریعہ تھا۔ اس لیے عام طور پر لوگ خطوط کے ذریعے ایک دوسرے کی خبر گیری و مزاج پرسی کر لیا کرتے تھے اور اسی سے بہت سارے معاملات حل کر لیے جاتے تھے۔

یقیناً صدر العلما نے بھی بہت سے خطوط لکھے ہوں گے اور بہت سے انہیں موصول ہوئے ہوں گے۔ ایک تو اس لیے کہ اس وقت ہر عام و خاص خط و کتابت کا شوق رکھتا تھا۔ اور دوسرا اس لیے بھی کہ آپ ایک قابل قدر ذات گرامی کے شہزادے، خود مستند عالم دین، مشہور حکیم، بڑے ادارے کے ذمے دار، معتبر خانقاہ کے سجادہ نشین، مشہور مطبع و مکتبہ کے متولی تھے۔ لیکن افسوس کہ ہمیں آپ کے خطوط و مکتوبات کا تھوڑا حصہ ہاتھ لگا۔ باقی ضائع ہو چکا یا کہیں کسی کے پاس محفوظ ہے جس تک ہماری پہنچ نہیں۔

ہمیں آپ کے چند دستی خطوط شہزادہ ملک العلما حضرت جناب مختار الدین آرزو مرحوم نے عطا فرمائے۔ کچھ خطوط حضرت مولانا محمد یامین نعیمی سنبھلی سابق مہتمم جامعہ نعیمیہ مرادآباد، علیہ الرحمۃ نے اور چند خطوط نبیرہ حضور صدر الافاضل حضرت علامہ نظام الدین نجم میاں زید مجدہ نے عنایت کیے۔ ہم یہاں وہ تمام خطوط بالترتیب نقل کیے دیتے ہیں تاکہ باذوق قارئین خطوط کے مشمولات و مندرجات سے محظوظ ہوتے ہوئے اپنے ذوق کے مطابق درس و نصیحت اخذ کر سکیں۔

موصولہ خطوط جو ہمیں دستیاب ہوئے صرف تین (۳) ہیں۔ اور تینوں خطوط آپ کے والد ماجد حضور صدر الافاضل نے آپ کے نام تحریر فرمائے ہیں۔ پہلے ہم یہی موصولہ خطوط نقل کیے دیتے ہیں اس کے بعد مرسلہ خطوط پیش کریں گے۔

صدر العلما کے نام والد ماجد حضور صدر الافاضل کے گرامی نامے

حضور صدر الافاضل نے آپ کو درج ذیل تین خط تحریر فرمائے۔

پہلا خط دھوراجی گجرات سے لکھا گیا ہے۔خط میں والد ماجد نے اپنی خیریت بتاتے ہوئے آپ کی خیریت ملنے پر اظہار اطمینان فرمایا ہے۔دھوراجی میں مدت قیام زیادہ ہونے کی بات اور جامعہ نعیمیہ واپس پہنچنے کی اطلاع تحریر ہے۔نیز جامعہ نعیمیہ کے مطبع کے معاملات کا ذکر اور صدر العلما کے املا کی تصحیح کرتے ہوئے مفتی محمد عمر نعیمی علیہ الرحمہ سے املا چیک کرانے کا حکم دیا گیا ہے۔آخر میں اعزہ واحباب کو سلام دعا پیش ہے۔

دوسرا خط بھی غالباً دھوراجی سے لکھا گیا ہے۔خط میں صدر العلما کے خطوط کی وصول یابی کی اطلاع، والدہ کی خدمت اور بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک کی ترغیب، شہر اپلیٹہ جانے کا ذکر، رمضان المبارک کے چاند کی عدم رویت اور رمضان المبارک میں گھر واپسی کی اطلاع تحریر ہے۔

تیسرا خط جنوبی پنجاب کے شہر بھاولپور جاتے ہوئے ٹرین میں لکھا گیا ہے۔خط میں صدر الافاضل نے اپنی خیریت بتاتے ہوئے ایک بیمار عزیز کے خط کا ذکر کیا ہے اور صدر العلما کے پاس ان کے پہنچنے پر مناسب علاج کرنے کا حکم دیا ہے۔بھاولپور دو دن قیام کے بعد مرادآباد پہنچنے کی اطلاع دی ہے۔آخر میں حسب مراتب سلام ودعا تحریر ہے۔

گرامی نامہ①

نور نظر سلمہ دعوات وافرہ!

بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت ہوں۔تمہاری خیریت معلوم ہو کر اطمینان ہوا۔یہاں پر میرا قیام طویل ہوا۔اور ۱۳؍ رمضان مدرسے میں آسکوں گا۔اللہ بخش کو دعا کہنا۔اور رمضان شریف تک چولھا تیار کرا لیں۔اور برخوردار اختصاص الدین سلمہ باورجی کا انتظام کرلیں، یا کھانا پکانے والی عورت کو تجویز کرلیں۔چاول بھی تلاش کرلیں۔میرے پیچھے تم کوئی تکلیف نہ اٹھانا۔املا مولوی محمد عمر صاحب کو دکھا لیا کرو۔اتباع ط سے لکھا تھا۔اختصاص ظہیر حنفی توفیق مظفر کو دعا پیار۔تلمینہ صالحہ کو دعا۔آفتاب اور اس کی بہن کو پیار۔حاجی حشمت اور حاجی حمید رضا خاں صاحب

سے سلام کہہ دینا۔ تمام احباب کو سلام۔ یہاں بھی دوشنبہ کو ۱۳ر شعبان ہے۔ مولوی محمد عمر صاحب اور ان کے بچوں کو دعا۔ مولوی یونس سلمہ اور مولوی مصطفی.... کو سلام۔

محمد نعیم الدین عفی عنہ۔ از دھوراجی

گرامی نامہ ④

نور نظر سلمہ! دعوات وافرہ!

تمہارے خطوط برابر مل رہے ہیں، اس سے قلب کو تسکین ہوتی ہے، خداوندعالم تمہیں شاد بامراد رکھے۔ بھائیوں کے ساتھ بہت محبت کا برتاو رکھنا۔ اور اپنی والدہ صاحبہ کی دل جوئی کرتے رہنا۔ غالباً میرا آنا رمضان مبارک میں ہو۔ بچوں کو دعا پیار۔ یہاں ۲۹ر کو رویت نہیں تھی۔ برابر اَبر رہتا ہے۔ اپلیٹہ میں سیلاب دو گھنٹہ رُکا تھا۔ اس میں بڑی تباہی ہوئی۔ اب سیلاب کا کچھ اَثر نہیں ہے۔ میں ایک روز کے لیے اپلیٹہ گیا تھا۔ والدعاء۔

محمد نعیم الدین عفی عنہ

۲۲ر اگست ۱۹۴۳ء روز یک شنبہ

گرامی نامہ ③

نور نظر سلمہ! دعواتِ وافرہ!

میں ریل میں ہوں، بہاول پور جارہا ہوں۔ آرام سے ہوں، طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ بالکل اچھی ہے۔ اطمینان رکھو۔ ایک خط بمبئی سے کالیکر صاحب کے بھتیجے کا آیا ہے، شاید ان کے بھائی مرادآباد آئیں، آرام سے رکھنا خاطر کرنا، جو علاج مناسب معلوم ہو تجویز کردینا، میں پھر دو روز بہاول پور قیام کرکے بعونہٖ تعالیٰ آتا ہوں۔ برخوردار حکیم سید یعقوب علی سلمہ، حافظ...... سلمہ، مولوی اختصاص الدین احمد سلمہ، ظہیر میاں، ظفر میاں، توفیق میاں، مظفر میاں، صالحہ آفتاب شمیم اور ان کی بہنوں اور دونوں دلہنوں کو دعا۔ حاجی صاحبان اور تمام احباب کو سلام۔ والدعا۔

محمد نعیم الدین عفی عنہ

نور نظر لخت جگر مولوی حکیم ظفر الدین احمد سلمہ مطالعہ کریں۔ محلہ چوکی حسن خاں مرادآباد۔

علماواحباب کے نام صدر العلما کے مکتوبات

آپ کے مرسلہ خطوط کی تعداد پچیس (۲۵) ہے۔جن کی تفصیل یہ ہے:

ملک العلماعلامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ کے نام آپ کے ۵ ؍ خطوط ہیں۔

مفتی نور اللہ نعیمی بصیر پوری علیہ الرحمۃ کے نام ایک خط ہے۔

حضور فدائے ملت علامہ سید مظفر الدین نعیمی علیہ الرحمۃ کے نام آپ کے تحریر کردہ چار خطوط دستیاب ہوئے۔ ملا عبد الخالق صاحب کے نام چھ خطوط، مولانا عثمان میاں کے نام ایک خط، مولانا حفظ الرحمٰن صاحب اسلام پور، کے نام ایک خط، بابو ناظر میاں صاحب کے نام ایک خط، بابو آزاد صاحب کے نام ایک خط، بابو علی حسن صاحب کے نام ایک خط، بابو محمد اصغر صاحب کے نام ایک خط، بابو علاء الدین صاحب کے نام ایک خط، بابو محمد نواب حسین صاحب کے نام ایک خط اور پٹنہ کے کسی عالم دین کے نام ایک خط ہے۔

مکتوبات بنام ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ:

تعارف:۔

۹ ؍ محرم الحرام ۱۳۰۴ھ مطابق ۱۸ ؍ اکتوبر ۱۸۸۰ء بروز جمعہ موضع میجر ڈاکخانہ بین تھانہ سیلا وسب ڈویزن بہار ضلع پٹنہ صوبہ بہار میں پیدائش ہوئی۔ "عبد الحکیم" نام تجویز کیا گیا۔ والد گرامی نے ظفیر الدین" نام رکھا لیکن اعلیٰ حضرت نے بحذف (ی) ظفر الدین "کر دیا، اسی سے آپ کو شہرت ملی۔ تاریخی نام مختار احمد ہوا۔

۱۴ جمادی الاولی ۱۳۰۷ھ ۴ برس ۴ مہینہ چار دن کی عمر میں والد گرامی سے تعلیم کا آغاز کیا۔ کلام پاک والد گرامی کے علاوہ حافظ مخدوم اشرف میجروی سے بھی پڑھا۔ متوسطات تک مدرسہ غوثیہ حنفیہ موضع بین پٹنہ میں تعلیم حاصل کی۔ مدرسہ حنفیہ پٹنہ میں حضرت محدث سورتی سے مسند حدیث شریف وغیرہ کی چند اہم کتابیں پڑھیں۔ کانپور پیلی بھیت وغیرہ کئی اور مدارس میں داخل ہو کر کسب علم فرمایا۔ بعدہ بریلی شریف حضور اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں حاضر

ہوئے۔ بخاری شریف اور توقیت وغیرہ علوم کی اہم کتابیں اور فتوی نویسی کی مشق حضور اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں رہ کر مکمل کی، اور بھی کئی علمی شخصیات سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

۸/ رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ کو پہلا فتوی تحریر فرمایا۔ اور اسی سال حضور اعلیٰ حضرت سے شرف ارادت حاصل ہوا۔ ۱۳۲۳ھ سے تصنیفی کام کا آغاز کیا۔ ۱۳۲۵ھ کو دستار فضیلت وسند افتا سے نوازے گئے، اسی سال حضور اعلیٰ حضرت نے اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا اور فاضل بہار کا لقب عطا فرمایا۔ اسی سال مدرسہ منظر اسلام بریلی شریف میں تدریس اور فتوی نویسی کی خدمت پر مامور ہوے، اور بھی دیگر مشہور مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں۔

وہابیہ دیابنہ کے خلاف مناظرانہ سرگرمیوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ مذہب وملت کا بہت درد دل میں تھا، اسی سبب بہت سی مذہبی، ملی، سیاسی اور سماجی تحریکات میں خاص کر شریک رہے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بہت سے نامور تلامذہ چھوڑے۔ ۱۰۰ کے قریب کتابیں آپ نے یادگار چھوڑیں جن میں سے حیات اعلیٰ حضرت اور صحیح البہاری کو بہت ہی شہرت حاصل ہوئی۔ ۱۹/ جمادی الاخری ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۸/ نومبر ۱۹۶۲ء شب دوشنبہ وصال ہوا۔ محلہ شاہ گنج پٹنہ میں مدفون ہوئے۔

مکتوب ①

حضرت محترم ذوالمجد والکرم ادام اللہ تعالیٰ مجدکم وظلکم وفیوضکم وبرکاتکم!

سلام نیاز بکمال ادب معروض، خیریت مزاج وہاج بدرگاہ قاضی الحاجات نیک مستدعی۔

گرامی نامہ نے شرف صدور فرماکر معزز فرمایا۔ کلمات طیبات نے مردہ قلوب کی مسیحائی فرمائی اور آئندہ بھی جناب کے عنایات والطاف سے بے شمار امیدیں وابستہ ہیں۔ حضرت قدس سرہ کے عرس چہلم پاک ۳/ دسمبر ۴۸ء مطابق یکم صفر المظفر بروز جمعہ مقرر ہے۔

حضرت علیہ الرحمۃ کا مزار مبارک جامعہ نعیمیہ کی مسجد کے بائیں جانب جنوب میں عین حضرت علیہ الرحمۃ کی نشست گاہ کے سامنے بنایا ہے۔ برادر معظم تاج العلما مولانا الحاج مولوی محمد عمر صاحب نعیمی اور برادر مکرم جناب مولانا مولوی قاضی محمد احسان الحق صاحب نعیمی

وبرادرم مولوی اختصاص الدین احمد صاحب سلمہ سلام عرض کرتے ہیں۔

والسلام مع الاکرام۔

ظفر الدین احمد نعیمی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ نعیمیہ مرادآباد۔ ۱۳/ نومبر ۴۸ء

خلاصہ خط:۔

ملک العلما کے گرامی نامے کی وصول یابی پر اظہار خوشی اور والد ماجد حضور صدر الافاضل قدس سرہ کے عرس چہلم کی تقریب میں شرکت کی دعوت پیش کی گئی ہے۔ نیز اساتذہ کی طرف سے سلام محبت پیش کیا گیا ہے۔

مکتوب ۲

مخدوم مطاع واجب الاتباع حضرت ملک العلماء صاحب قبلہ دامت برکاتہم!

خیریت مزاج وہاج بدرگاہ رب العزت عزوعلا تبارک وتعالیٰ، نیک متدعی کرامت نامہ نے شرف صدور فرماکر معزز فرمایا۔ کلمات طیبات نے جس طرح حوصلہ افزائی فرمائی اور جس عنایت وکرم کا اظہار فرمایا اس سے بڑی تسکین خاطر ہوئی۔

عزوعلا تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ التحیۃ والصلاۃ کے تصدق پاک میں ذات گرامی کو ہم نیاز کیشوں کے سروں پر مدت مدید تک سایہ فگن رکھے۔ آمین۔

اور اپنے دین پاک کی حمایت وخدمات کے لیے تادیر قائم ودائم رکھے۔

آمین بجاہ سید المرسلین۔

یہ بڑا افسوس رہے گا کہ جناب والا حضرت ابی ومرشدی قبلہ قدس سرہ کے عرس پاک میں شرکت نہ فرماسکیں گے۔ ابھی ابھی بھاگلپور سے ایک کثیر السوال فتوی مع جناب کے گرامی نامہ کے موصول ہوا۔ ان شاء اللہ الکریم تعمیل کی جائے گی۔

برادر گرامی محترم تاج العلماء حضرت مولانا مولوی محمد عمر صاحب زید مجدہ وقاضی مولوی محمد احسان الحق صاحب مفتی بہرائچ سلام عرض کررہے ہیں۔ وجملہ مدرسین وطلبا ے

جامعہ نعیمیہ مؤدبانہ سلام نیاز معروض کرتے ہیں۔ والسلام مع الاکرام۔

نیاز آگیں: فقیر سید ظفرالدین احمد نعیمی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ نعیمیہ شیش محل بازار دیوان مراد آباد

۲۴ر نومبر ۴۸ء

خلاصہ خط:۔

عرس چہلم میں ملک العلما کی عدم شرکت پر اظہار افسوس کیا گیا ہے ساتھ ہی ملک العلما کی طرف سے خط کے ساتھ ایک کثیر السوال استفتا موصول ہونے اور جلد ہی اس کا جواب لکھے جانے کی بات کی گئی ہے۔ نیز اساتذہ جامعہ نعیمیہ کی طرف سے سلام نیاز مندانہ پیش کیا گیا ہے۔

مکتوب⑭

۷۸۶

مخدومی و مطاعی کنزی و نعمائی سیدی و سندی حضرت عم مکرم ذوالمجد والکرم ادام اللہ تعالیٰ ظللکم وفیوضکم وبرکاتکم العالیہ! السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔

خیریت مزاج وہاج بدرگاہ رب العزت عزوجل تبارک وتعالیٰ جل مجدہ نیک مستدعی۔

جامعہ نعیمیہ کے سالانہ اجلاس کی تاریخ یہ ہے۔ ۸،۹،۱۰ر شعبان المعظم ۶۸ھ مطابق ۶،۷،۸ر جون ۴۹ء حضور والا کا پہلی ہی تاریخ سے تشریف رکھنا ضروری ہے۔

حضرت محدث صاحب قبلہ دامت برکاتہم کے یہاں ۲۴ر مئی ۴۹ء کو شادی ہے فقیر بھی حاضری کا ارادہ رکھتا ہے، حضرت محدث صاحب قبلہ نے بھی تحریر فرمایا ہے کہ آں جناب کی خدمت والا درجت میں یہ گزارش نامہ پیش کردوں۔ امید کہ حضور والا قبول فرماکر معزز فرمائیں گے۔ والسلام مع الاکرام۔

چوکی حسن خاں مراد آباد۔ ۱۷ر مئی ۴۹ء

خلاصہ خط:۔

ملک العلما کو جامعہ نعیمیہ کے سالانہ اجلاس کی دعوت پیش کی گئی ہے۔ساتھ ہی حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ کے یہاں کسی کی شادی میں شرکت کا ذکر اور محدث اعظم کی طرف سے ملک العلما کو بھی شادی میں شرکت کی درخواست پیش کیے جانے کی بات کہی گئی ہے۔

مکتوب④

حضور پر نور عم معظم ذوالمجد والکرم دامت برکاتکم العالیہ!

سلام نیاز بکمال ادب معروض۔

خیریت مزاج وہاج بدرگاہ رب العزت تبارک وتعالیٰ جل مجدہ نیک مستدعی۔عرس پاک نعیمی ۱۶ الغایتہ ۱۸/ذی الحجۃ ۷۰ھ بروز چہار شنبہ پنج شنبہ جمعہ حسب دستور سابق ہوگا۔نہایت ادب سے ملتجی ہوں کہ حضرت سراپا برکت اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفرازی بخشیں گے۔اور اہل مرادآباد کو اپنے فیوض وبرکات سے متمتّع فرمائیں گے ۔حاضرین بزم اقدس سلام علیک معروض۔

والسلام مع الاکرام

نیاز کیش:فقیر سید ظفرالدین احمد نعیمی

چوکی حسن خاں مرادآباد۔۱۲/ستمبر ۵۱ء

خلاصہ خط:۔

اس خط میں صدر العلما نے ملک العلما کو والد ماجد حضور صدر الافاضل قدس سرہ کے تیسرے عرس پاک میں شرکت کی دعوت پیش کی ہے۔

مکتوب ۵

حضرت عم معظم ذوالمجد والکرم دامت برکاتہم!

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ۔

خیر وعافیت بدرگاہ بیکس پناہ نیک مطلوب!

خداوند قدوس اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدق پاک میں سایہ گرامی کو تمام اہل سنت پر قائم دائم رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

کافی عرصہ سے خیریت مزاج اقدس نہیں دریافت ہوئے۔ امید کہ دو کلمہ خیریت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔ نیز گزارش ہے کہ حضرت استاذی مولانا وصی احمد قبلہ سہسرامی جو عرصہ تک مرادآباد رونق افروز رہے ہیں اور میری دلی خواہش بھی یہی تھی، لیکن مرادآباد کے حالات ابھی ناساز گار ہیں اور معلوم ہوا ہے کہ سہسرام کا مدرسہ بوجہ او قاف کی بدانتظامی نہایت خراب حالت میں ہے اس لیے حضرت وہاں سے کسی دوسری جگہ تشریف لے جائیں گے چوں کہ حضرت نے کٹیہار میں بہت محنت فرمائی ہے اور وہ ادارہ صرف جناب ہی کی بدولت قائم ایک طرح حضرت اس کے بانی ہیں، اس لیے ایک پرانے بہتر مدرس اور پھر اخلاق نہایت وسیع اور ہر طرح اپنے قید کے جب تک قیام رہے گا، حضرت کو حضرت مولانا صاحب سے بڑی تقویت رہے گی۔

اگر سال آئندہ میں حضرت مناسب خیال فرمائیں اور مولانا صاحب جگہ بدل سکیں تو اطلاع فرمائی جائے اور تنخواہ وغیرہ کا مسئلہ بھی حل فرمادیں میں ہر حیثیت سے مولانا صاحب کو بہتر جانتا ہوں۔ اور جناب کے مصالح جو اجازت دیں ویسا جواب تحریر فرمائیں اعز الاخوان مولوی مطیع الرحمن صاحب سلمہ کو دعوات وافرہ۔ حاضرین بزم مبارکہ کی خدمت میں سلام علیک معروض۔ والسلام مع الاکرام

نیاز آگیں: فقیر سید ظفر الدین احمد

چوکی حسن خاں مرادآباد۔ ۴/ اپریل ۵۵ء۔

خلاصہ خط:۔

مذکورہ بالا خط میں صدر العلما نے ملک العلما کی مزاج پرسی کرتے ہوئے محدث سہسرامی علامہ وصی احمد علیہ الرحمۃ کے لیے کٹیہار کے کسی ادارے میں ملازمت کے سلسلے میں تعاون کی درخواست پیش کی ہے۔

مکتوب گرامی بنام فقیہ اعظم پاکستان مفتی نور اللہ نعیمی:۔

تعارف:۔

آپ کی پیدائش ۱۶؍ رجب ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۰؍ جون ۱۹۱۴ء کو موضع سوجیکی ضلع اوکاڑہ میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی مولانا ابوالنور محمد صدیق چشتی اور جد امجد حضرت مولانا احمد دین صاحب سے حاصل کی۔ بعدہ حضرت مولانا فتح محمد جیبوی محدث بہاول نگری اور دیگر اساتذہ سے علوم عقلیہ ونقلیہ کی تحصیل کی۔ ۱۹۳۳ء میں دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں داخلہ لیا اور شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد دیدار علی شاہ الوری اور ان کے چھوٹے صاحب زادے ابوالبرکات سید احمد قادری سے دورہ حدیث پڑھا۔ ۲۳ ؍ نومبر ۱۹۳۳ء /۶؍ شعبان ۱۳۵۲ھ کو دستار فضیلت وسند سے نوازے گئے۔ مختلف علوم وفنون پر مہارت حاصل تھی۔ ۱۹۴۰ء میں حزب الاحناف کے جلسوں میں صدر الافاضل علیہ الرحمۃ سے شرف ملاقات حاصل ہوا، اور ذات والا اوصاف سے متاثر ہو کر مفتی اعظم ابوالبرکات کے مشورے سے حضور صدر الافاضل سے بیعت ہوئے، اور حضرت سے سلاسل حدیث کی اسناد اور مختلف اوراد و وظائف وغیرہ کی اجازت حاصل کی۔ علاوہ ازیں اپنے استاد گرامی مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب الوری سے بھی سلاسل طریقت اور اسناد حدیث وغیرہ کی اجازت حاصل ہوئی۔

فراغت کے بعد آپ نے متعدّد مدارس میں تدریس کی خدمت انجام دی۔ ۱۳۵۷ھ ۱۹۳۸ء میں دیپال پور تحصیل کے ایک قصبہ فرید پور میں دارالعلوم حنفیہ فریدیہ کے نام سے مدرسہ کی بنیاد ڈالی۔ اور وہیں درس نظامی کی تدریس کی خدمت انجام دینے لگے۔ آپ کی علمی شہرت عام ہوئی، اور تشنگان علوم نبویہ کی تعداد میں اضافہ ہوتا دکھائی دیا تو آپ نے محسوس کیا کہ

اس کے لیے ایک بڑا مدرسہ ہونا چاہیے، لہذا آپ نے ۱۳۶۴ھ ۱۹۴۵ء میں بصیر پور میں مدرسہ قائم کیا۔ بہت سے نام ور تلامذہ چھوڑے اور مشہور زمانہ فتاوی نوریہ کے علاوہ کئی گراں مایہ کتب قوم کو ورثہ میں عطا فرمائیں۔ مذہبی و ملی و سماجی و سیاسی معاملات میں حد بھر حصہ لیا۔ اندازاً بیس (۲۰) مرتبہ حرمین طیبین کی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ ۱۹۷۹ء/۱۳۹۹ھ میں آپ نے عراق و شام حلب وغیرہ شہروں میں انبیاے کرام، صحابہ کرام، اولیاے کرام کے مزارات مقدسہ پر حاضری دی۔ مذہبی تحریکات میں بھی حصہ لیا اور نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ فرمایا۔ یکم رجب المرجب ۱۴۰۳ھ ۱۵/ اپریل ۱۹۸۳ء جمعہ کے دن دوپہر میں وصال ہوا۔ ۱۶/ اپریل کو نماز جنازہ ادا کی گئی اور دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور کے مشرقی حصہ تدفین عمل میں آئی۔

مکتوب①

اعز الاخوان سلمہ المنان!

حضرت والد ماجد دامت برکاتھم کا مزاج ہمایوں ماہ شوال سے ۱۱/ ربیع الاول تک ناساز رہا، طبع طبع کے امراض میں مبتلا ہے۔ اب بفضلہ سبحانہ صحت ہے۔ درس بھی جاری ہے، اگرچہ ضعف بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ آپ کی علالت کی خبر سے بہت افسوس ہوا۔ حضرت آپ کی مزاج پرسی فرماتے ہیں۔ اور آپ کی صحت وقوت اور برکات ظاہری وباطنی کے لیے دعا فرماتے ہیں۔ آپ کے جد امجد مرحوم مغفور کے لیے دعاے مغفرت ورحمت فرماتے ہیں۔ اور صاحبوں کے لیے دعاے صبر۔

و اجرله ما اخذ وله ما اعطی و کل شی عنده باجل مسمی۔

سبھوں کے لیے یہی راہ درپیش ہے۔ فی الحال جہاں گئے بہت اچھے رہے۔ مولیٰ سبحانہ ہمیں بھی حسن خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین۔ والسلام بالاکرام التام۔

ظفر الدین احمد: از مراد آباد

مولانا ابوالخیر محمد نور اللہ صاحب
فرید پور جاگیر ڈاکخانہ بائل گنج ضلع منٹگمری پنجاب

خلاصہ خط:۔

خط میں صدر العلما نے والد ماجد حضور صدر الافاضل قدس سرہ کی علالت ، ضعف ونقاہت اور روبہ صحت ہونے کے حوالے سے لکھا ہے۔ اور والد ماجد کی طرف سے فقیہ اعظم کی علالت پر اظہار افسوس اور دعاے صحت نیز فقیہ اعظم کے والد مرحوم کے لیے دعاے مغفرت پسماندگان کے لیے دعاے صبر کیے جانے کی اطلاع تحریر ہے۔

حضور فداے ملت علامہ سید مظفر الدین نعیمی کے نام صدر العلما کے نوازش نامے

مکتوب ①

نور نظر سلمہ المولیٰ تعالیٰ!

دعوات وافرہ تحیات ذاکیہ۔

قدوس، کریم رؤوف ورحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے تصدق پاک میں آپ لوگوں سے رخصت ہوکر بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت تمام رانی گنج پہنچا لیکن راستہ میں بوجہ کمزوری کے طبیعت بہت خراب ہوتی رہی۔ دوروز رانی گنج قیام کر کے کل بروز جمعہ ۱۵/ نومبر ۶۸ء کو دس بجے دبراجپور پہنچا۔ اور اب بفضلہٖ تعالیٰ اچھا ہوں۔ یہاں پر سب لوگ بخیریت ہیں۔ اور سلام کہتے ہیں۔ بچوں کا بہت خیال رکھنا۔ اسلم میاں بھی بچوں کا بہت خیال رکھیں۔ لیکن دل گھبراتا ہے یہاں دل لگتا نہیں۔ بابو نبی نواز صاحب اور ان کی اہلیہ کی طبیعت خراب ہے۔ تمام پرسان حال کو سلام علیک اور دعائیں کہہ دو گے۔ تمام اہل خانہ کو دعائیں۔ والدعا۔

دعاگو: فقیر قادری سید ظفر الدین احمد غفرلہ

۱۶/ نومبر ۶۸ء

خلاصہ خط:۔

خط میں رانی گنج کے سفر کا ذکر، دوران سفر طبیعت علیل ہوجانے کی خبر اور بخیریت دبراجپور پہنچنے کی اطلاع تحریر ہے۔ ایک عزیز کی اہلیہ کی طبیعت خراب ہونے کی اطلاع، کچھ نصیحتیں اور احباب کو سلام لکھا گیا ہے۔

مکتوب ۴

نورِ نظر، لختِ جگر مظفر میاں سلمہ الوہاب!

دعوات وافرہ و تحیات ذاکیہ۔

قدوس کریم روف ورحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم، کے تصدق پاک میں جمیع اہل خانہ کو تندرست وسلامت بامراد رکھے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

ابھی ابھی تمہارا خط ملا۔ تمہاری علالت کی خبر نے بے چین کر دیا۔ دل چاہتا ہے کہ اڑ کر پہنچ جاؤں۔ خون سے متعلق تو تمہاراز کام بگڑ گیا ہے اور تم چاے، مرچ، تیل، گڑھ، بالکل چھوڑ دو۔ اور چند روز گاوزبان گل مہ مویز مصے تخم خطمی سیاں بھاپ ابریشم اصل السوس کو کنار تخم خطمی برابر مسلسل پی ڈالو اور تمہارے پاس اگر نہ ہو تو بھی منگواکر چند روز یہ پڑیاں بھی کھاڈالو۔ کہربائے سج، گل ارمنی، دم الاخوین طاسیر دانہ الائچی خود صمغ عربی السوس، شربت ابھارس کے ساتھ اگر چہ اس کی ضرورت نہیں ہے لیکن احتیاطاً کھانے میں حرج بھی نہیں ہے۔

تمہارے خط سے جناب بھائی چندا میاں صاحب کے انتقال پر ملال کی خبر پہنچی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے انتقال سے ایک بڑا خلا پیدا ہو گیا۔ اور بہت سے لوگوں کو تکلیف ہو گی۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے۔ عرس مبارکہ کے متعلق تمہارا خیال ٹھیک ہے۔ اور میرے خیال میں حنفی میاں اس معاملے میں صاحب الرائے ہیں۔ اور .....سے ضرور اچھا سوچتے ہیں۔ میں ہر طرح عرس مبارکہ میں شرکت کا ارادہ رکھتا ہوں، لیکن عجب حال میں مبتلا ہوں زمین بیچ کر تو وہیں پر روپے ختم کر آئے تھے یہاں پر پہنچے تو نقد دام تھے۔ اور حال یہ ہے کہ اگر چند میل کا سفر کر لوں تو پھر بیس روز بخار آتا ہے اور جس کی بہت تکلیف ہوتی ہے اور اگر مرچ یا گوشت گاے کا کھالوں تو پیچش ہو جاتی ہے، جب سے آیا ہوں دس مرتبہ تو پیچش۔ اسی ہفتہ بخار سے نجات ملی تھی ابھی دو روز ہوئے تھے کہ ایک صاحب مرید ہوئے وہ بالوشاہی لے آئے اور اصرار کیا تو میں نے ایک بالوشاہی کھالی اس کا کھانا غضب ہو گیا اور اتنی تکلیف اور شدید خونی پیچش ہوئی کہ کیا بتاؤں۔ پانچ وقت مسلسل کھانا نہیں کھایا، اس سے انتہائی کمزوری

ہو گئی۔ خیر کل سے خداوند کریم کا بہت فضل ہے۔ پیچش میں ۱۴ر بھر کمی ہے۔ غذا میں کھچڑی کھائی ہے اور بخار بھی نہیں ہے کمزوری بھی کم ہوتی جا رہی ہے۔ راستہ کے حالات بھی اچھے نہیں ہیں۔ میں کمزور کیسے سفر کروں گا سوچ ہی رہا ہوں۔ جب کہ میں بیمار ہو گیا تو تمہارے خرچ کو بھی ضرور پریشانی ہوگی۔ اسی لیے ۶۰ روپے اور ۴۰ روپے کا منی آڈر بھیجا کہ کچھ تو پہنچے۔ پھر جو کچھ ہو گا جلد از جلد روانہ کرتا ہوں تم اپنے علاج اور پرہیز میں کوتاہی نہ کروگے او یہ سمجھوگے کہ میں تمہارے سامنے ہی موجود ہوں۔ یہاں پر کوئی مستقل آمدنی کی جگہ نہیں ہے ابھی تک مدرس کی تنخواہ کا بھی کوئی انتظام نہیں ہے۔ خیر یہ سب تو ہوتا ہی رہتا ہے تم کو کوئی فکر کی ضرورت نہیں۔ خداوند کریم تمہاری خدمات کے لیے مجھے زندہ رکھے اور تم سب کی خوشیاں دیکھنے کا موقع عطا فرمائے آمین۔ اگرچہ بہت کمزور ہو گیا ہوں لیکن خدا کے فضل سے ہمت اپنی جگہ ہے۔

تم نے لکھا تھا کہ رئیس میاں کو قرآن شریف شروع کرادیا ہے۔ ایسا کرو کہ اذان نہایت عمدہ پڑھ سکیں، اقامت کہہ سکیں قرآن شریف پڑھ سکیں اور جیسے تم چھوٹے سے اپنے دادا میاں کے عرس میں قل شریف پڑھتے ہونہایت شاندار طریقہ پر پڑھے۔ یہاں پر بفضلہٖ تعالیٰ مدرسہ میں بچے ہیں ان کا تذکرہ تم کو لکھ چکا ہوں۔ آفتاب بھائی سے میری دعاؤں کے بعد کہہ دوگے کہ میں اتنا مجبور رہتا ہوں کہ کہیں بھی خط نہیں لکھتا۔ لطیف صاحب کا خط بھی نواز صاحب کے نام آیا ہے وہ دریافت کرتے ہیں کہ کچھ خبر نہیں کہاں ہیں۔ ادھر ایک تو طبیعت خراب رہتی ہے۔ ادھر مدرسے کی ضروریات بھی پریشان کن ہیں۔ اور ہر وقت اسی دھن میں گزر جاتا ہے۔ میں پہلے خط میں بھی عرس کے متعلق لکھ چکا ہوں جو تم کو مل گیا ہو گا۔ آفتاب بھائی، عاشق بھائی، حاجی بھائی، اور تمام برادران محبت سے میرا اسلام عرض کروگے۔ اور دعائیں۔ اور تمام بچوں کو دعائیں۔ اسلم میاں کے امتحان ہو گئے یا نہیں۔ بہت دن سے ان کا کوئی خط نہیں آیا ہے۔ میری دعائیں سب کو کہہ دوگے۔ والدعا۔

دعا گو: فقیر قادری سید ظفر الدین احمد غفرلہ

مدرسہ ظفر العلوم خانقاہ نعیمیہ آستانہ بڑے پیر صاحب اسلام پور

پوسٹ دبراجپور ضلع بیر بھوم۔ ۱۷ر فروری ۶۹ء

خلاصہ خط:۔

خط میں حضور فدائے ملت کے خط کی وصول یابی کا ذکر اور فدائے ملت کی علالت پر بے چینی کا اظہار کیا گیا ہے۔ساتھ ہی کچھ دوائیں تجویز کی گئی ہیں اور پرہیز کی تلقین فرمائی گئی ہے۔جناب چندا میاں کے انتقال کی خبر پر کلمہ ترجیع اور اظہار افسوس جتایا گیا ہے نیز مرحوم کے لیے دعاے مغفرت کی گئی ہے۔عرس صدر الافاضل سے متعلق مشورہ اور بوجہ امراض مختلفہ ومشکلات عرس میں شرکت کی کشمکش کا ذکر ہے۔فدائے ملت کو خرچ کے لیے منی آڈر بھیجنے کی اطلاع اور ڈھارس بندھانے والے شفقت آمیز الفاظ تحریر ہیں۔

رئیس میاں کے قرآن مجید پڑھنے،فدائے ملت کے دور طفلی میں عرس صدر الافاضل کے قل شریف پڑھنے کا احسن انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔دبراجپور مدرسہ میں بچوں کی موجودگی اور مدرسے کی الجھنوں کا ذکر ہے۔چند احباب کے خطوط کا تذکرہ،اور تمام بڑے،چھوٹوں کے لیے دعاو سلام۔

مکتوب۴

نور بصر،راحت قلب وجگر،فرزند ارشد سلمہ المولیٰ تعالیٰ!

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ۔

قدوس کریم روف ورحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم،کے تصدق پاک میں دارین کی نعمتیں عطافرمائے۔اور مع اہل وعیال وجمیع اہل خانہ تندرست وسلامت بامراد رکھے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

آپ کا منی آڈر تین سو روپے بذریعہ تار موصول ہوا۔جزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزا۔فرزند آپ کی محبت کی قدر وقیمت میرے دل میں کیا ہے اور کتنی دعائیں کرتا ہوں آج کل مستقل مدرسہ میں بیٹھتا ہوں،آستانہ پاک پر حاضری رہتی ہے اور جمعرات شریف بڑے اہتمام اور شاندار طریقے پر منائی جاتی ہے۔مجھے آپ سے محبت اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے فرزند کو ایک لائق فرزند اور بہترین مبلغ دین بنایا ہے۔اور بندگان خدا کی سیکڑوں ضروریات آپ کے ذریعہ پوری فرماتا ہے۔میری خوشی اور مسرت اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے اور

میری دعائیں دل سے کیوں نہ نکلیں جو کام میں کرتا ہوں یعنی بندگان خدا کی خدمت وہ کام میرے فرزند بھی کریں اور ایسے لائق بچے پیدا ہوں تو پھر شکر کا مقام ہے۔

ایک راز ہے جو آپ کو سناتا ہوں۔ کچھ تو آپ واقف ہی ہیں کچھ تفصیل سناتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ راز راز رہے اور آپ کسی پر اس کا انکشاف کبھی نہ کریں۔ امید تو آپ سے ایسی ہی ہے لیکن احتیاطاً تاکید لکھ دی کہ راز افشانہ ہو۔ یہ واقعہ تو آپ کو یاد ہی ہوگا کہ جب فاتحہ شریف میں آپ دبراجپور پہنچے اور ہمراہ آپ کے معتقدین ہندو مسلمان آپ کے ساتھ تھے جس کو دیکھ کر میری خوشی اور مسرت کا عالم میں ہی جانتا ہو۔ اسی میں .... میاں صاحب بھی تشریف لے گئے۔ اور جو طریقہ انہوں نے اختیار کیا اور اس بات کو وہ برداشت نہ کر سکے کہ اپنے بھائی کو باعزت و باوقار دیکھ کر خوش ہوتے بجاے اس کے انہوں نے شکایت کی اور وہ بھی ایسے طریقے پر اور ایسے الفاظ میں کہ جو معتقدین ہیں ان پر برا اثر پڑے، لیکن الحمدللہ آپ نے بھی شان فقیرانہ کا مظاہرہ کیا اور معافی تلافی ہوئی۔ اور واقعہ کچھ ابھر نہ سکا۔

شاید یہ بات بھی اسی ضمن میں تھی کہ دوسرے روز ہی..... میاں واپس ہو گئے اور آپ کا قیام رہا۔ آپ کے دبراجپور سے جانے کے بعد میں نے ایک مفصل خط..... میاں کو لکھا اور جو الزام وہ آپ پر لگا رہے تھے ان کو چوں کہ وہ الزام آپ پر آتے ہی نہیں تھے میں نے شکایت لکھی اور یہ بھی لکھا کہ آپ نے اپنے غصہ میں اس بات کی بھی پروا نہیں کی کہ ان کے معتقدین پر کیا اثر پڑے گا۔ میرا خط شاید..... میاں کو ناگوار گزرا اور جواب کوئی نہیں آیا۔ اور وہ چوں کہ ۳۰/روپے ماہوار نذرانہ بھیجتے ہیں اس میں بھی بہت تاخیر ہوئی۔ اور غالباً پندرہ تاریخ بھی گزر گئی۔ اسی دوران آپ اور چودھری صاحب رانی گنج بھی آئے۔

آپ کے بعد..... میاں تشریف لائے اور پھر میں نے زبانی شکایت بھی کی اور سمجھایا کہ رانچی میں آپ دونوں بھائی اگر مل کر خدا کے بندوں کی خدمت کریں اور ایک دوسرے کے ہمدرد ہوں تو پھر سلسلہ قادریہ شریف کی کتنی اشاعت اور بندگان خدا کو کتنا فائدہ پہنچے۔ آپ پر ملازمت کی زیادہ ذمہ داریاں ہیں آپ بندگان خدا کی اتنی خدمت نہیں کر سکتے اور..... میاں کو صرف چند گھنٹے اسکول میں پڑھانے کے بعد سارا وقت اللہ کے بندوں کی خدمت کرنے

پر خرچ کر دینا ہوتا ہے کوئی بیمار ہے، کسی پر آسیب ہے کسی کا مقدمہ کسی کے میاں بیوی میں برا تعلق ہے، اگر آپ زیادہ وقت نہیں دے سکتے تو اپنے بھائی.... کو بھیج دیں۔ خیر وہ رانچی چلے گئے اور میں مرادآباد چلا آیا۔ اس کے بعد ملاقات نہیں رہی۔

اب اوائل رمضان شریف میں ان کا ایک خط بڑی شکایتوں سے بھرا ہوا پہنچا اور عجیب باتیں لکھی گئی ہیں۔ کئی دن کشمکش میں رہا کہ جواب دوں یا نہ دوں۔ پھر فیصلہ کیا کہ جواب دینا چاہیے جواب لکھا اور پیک کر دیا۔ تین مرتبہ لکھ لکھ کر خط پھاڑا چوتھا خط پھر لکھا اور اس میں ان کو بہت سمجھایا۔ اور انہیں نصیحتیں کیں۔ اور جو ایک پیر کا کام ہے اپنے مرید کی اصلاح وہ کیا لیکن ساتھ ہی میں نے درخواست بھی کی کہ آپ جو تین روپے ماہوار نذرانہ پیش کرتے ہیں اس کو بند کر دیجیے کیوں کہ آپ کی آمدنی صرف تنخواہ ہے .... بچیوں کے ساتھ بہت سے خدمت کے موقع ہیں ہوتے ہی ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ لیکن یہ ماہانہ پیشگی باقی نہیں۔

فرزند میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ شاید یہ ماہانہ وظیفہ مجھے حق کہنے اور صحیح راستہ چلانے سے مجبور کرتا ہو۔ اور غلط باتیں میں کسی قیمت پر بھی پسند نہیں کر سکتا۔ میرے ایک اچھے خدار سیدہ بچے کو برا کہا جائے تو میں اس نذرانہ کو کسی طرح پسند نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد... میاں کا کوئی خط نہیں آیا۔ میں نے ایک خط ان کو اور بھی لکھا کیوں کہ میں ان کی اصلاح چاہتا ہوں، میرا مشن تو محبت و اخلاق اور اخلاص اور بندگان خدا کی خدمت ہے۔ خدمت گار کے لیے سب برابر ہیں ہندو مسلمان عیسائی کوئی بھی ہو، ہمیں اپنے اخلاق اور محبت اور اخلاص سے اس کی خدمت کرنی ہے۔ ہم اس آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام ہیں جس نے گالیاں کھائیں اور دعائیں دیں۔ پتھر کھائے تکلیفیں اٹھائیں اور دعائیں دیں۔ تو پھر ہمارا مشن اس کے خلاف کیسے ہو سکتا ہے۔

آپ کو جو ہدایت لکھی ہے کہ آپ.... میاں کی کوئی بات کسی سے نہ کہیں تو اگر ان کو غصہ ہے اور وہ اپنے آپے میں نہیں تو ہم کو عقل ہے وہ سنیں گے اور پھر آپ کی اور برائی کریں گے جو مجھے پسند نہیں۔ جو شخص اپنی عزت و وقار کی بھی پروانہ کر سکے بغیر۔۔۔ مبتلا ہو کر دوسروں کی نازیبا برائیوں پر۔۔ صرف آپ کے علم میں لانے کے لیے میں نے لکھ دیا، ذکر کرنے کی

ضرورت نہیں ۔ دنیا میں اچھے برے سب ہی رہتے ہیں ۔ جناب تنویر صاحب ان سے بھی بڑھیا نکلے انہوں نے جو خط لکھا میں نے ان کو تو جواب ہی نہیں دیا۔ دو خط آئے۔ کیوں کہ میرا مشن اتحاد ہے ۔ اختلاف اور دوسروں کی برائی میرا مشن نہیں ۔ خود تو کسی قابل نہیں اپنے افعال و حرکات اچھے نہیں ہیں، جو اچھے کام کرتے ان کو دیکھ کر جلتے ہیں اور اپنا کام برائی کرنا کر لیا ہے ۔ اگر کوئی پیر بھائی اچھے راستہ پر چلتا ہے تو اس سے خوش ہونا چاہیے ۔

آج کل حضرت امیر خسرو کا عرس مبارکہ ہو رہا ہے یہ اپنے پیر کے عاشق ہیں اور حضور نظام الدین اولیا قدس سرہ پر سب کچھ قربان کر دیا کرتے ہیں اور حضور محبوب الٰہی کے لاکھوں چاہنے والے ہیں لیکن حضور کی نظر کرم خسرو پر ہے تو کوئی بھائی دیکھ کر جلتا تھا نہیں ہرگز نہیں بلکہ ہر بھائی سرکار خسرو سے محبت کرتا تھا کہ ہمارے پیر کی نظر کرم خسرو پر ہے خسرو ہمارے پیر کا عاشق ہے سب قدر کرتے تھے ۔ اور آج بھی سرکار خسرو کی قدر اسی طرح ہے ۔ پیر جسے چاہے مرید بھی اسے چاہتے ہیں ۔ میں نے یہ واقعہ آپ کے علم میں اس لیے پیش کیا کہ آپ لا علم نہ رہیں ۔

عرس مبارکہ بالکل قریب ہے ۔ خداوند کریم اپنے کرم سے نوازے ۔ اور عرس مبارکہ کی خدمات انجام کرائے ۔ یعقوب صاحب ، متھرا پرشاد صاحب چودھری صاحب اور دیگر پرسان و برادران طریقت کو دعائیں فرمائیں اور تمام اہل خانہ کو دعائیں پہنچائیں ۔ بچوں کو پیار ۔ یہاں پر تمام اہل خانہ سلام اور دعائیں عرض کرتے ہیں ۔ والسلام والدعا ۔

دعاگو: فقیر قادری سید ظفر الدین احمد غفرلہ

۲۶ر نومبر ۷۲ء

خلاصہ خط:۔

اس خط میں صدر العلما کو فرزند ارجمند حضور فدائے ملت کی طرف سے ارسال کردہ منی آڈر کی وصول یابی کا ذکر، آپ کی اپنے شہزادے سے محبت کا تذکرہ و سبب، آستانہ و مدرسہ سے متعلق مصروفیات کا ذکر، فدائے ملت کے ساتھ ایک عزیز کے غیر مہذب رویہ پر صدر

العلما کی خفگی، صدر العلما کی طرف سے ان عزیز کی اصلاح کی کوششیں نیز فدائے ملت کو بھی محبت، اخلاق، اخلاص، خدمت خلق وغیرہ اوصاف حمیدہ سے متعلق مفید و کارآمد نصیحتیں مزید معاملہ کی مکمل تفصیل خط میں تحریر ہے۔ عرس صدر الافاضل کی اطلاع اور آخر میں احباب کو سلام بچوں کے لیے دعائیں۔

مکتوب④

نور بصر راحت قلب و جگر فرزند ارشد سلمہ المولیٰ تعالیٰ!

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ۔

قدوس کریم روف ورحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے تصدق پاک میں دارین کی نعمتیں عطا فرمائے اور صحت عاجلہ کاملہ عطا فرمائے۔ اور مع اہل وعیال وجمیع اہل خانہ تندرست وسلامت رکھے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

محبت نامہ ملا، جس کا انتظار تھا۔ اور حالات مندرجہ سے آگاہی ہوئی۔ دل بے چین ہوگیا اور دل چاہتا ہے کہ اڑ کر پہنچ جاؤں مگر وہی مصیبت کہ عرض حال کرتے ہوئے شرم آتی ہے لیکن تعلق کی بات ہے جس سے تعلق جیسا ہوتا ہے ویسی ہی بات کی جاتی ہے۔ ماں باپ اگر زندہ ہوتے ہیں تو آدمی عرض حال کرنے کے لیے بے چین ہوتا ہے۔ اور اگر زندہ نہیں ہوتے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(یہ تحریر مبارکہ بتاریخ ۳/ مارچ صبح ۴/ بجے ۷۳ ۱۹ء۔ بروز شنبہ۔

تاریخ وصال حضور سیدی صدر العلما علیہ الرحمۃ ۳/ مارچ ۷۳ء بوقت ۲:۲۰۔ دوپہر۔

مظفر نعیمی غفرلہ ۳۰/ مارچ ۷۲ء)

خلاصہ خط:۔

خط میں فدائے ملت کی صحت وسلامتی کی دعائیں، خط کی وصول یابی کا ذکر، ذاتی و مشکل معاملات پر اظہار رنج اور کچھ ذاتی حالات پر تبصرہ۔ یہ خط آپ کا آخری خط تھا، جسے آپ نے وصال کے دن صبح کے وقت لکھا تھا اور دوپہر میں وصال فرمایا۔

صدر العلما کے خطوط بنام ملا عبد الخالق

مکتوب ①

اعز الاخوان سلمہ المنان زاد لطفکم!

وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہ۔

قدوس کریم تبارک وتعالیٰ جل مجدہ بطفیل سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم دارین کی نعمتیں عطا فرمائے۔ اور دلی مقاصد برلائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

عزیز گرامی آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا حالات دریافت ہوئے۔ تنخواہ کا نہ ملنا اور مدرسہ کی دشواری معلوم ہوئی۔ عزیزم میں نے آپ کو مدرسہ کا صرف مدرس ہی نہیں بنایا ہے بلکہ مدرسہ کا ایک رکن بھی بنایا ہے۔ آپ کو اس وقت مدرسے کے لیے دیہات میں جانا چاہیے اور جو کچھ ملے اس میں سے بھلے اپنی تنخواہ لیجیے اور باقی جمع کر دیجیے، یہی وقت ہے کہ آپ کوشش کر کے کچھ جمع کر سکتے ہیں اور سال بھر میں اپنی اور ایک دوسرے مدرس کی تنخواہ بھی نکال سکتے ہیں۔ جناب بابو نبی نواز صاحب سے مشورہ بھی لیجیے اور رسیدات بھی لیجیے۔ اور اس کام کے لیے چاہے مدرسہ میں کتنی بھی چھٹی کرنی پڑے اجازت ہے۔

میں گاؤں چلا گیا تھا اور آج ہی واپس آیا ہوں۔ ابھی تک جناب برادر گرامی نبی نواز صاحب کے خط کا جواب ابھی نہیں دے سکا۔ ابھی ان کی خدمت میں بھی عریضہ ارسال کروں گا۔ کچھ طبیعت خراب ہے مجھے تو خود ہی ایسے وقت میں دبراجپور رہنا تھا لیکن کچھ مجبوریاں حائل ہو گئی ہیں۔ پھر بھی ان شاء اللہ تعالیٰ جلد آنے کی کوشش کروں گا۔

اور رحیم بابو غلام بتول سے روپیے لے کر عیدو میاں کو دے دیجیے۔ خداوند کریم نے آپ کو عقل اور علم دیا تو دین کی خدمت کیجیے۔ دین کی خدمت کرنے والے کو بہت زخم دل کھانا پڑتا ہے۔ آپ کو دوسروں کی پروانہ کرنی چاہیے۔ مدرسہ آپ ہی کے دم سے چلنا چاہیے۔ کچھ تکلیف اٹھانا ہی پڑے گی۔ پھر ان شاء المولیٰ الکریم راحت بھی ملے گی۔ وقت کی نزاکت بھی ہے۔ عبد الرحیم صاحب اور عیدو میاں اور دیگر برادران محبت کو سلام علیک فرمائیں۔

والسلام والدعا۔

دعاگو: فقیر قادری سید ظفر الدین احمد غفرلہ

۱۵/ اکتوبر ۶۵ء

خلاصہ خط:۔

ملا عبد الخالق صاحب کا تعلق دبراجپور سے تھا۔ صدر العلما نے آپ کو خط تحریر فرمایا جس میں دعاؤں کے ساتھ خط کی وصول یابی کا ذکر کیا ہے۔ مدرسہ کی دشواریوں، اور تنخواہ وغیرہ ضرورتوں، کے حوالے سے لکھتے ہوئے ملا صاحب کو حوصلہ افزا کلمات اور تعریفی جملوں کے ساتھ مدرسہ کا تعاون کرنے نیز مدرسہ کے لیے چندا اکھٹا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اور اپنے دبراجپور نہ پہنچ پانے پر اپنی بیماری اور مجبوریوں کا عذر تحریر کیا ہے۔ اور احباب کو سلام۔

مکتوب۲

اعز الاخوان سلمہ المنان زاد لطفہ!

وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ۔

آپ کا خط ملا اور خبر جانکاہ عزیزم عبد الحق صاحب مرحوم لایا۔ خط پڑھ کر انتہائی صدمہ پہنچا۔ مرحوم کو قدوس کریم اعلیٰ علیین میں متمکّن فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کی دلہن اور بچے کو، میری دعائیں فرمائیے اور تلقین صبر کیجیے۔ خداوند کریم ان کے بچہ کو ان کا بہترین جانشین بنائے تاکہ وہ اپنی والدہ کے لیے باعث راحت بنے۔ آپ کی موجودگی ہی بس ہے۔ خداوند کریم ان کی پرورش کے لیے آپ کو زیادہ سے زیادہ مواقع میسر فرمائے۔ آمین۔ تمام اہل خانہ کو فقیرانہ دعائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ میاں عبد الحق صاحب مرحوم کے انتقال نے بہت صدمہ پہنچایا۔ اور دل پر کاری ضرب لگی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

والسلام والدعا۔

دعاگو۔ فقیر قادری سید ظفر الدین احمد غفرلہ

۲۱/ نومبر ۶۵ء

خلاصہ خط:۔

خط میں ایک عزیز کے انتقال کی خبر پر اظہار غم، مرحوم کے لیے دعاے مغفرت اور پسماندگان کے لیے دعاے صبر کی گئی ہے۔ اور خاص کر مرحوم کی اہلیہ اور بچے کے لیے دعائیں کی گئی ہیں۔ اہل خانہ کو سلام لکھا گیا ہے۔

مکتوب۳

اعز الاخوان سلمہ المنان ملا صاحب سلمہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

قدوس کریم روف ورحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم، کے تصدق پاک میں دارین کی نعمتیں عطا فرمائے۔ اور مع اہل وعیال وجمیع اہل خانہ تندرست وسلامت بامراد رکھے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

محبت نامہ نے مسرور کیا اور حالات سے آگاہی ہوئی۔ فقیرانہ دعائیں کرتا ہوں۔ منی آڈر بھی آپ کا ملا تھا۔ اور میں نے آپ کو مفصل خط بھی لکھا تھا افسوس کہ کیوں نہیں ملا۔ تمام برادران طریقت اور تمام اہل خانہ کو میری فقیرانہ دعائیں فرمادیں۔ خصوصاً نور چشم بابو غلام بتول صاحب سلمہ کو۔ میرا ارادہ تو بہت جلد ہی آنے کا تھا لیکن بارش کی کثرت تو ہر جگہ ہے اور راستہ بھی بارش کی وجہ سے خراب ہی ہیں۔ اس لیے آنے میں دیر ہو رہی ہے۔ جن لوگوں نے نذریں بھیجی ہیں سب کو میری دعائیں فرمادیں۔ یہاں پر سب ہی لوگ آپ کو یاد کرتے ہیں اور سلام اور دعا کہتے ہیں۔ والسلام والدعا۔

دعاگو: فقیر قادری سید ظفر الدین احمد غفرلہ

چوکی حسن خاں مرادآباد۔ ۹ر ستمبر ۷۱ء۔

خلاصہ خط:۔

خط کی وصول یابی پر اظہار مسرت، دعائیں، منی آڈر ملنے کی اطلاع، خط بھیجے جانے اور نہ ملنے سے متعلق اظہار افسوس، کثرت بارش کے سبب دبراجپور نہ پہنچنے اور احباب کی نذریں موصول ہونے کی اطلاع اور چھوٹے، بڑوں کو دعا وسلام۔

مکتوب④

اعز الاخوان سلمہ المنان جناب ملا صاحب سلمہ!
وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ۔

قدوس کریم روف ورحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم، کے تصدق پاک میں دارین کی نعمتیں عطا فرمائے۔ اور مع اہل وعیال وجمیع برادران طریقت تندرست وسلامت بامراد رکھے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

بہت انتظار کے بعد آپ کا خط ملا اور یہ پڑھ کر کہ امامت مدرسہ کی مسجد میں آپ نے شروع کردی، بہت خوشی ہوئی۔ حقیقت میں میری یہی مرضی اور خواہش ہے۔ جمعہ میں تمام اہل مسجد حضرات کو میرا اسلام سنت اور فقیرانہ دعائیں پہنچائیں۔ آپ کا منی آڈر نور چشم غلام بتول اور نور چشم محمد اسرائیل اور نور چشم مقبول صاحبان کا ۲۶؍ روپیہ کا ملا۔ اور نور چشم ولی محمد سلمہ اور نور چشم بابو محمد قاسم صاحب کا منی آڈر بھی ملا۔ سب کو میری فقیرانہ دعائیں پہنچا دیجیے۔

نور چشم غلام بتول صاحب سلمہ نے لکھا ہے کہ بہت دن سے میں نے ان کو خط نہیں لکھا۔ حالاں کہ ان کو بھی خط لکھے اور جس کو خط لکھا اس میں بھی غلام بتول صاحب کی خیریت معلوم کی ان کو اہلیہ سلمہا کے لیے بھی برابر دعائیں کرتا ہوں۔ خداوند کریم ان کو بیٹا عطا کرے اور تندرست وسلامت بامراد رکھے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

برہانپور اگر جانا ہو تو نور چشمی مریم بی بی اور دیگر برادران کو میری دعائیں فرمائے۔ عرس سے قبل ہی ارادہ تھا کہ نبی نواز صاحب کو دیکھنے کے لیے ایک روز کے لیے ہی آؤں لیکن اپنی کمزوری کے باعث کچھ کہہ نہیں سکتا۔ ادھر عرس مبارکہ بھی تو بہت ہی قریب ہے، صرف ڈیڑھ مہینہ باقی یعنی ۲؍ فروری ۷۲ء سے عرس پاک شروع ہو کر ۴؍ فروری ۷۲ء ختم ہوگا۔ جمعہ کے دن اس مرتبہ میری بیماری اور دوسرے حالات نے بہت ہی کمزور کردیا ہے آپ حضرات کی توجہ عرس پاک میں پہلے سے بھی زیادہ ہونے کی ضرورت ہے۔ تمام برادران طریقت کو عرس مبارکہ میں شرکت کی دعوت دیجیے۔ ادریس صاحب نے بہت دن سے خط نہیں لکھا ہے ان کو بھی دعائیں فرما دیجیے۔ اور برادران رسول پور کو بھی عرس مبارک میں شرکت کی دعوت دیجیے۔

تواریخ عرس مبارکہ ۱۶،۱۷،۱۸/ ذی الحجہ مبارکہ ۹۱ھ مطابق ۲، ۳، ۴/ فروری ۷۲ء بروز چہار شنبہ، پنج شنبہ، جمعہ ہیں۔ امید کہ میرے خط کا جواب جلد دیں گے۔ تمام اہل خانہ و برادران طریقت کو فقیرانہ دعائیں۔

ابھی ابھی آپ کا دوسرا خط ملا، جس میں آپ کی علالت کا ذکر ہے خداوند کریم جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔ اور کاروبار میں ترقیاں ہوں۔ ادھر تین روز سے میرا حال بھی بہت خراب ہے۔ کھانسی کی شدت ہے۔

والسلام، والدعا۔

دعا گو: فقیر قادری سید ظفر الدین احمد غفرلہ

چوکی حسن خاں مرادآباد۔ ۱۹/ دسمبر ۷۱ء

خلاصہ خط:۔

اس خط میں ملا صاحب کی امامت پر صدر العلما کا اظہار خوشی، نماز جمعہ میں اہل مسجد کو سلام پیش کیے جانے کا حکم، چند عزیزوں کے منی آڈر موصول ہونے کی اطلاع، غلام بتول صاحب کو خط لکھے جانے، ان کے اور ان کی اہلیہ کے لیے دعائیں اور ان کے لیے بیٹے کی دعا۔ کمزوری اور عرس کے سبب دبراجپور نہ پہنچ پانے کا ذکر، اور عرس کی تاریخوں کی اطلاع، بیماری و کمزوری کی خبر، احباب کو عرس میں شرکت کی دعوت، احباب کو سلام۔

مکتوب⑤

اعز الاخوان سلمہ المنان ملا صاحب سلمہ!

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ۔

قدوس کریم روف رحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے تصدق پاک میں دارین کی نعمتیں عطا فرمائے اور مع اہل وعیال تندرست وسلامت بامراد رکھے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔ عرس مبارکہ کی کامیاب رپورٹ آپ کو نور چشم بابو غلام بتول صاحب سلمہ سے معلوم ہوئی ہوگی ان کے جانے کے بعد یہاں پر سردی بہت بڑھ گئی تھی جس

کی وجہ سے میری طبیعت اور زیادہ خراب ہوگئی میرا حال بھی انہوں نے بتلایا ہوگا۔ لیکن ارادہ تھا کہ غوث بنگال کے عرس پاک میں ضرور شرکت کروں گا لیکن میری کمزوری دیکھتے ہوئے یہاں پر کسی نے جانے نہ دیا۔ لیکن اب بفضلہٖ تعالیٰ پہلے سے اچھا ہوں اور ان شاء اللہ تعالیٰ جلد ہی ملاقات بھی ہوگی۔

یہ خط لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ غلام بتول میاں نے اپنی اور اپنے گھر میں کی کوئی خیریت نہیں لکھی جس کی وجہ سے دل پریشان ہے۔ امید کہ بواپسی اُن سب کی خیریت سے مطلع فرماکر مسرور فرمائیں گے۔ البتہ چودھری اللہ رکھا صاحب کا خط آیا تھا میں نے ان کو بھی لکھا ہے کہ خیریت سب کی لکھیں۔ نبی نواز صاحب کو بھی خط لکھا لیکن ان کا بھی ابھی تک جواب نہیں آیا۔ امید کہ آپ خیال فرماکر جلد جواب دیں گے۔ تمام اہل خانہ اور برادران طریقت کو میری فقیرانہ دعائیں فرمائیے۔

والسلام والدعا۔

دعاگو: فقیر قادری سید ظفر الدین احمد غفرلہ

چوکی حسن خاں مرادآباد۔ ۲۳/ فروری ۲۷ء

خلاصہ خط:۔

مذکورہ بالا خط میں عرس صدر الافاضل کی رپورٹ، مرادآباد میں شدت سردی کے سبب علالت، غوث بنگال کے عرس میں بوجہ کمزوری نہ پہنچ پانے اور روبہ صحت ہونے اور جلد ہی ملاقات کرنے کا ذکر ہے۔ غلام بتول صاحب اور ان کے اہل خانہ کی طبیعت سے متعلق تحریر ہے۔ چودھری اللہ رکھا اور نبی نواز صاحب کے خط کا ذکر ہے۔ احباب کو دعائیں۔

مکتوب ⑥

۷۸۶

اعزالاخوان سلمہ المنان ملا عبدالخالق صاحب سلمہ زید مجدکم!

وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ!

قدوس، کریم رؤوف ورحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے تصدق پاک میں دارین کی نعمتیں عطافرمائے اور مع اہل وعیال وجمیع اہل خانہ وبرادران طریقت تندرست رکھے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

آپ کا محبت نامہ ملا اور یہ دریافت ہوکر میرے چار پانچ بچے اپنے دادا حضور قدس سرہ العزیز کے آستانہ شریف چادر چڑھانے آرہے ہیں بڑی ہی خوشی اور مسرت ہوئی۔ خداوند کریم ان کی دلی تمنائیں اور آرزوئیں پوری فرمائے۔ اور ان کو اور ان کے ساتھ تمام برادران طریقت کو مال ودولت، عزت اور آبرو میں اور اولاد میں ترقیاں عطافرمائے آمین۔

یہاں پر ٹھنڈا بہت ہوتا ہے آنے والوں کو چاہیے کہ گرم کپڑوں میں آئیں تاکہ سردی سے محفوظ رہیں۔ کیوں کہ بنارس سے ہی سردی بہت ہوجاتی ہے۔ حضور اقدس سرہ کی بڑی ہی عنایت اور کرم اپنے مرید بچوں پر ہے۔ نورچشمی نور النساء سلمہا کے لیے آستانہ اقدس پر دعائیں کی ہیں اور پہلے ہی سے دعائیں کر رہا ہوں۔ کیوں کہ مجھے معلوم ہے کہ وہ بامراد ہے۔ ان شاء المولیٰ الکریم وہ صحت وتندرستی کے ساتھ فارغ ہوں گی۔ ان کو میری دعائیں پہنچادیجیے۔ میں اپنے بچوں کو کبھی بھی نہیں بھولتا۔ اور پھر نور النساء جیسی بیٹی کو کیسے بھول سکتا ہوں۔ آپ کے مناظرہ کی خبر سے بڑی مسرت ہوئی خداوند کریم آپ کو ہمیشہ ہی کامیابی عطافرماتا ہے۔ آپ کو وہابیہ کی جواب دہی کرنی ہے اور یہ تو آپ کے والد صاحب کے زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ اور خدا کا شکر ہے پیر بھی اہل سنت ہی عطافرمایا۔ دشمنان دین کی سرکوبی تو ہمیں ورثہ میں ملا۔ پروردگار عالم اپنے دین پاک کی حمایت ونصرت میں ہی رکھے۔ آمین۔

میری دلی خواہش تھی کہ مدرسہ سے کچھ بھی تعلق آپ کا باقی رہے۔ تعلیم کی خدمات اگر آپ انجام نہیں دے سکتے اپنی ضروریات کی بنا پر اور مدرسہ غریبی پر تو پھر مسجد کی جمعہ کی امامت ہی کریں۔ یہ میری خواہش خدا نے پوری کردی اور میں ہر اس شخص نے جس نے ابتدا سے میرے ساتھ مدرسہ کی خدمات کی ہیں میں اس کو عمر بھر ساتھ رکھنا چاہتا ہوں۔ اور دعائیں کرتا ہوں کہ خداوند کریم آپ کی اولاد اور مال وعزت میں ترقیاں عطافرمائے۔ آمین۔

بابو نبی نواز اللہ کے فضل وکرم سے اب اچھے ہورہے ہیں۔ اور سنا ہے کہ کوئی مدرس بھی

رکھ لیے گئے ہیں۔ خدا کرے مدرسہ میں تعلیم کا کام شروع ہوجائے۔ امید کہ آپ کی مدد بھی شامل رہے گی۔ اور جو کچھ مجھ سے ہوسکے گا میں بھی کروں گا۔ تمام اہل خانہ وبرادران طریقت کو فقیرانہ دعائیں۔ نورچشم بابوغلام بتول صاحب اور نورچشم بابومحمد اسرئیل صاحب و نورچشم بابوولی محمد صاحب وغیرہ اور ان کے اہل وعیال کو فقیرانہ دعائیں۔

والسلام والدعاء۔

دعاگو، فقیر قادری سید ظفرالدین احمد غفرلہ

چوکی حسن خاں مرادآباد۔ ۴ر جنوری ۷۲ء

خلاصہ خط:۔

خط کی وصول یابی اور آستانہ صدر الافاضل پر چند معتقدین کے آنے کی اطلاع پر اظہار خوشی، اور ان کے لیے ودیگر احباب کے لیے دعائیں نیز سفر کی احتیاطیں تحریر ہیں۔ ملا صاحب کی وہابیوں کے خلاف مناظرہ میں فتح پر اظہار مسرت، مزید کامیابیوں کی دعائیں، مدرسہ وامامت سے وابستہ رہنے کا مشورہ اور مدرسہ کی تعلیم وغیرہ کا ذکر ہے۔ احباب کو دعائیں۔

گرامی نامہ بنام مولانا عثمان میاں

نور نظر راحت قلب وجگر نورچشم بابو مولوی محمد عثمان میاں صاحب سلمہ!

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ۔

قدوس کریم روف ورحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے تصدق پاک میں دارین کی نعمتیں عطا فرمائے اور مع اہل وعیال وجمیع اہل خانہ تندرست وسلامت بامراد رکھے۔ آمین۔ اور فرزند جو خاندان کی عزت ہو عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

چودھری صاحب کو دعائیں فرمائیں ان کے دو (۲) کیس ۱۲، ۱۳ر نومبر والے تو ہو گئے ہوں گے انتظار رہے کیا ہوا۔ اس سے پہلے بھی آپ کو ایک خط لکھ چکا ہوں۔ امید کہ بواپسی اپنی خیریت اور چودھری صاحب کے حالات سے مطلع فرما کر مسرور فرمائیں گے۔

مرشد بھائی تو معلوم ہوتا ہے کہ ناراض ہیں امید تو نہیں تھی کہ وہ ناراض ہوں گے لیکن

شاید میری طرف سے کوئی بات ایسی محسوس کی ہو جس سے وہ ناراض ہوں۔ اصل تو دبراجپور ہی کی بات معلوم ہوتی ہے مگر آپ تو ایک مبلغ دین خادم قوم ہیں کسی کے ساتھ لڑنا پسند ہی نہیں کرتے ہیں نہ لڑنا کوئی اچھی بات ہے۔ البتہ میں اپنے اختیار میں رہ کر کوئی بات بھی ناانصافی کی پسند نہیں کرسکتا۔ کسی کی بھی کوئی بات ہو۔ اور جس کے ساتھ میں محبت اور خلوص رکھتا ہوں اور حقیقتاً وہ اخلاص اور محبت لائق بھی ہے پھر کیسے ممکن ہے کہ کسی اچھے بچے کو میں برا سُن سکوں۔ گذشتہ دنوں میں دو خط جناب نذیر شاہ صاحب کے بھی موصول ہوئے اور لغو ولایعنی گفتگو جو مجھے پسند نہیں ہے اس کا جواب دینا میں کبھی پسند نہیں کرتا، اس لیے میں نے جواب نہیں دیا۔ عورتوں کی طرح لڑائی کرنی اور نازیبا باتیں بکنی میرے نزدیک پسندیدہ نہیں۔ خود تو کسی لائق نہیں کہ کوئی کام کرسکیں اور اگر کوئی بھائی کوئی اچھا کام کرے اور دنیا اس کی طرف متوجہ ہو تو رشک (کرنے کے بجائے حسد) کریں اس کا مجھے بہت ہی افسوس اور رنج ہے، اس لیے میں بعض لوگوں سے بے تعلق سا ہو گیا ہوں۔

سلیمان بھائی جب دبراجپور میں تشریف (لائے) تو انہوں نے فرمایا کہ نذیر شاہ صاحب نے عثمان بھائی سے سوال کیا کہ آپ کے پاس اتنا کثیر روپیہ آتا ہے آپ کیا کرتے ہیں تو عثمان بھائی نے جواب دیا کہ مرادآباد بھیج دیتا ہوں۔ کیا یہ کہنا عثمان بھائی کا درست ہے میں نے جواب دیا کہ ٹھیک ہے سچ۔ لیکن اس کی ضرورت نذیر شاہ صاحب کو پیش کیوں آئی، کہ وہ دریافت کرتے کہ کیا کرتے ہو اور دوسروں کی آمدنی پر کیوں نظر رکھتے ہیں۔ اس کے کام پر نظر نہیں رکھتے کہ اس کام میں بھی کچھ خرچ ہے یا ایسے ہی سب کام انجام پا جاتے ہیں۔

خیر برسبیل تذکرہ میں نے آپ سے ذکر کردیا آپ کو کیا مطلب کیا ہوتا ہے۔ مجھے چودھری صاحب کے کام کی بڑی فکر ہے اور اس سلسلہ میں اجمیر مقدس تک درخواست اور نذرانہ بھیج چکا ہوں۔ مجھے اپنے رب سے امید قوی ہے کہ ضرور ان کے کام ہوں گے۔ اور جب باتیں سنانے کی بات آ ہی گئی تو اور بھی سنیے۔ میں تو اپنے حالات کی بنا پر پہلے ہی ناامید تھا اور سپریم کورٹ جانے کی ہمت نہیں تھی کیوں کہ وہاں جانے کے لیے پہلے الٰہ آباد ہی میں کیس کرنا ہوگا جس پر کافی خرچ ہے اور سپریم کورٹ کا معاملہ آگے رہا برسوں اس میں لگ جائیں گے۔ مگر

چوں کہ سری پور میں آپ نے ہمت بندھائی اور پھر بہت کچھ کیا جس کے نتیجے میں الہ آباد میں کیس دائر کیا۔ کئی مرتبہ جانا پڑا اور وکیل وغیرہ کیے اور قریب دو برس ہونے جا رہے ہیں آج پھر خط آیا ہے کہ ابتدائی بحث کے بعد کیس منظور ہو گیا ہے۔ اور مخالفوں کو نوٹس وغیرہ جاری کیے جائیں گے خرچہ وغیرہ کے لیے فوراً تین روپے بھیجیے۔ خط پڑھ کر دماغ پریشان ہو گیا کہ ابھی تو رمضان مبارکہ فقیرانہ انداز میں گزرا ہے جس کی عید بھی ایسی ہوئی کہ کیا عرض کریں اب اس قابل بھی نہیں کہ رانی گنج وغیرہ کا سفر کر کے کچھ انتظام کیا جائے۔

بہر حال فقیری میں تو روزانہ کچھ نا کچھ پریشانی ہوتی ہی رہتی ہے۔ ادھر عرس مبارکہ بہت قریب آچکا ہے۔ اسی الجھن میں بہت دیر گزر گئی چوں کہ آج چھٹی ہے جمعہ کی نماز ادا کر کے واپس آکر آپ کو یہ خط لکھنے بیٹھنے گئے کہ آپ سے باتیں کر کے دل بہلائیں۔ اور کوفت دور کریں۔ خداوند کریم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے تصدق پاک میں دارین کی نعمتیں عطا فرمائے اور آپ سے فیض کے دریا جاری ہوں۔ اور خلق خدا خب سیراب ہو۔ اور دشمن دیکھ کر جلا کریں اور ان کی ایک نہ چلے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

ادھر سارا گھر شفا خانہ بنا ہوا ہے۔ الحمد للہ رب العلمین۔

والدہ اسلم اور والدہ مظفر دونوں بیمار ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ بچے تو صحت یاب ہو چکے ہیں اب ہمارا تو ذکر ہی کیا۔ تمام اہل خانہ آپ کو اور آپ کے گھر میں سلام اور دعا کہتے اور بچوں کو پیار۔

والسلام۔ والدعا۔

(نوٹ) چودھری صاحب کی ۱۳، ۱۴؍ نومبر والی تاریخوں کا کیا ہوا؟ اب ۳۰؍ نومبر آ رہی ہے میرا خط پہنچتے پہنچتے ۳۰؍ نومبر ہو ہی جائے گی۔ آپ واپسی خط مطلع کریں کہ چاروں کیس میں کیا پوزیشن رہی۔ والدعا)

دعا گو: فقیر قادری سید ظفر الدین احمد غفرلہ

چوکی حسن خاں مراد آباد ۱۷؍ نومبر ۷۲ء

خلاصہ خط:۔

خط میں مولانا عثمان میاں اور ان کے اہل خانہ کے لیے دعائیں اور ان کے لیے لڑکے کی پیدائش کی دعا۔ چودھری صاحب کے دو کیسوں سے متعلق استفسار، ان کی پریشانیوں پر اظہار تاسف، ہائی کورٹ وسپریم کورٹ میں کسی کیس سے متعلق مالی وذاتی پریشانیوں اور دشواریوں کا ذکر، چند عزیزوں کی خفگی، اور خلاف اخلاق باتوں پر اظہار افسوس اور کچھ ذاتیات پر مبنی باتیں، عرس صدر الافاضل کی اطلاع، ازواج کی علالت اور بچوں کی صحت کی خبر، بڑے چھوٹوں کو اہل خانہ کی طرف سے سوغات سلام ودعا۔

گرامی نامہ بنام مولانا حفظ الرحمٰن صاحب

نور بصر راحت قلب وجگر فرزند ارشد مولوی حفظ الرحمٰن صاحب سلمہ!

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ۔

قدوس کریم روف ورحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے تصدق پاک میں دارین کی نعمتیں عطا فرمائے اور تندرست وسلامت رکھے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

آج پورے ۸/ روز آپ کو گئے ہوئے ہوگئے لیکن آپ نے اپنی خیریت سے پہنچنے کا اب تک کوئی خط نہیں لکھا۔ نور چشم غلام بتول صاحب کو تو یہ عذر ہوگا کہ ان کو اردو لکھنے والا نہیں ملا۔ لیکن آپ کو بھی یہ ہی عذر اگر در پیش ہو تو پھر کیا کیا جائے۔ فصل کا زمانہ ہے اس وقت میں ضرور وہاں رہ کر مدرسہ کے لیے کوشش کرتا لیکن مجبوری کہ تار پہنچا اور گھر میں علالت ہوگئی۔ اور میں مرادآباد چلا آیا۔ معلوم نہیں کہ جناب بابو محمد نبی نواز صاحب تشریف لائے یا نہیں، اگر فصل پر مدرسے کا کام ہونے میں آپ کو کوئی گڑبڑ معلوم ہو تو آپ مجھے لکھیے میں دو ہفتہ کے لیے چلا آؤں گا۔ اگرچہ میرا آنا اب بہت مشکل ہے۔ عرس مبارکہ کا انتظام بھی کرنا ہے اور پھر میرا ۸۔۹، مہینے کے بعد یہاں آنا بہت کچھ یہاں کرنا ہے لیکن مجھے مدرسہ کا ہر طرح خیال ہے۔ اور چاہتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی مدرسہ کسی حیثیت کا ہوجائے۔ ایک اور مدرس کی جو صرف قرآن

پڑھائے ضرورت ہے لیکن ایک مدرسہ کی تنخواہ کا انتظام مشکل ہے اور ہمیں مشکل ہے دنیا میں توسب کرہی رہے ہیں۔آپ ناراض نہ ہوں جب کہ آپ نے اپنی بخیریت پہنچنے کی خبر میں اتنی تاخیر فرمائی ہے تو پھر اور کاموں میں کتنی جلدی کرتے ہوں گے۔سونے کا وقت نہیں ہے ہر قیمت پر مدرسہ کا کام کرنا ہی ہوگا۔

سب بھائیوں کو میرا سلام سنت اور فقیرانہ دعائیں فرمائیں۔اور سب کو پڑھ کر میرا خط سنائیں میں کسی صاحب کا نام نہیں لکھ رہا ہوں کیوں کہ ایک دو نام تو نہیں ہیں سب ہی کو تو دعائیں ہیں۔ظفیر بابو کو کہہ دیجیے کہ خدا نے تم کو بیٹا دیا ہے اس کا یہی کارن ہے کہ تم مدرسہ کی خدمت بدل وجان کرو اور سب بھائی ایسے ہی مدرسہ میں جمع ہوتے رہیں جیسے میرے سامنے آتے تھے وہ یہ ہرگز نہ جانیں کہ میں مرادآباد میں ہوں۔اور آپ برابر مجھے خط لکھتے رہیں۔ہر چار روز کے بعد اطلاع ملنی چاہیے۔آپ کے پاس پیسے نہ ہوں تو بابو محمد نبی نواز صاحب یا غلام بتول کوئی صاحب بھی آٹھ دس خط منگوا کر رکھ دیں۔امید کہ بواپسی آپ مجھے مطلع کریں گے۔

رسول پور تمام بھائیوں کو سلام سنت اور فقیرانہ دعائیں پہنچادیں۔جناب ملا کیا و صاحب اور جناب انور منڈل صاحب اور جناب علی رضا صاحب وغیرہم کو خصوصی دعائیں۔جمعہ کے میرے تمام نمازی بھائیوں کو عید کی مبارک باد۔اور فقیرانہ دعائیں پہنچادیں۔

والسلام والدعا۔

دعاگو: فقیر قادری سید ظفر الدین احمد غفرلہ

از مرادآباد۔۲۶/نومبر۷۰ء

بگرامی قدر نور بصر راحت قلب وجگر مولانا مولوی حفظ الرحمن سلمہ نعیمی القادری مدرسہ ظفر العلوم خانقاہ نعیمیہ آستانہ بڑے پیر صاحب پچھم باڑہ اسلام پور پوسٹ دبراجپور۔

خلاصہ خط:۔

مولانا صاحب سے گھر پہنچ کر خط نہ لکھنے کی شکایت، گھر میں اہل خانہ کی علالت کے سبب مرادآباد آجانے کی وجہ سے مدرسہ کے معاملات نہ دیکھ پانے کا افسوس اور معاملات نازک

ہوجانے پر اطلاع ملتے ہی دبراجپور پہنچ جانے کی یقین دہانی، مدرسہ کے لیے مولانا موصوف کو تعاون کا حکم اور مدرسے سے متعلق چند ضروری ہدایات۔ احباب کو عید کی مبارک باد، سلام اور دعائیں۔

گرامی نامہ بنام جناب ناظر میاں

۸۶ء

نور نظر لخت جگر نور چشم بابو ناظر میاں صاحب سلمہ!

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

قدوس کریم روف ورحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے تصدق پاک میں دارین کی نعمتیں عطا فرمائے اور مع اہل وعیال وجمیع اہل خانہ تندرست وسلامت رکھے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

ضروری گزارش اور دلی خواہش ہے کہ حضور سیدی ابی ومرشدی صدر الافاضل فخر الاماثل استاد العلما آپ کے دادا حضور قدس سرہ کا عرس مبارکہ اپنی متعیّنہ تواریخ ۱۶۔۱۷۔۱۸۔ ذی الحجہ مبارکہ مطابق ۲۲۔۲۳۔۲۴؍ جنوری ۷۳ء بروز پیر، منگل، بدھ، حسب دستور منعقد ہو رہا ہے۔ عرس مبارکہ میں شرکت کر کے فقیر کو مسرور کریں اور فیوض وبرکات سے مستفیض ہوں اور دیگر برادران طریقت کو بھی عرس مبارکہ میں شرکت کی دعوت دے کر مسرور کریں۔ تمام اہل خانہ وبرادارن طریقت کو فقیرانہ دعائیں پہنچائیں۔

والسلام والدعا۔

دعا گو: فقیر قادری سید ظفر الدین احمد غفرلہ

چوکی حسن خاں مراد آباد۔ ۱۵؍ دسمبر ۷۲ء

خلاصہ خط:۔

خط میں حضور صدر الافاضل کے عرس پاک میں مکتوب الیہ اور دیگر برادران طریقت کو دعوت شرکت اور سب کے لیے دعائیں لکھی ہیں۔

گرامی نامہ بنام جناب ناظر میاں

۷۸۶

نور نظر لخت جگر نور چشم بابو آزاد صاحب سلمہ!

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔

قدوس کریم روف ورحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے تصدق پاک میں دارین کی نعمتیں عطافرمائے اور مع اہل وعیال وجمیع اہل خانہ تندرست وسلامت بامراد رکھے۔

آمین بجاہ النبی النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

ضروری گزارش اور دلی خواہش ہے کہ حضور سیدی ابی ومرشدی صدر الافاضل فخر الاماثل استاد العلماآپ کے دادا حضور قدس سرہ کا عرس مبارکہ اپنی متعیّنہ تواریخ ۱۶۔۱۷۔۱۸۔ذی الحجہ مبارکہ مطابق ۲۲۔۲۳۔۲۴/ جنوری ۷۳ء بروز پیر، منگل، بدھ، حسب دستور منعقد ہورہا ہے۔ عرس مبارکہ میں شرکت کرکے فقیر کو مسرور کریں اور فیوض وبرکات خاندان عالیہ نعیمیہ سے مستفیض ہوں اور دیگر برادران طریقت کو بھی عرس پاک میں شرکت کی دعوت دیں۔

والسلام والدعا۔

دعاگو: فقیر قادری سید ظفر الدین احمد غفرلہ

چوکی حسن خاں مرادآباد۔۱۶/دسمبر ۷۲ء

خلاصہ خط:۔

حضور صدر الافاضل کے عرس پاک میں شرکت کی دعوت اور دعائیں۔

گرامی نامہ بنام جناب بابو علی حسن صاحب

۷۸۶

نور نظر راحت قلب وجگر نور چشم بابو علی حسن صاحب سلمہ!

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔

قدوس کریم روف ورحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے تصدق پاک میں دارین کی نعمتیں عطافرمائے اور مع اہل وعیال وجمیع اہل خانہ تندرست وسلامت رکھے۔

آمین بجاہ النبی النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

ضروری گزارش اور دلی خواہش ہے کہ حضور سیدی ابی ومرشدی صدر الافاضل فخر الاماثل استاد العلماآپ کے دادا حضور قدس سرہ کا عرس مبارکہ اپنی متعیّنہ تواریخ ۱۶۔۱۷۔۱۸۔ ذی الحجہ مبارکہ مطابق ۲۲۔۲۳۔۲۴/ جنوری ۷۳ء بروز پیر، منگل، بدھ، حسب دستور منعقد ہورہا ہے۔ عرس مبارکہ میں شرکت کرکے فقیر کو مسرور کریں اور فیوض وبرکات خاندان عالیہ نعیمیہ سے مستفیض ہوں اور دیگر برادران طریقت کو بھی عرس مبارکہ میں شرکت کی دعوت دیں۔

والسلام والدعا۔

دعا گو: فقیر قادری سید ظفر الدین احمد غفرلہ

چوکی حسن خاں مرادآباد۔۱۶/ دسمبر ۷۲ء

خلاصہ خط:۔

احباب کو حضور صدر الافاضل کے عرس پاک میں شرکت کی دعوت اور دعائیں۔

گرامی نامہ بنام جناب بابو محمد اصغر صاحب

۷۸۶

نور نظر لخت جگر نور چشم بابو محمد اصغر صاحب سلمہ!

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ۔

قدوس کریم روف ورحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے تصدق پاک میں دارین کی نعمتیں عطافرمائے اور مع اہل وعیال وجمیع اہل خانہ تندرست وسلامت رکھے۔

آمین بجاہ النبی النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

فرزند آپ کی خیریت کا ہمیشہ خواہاں رہتا ہوں اور فکر بھی رہتی ہے لیکن آپ کبھی اپنی خیریت اور اپنے احوال لکھتے ہیں نہیں۔ خیر فقیر تو دعاگو ہے ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہے۔

پروردگار عالم آپ کو ہر بلا ہر مصیبت سے محفوظ رکھے آمین۔

ضروری گزارش اور دلی خواہش ہے کہ حضور سیدی ابی و مرشدی صدر الافاضل فخر الاماثل استاد العلما آپ کے دادا حضور قدس سرہ کا عرس مبارکہ اپنی متعیّنہ تواریخ ۱۶۔۱۷۔۱۸۔ ذی الحجہ مبارکہ مطابق ۲۲۔۲۳۔۲۴/ جنوری ۷۳ء بروز پیر، منگل، بدھ، حسب دستور منعقد ہورہا ہے۔ لہٰذا عرس مبارکہ میں شرکت کرکے فقیر کو مسرور کریں اور فیوض و برکات خاندان عالیہ نعیمیہ سے مستفیض ہوں اور دیگر برادران طریقت کو بھی عرس پاک میں شرکت کی دعوت دے کر مسرور کریں۔ تمام اہل خانہ و برادران طریقت کو فقیرانہ دعائیں۔

والسلام والدعا۔

دعاگو: فقیر قادری سید ظفر الدین احمد غفرلہ

چوکی حسن خاں مراد آباد۔ ۱۴/ دسمبر ۷۲ء

خلاصہ خط:۔

احباب کو حضور صدر الافاضل کے عرس پاک میں شرکت کی دعوت اور دعائیں۔

گرامی نامہ بنام جناب بابو علاء الدین صاحب

۷۸۶

نور نظر لخت جگر نور چشم بابو علاء الدین صاحب سلمہ!

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ۔

قدوس کریم روف ورحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے تصدق پاک میں دارین کی نعمتیں عطا فرمائے اور مع اہل وعیال وجمیع اہل خانہ تندرست وسلامت بامراد رکھے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

ضروری گزارش اور دلی خواہش ہے کہ حضور سیدی ابی و مرشدی صدر الافاضل فخر الاماثل استاد العلما آپ کے دادا حضور قدس سرہ کا عرس مبارکہ اپنی متعیّنہ تواریخ ۱۶۔۱۷۔۱۸۔ ذی الحجہ مبارکہ مطابق ۲۲۔۲۳۔۲۴/ جنوری ۷۳ء بروز پیر، منگل، بدھ، حسب دستور منعقد ہورہا ہے۔

عرس پاک میں شرکت کر کے فقیر کو مسرور کریں اور بھائی اختر کو اور دیگر برادارن طریقت کو بھی عرس پاک میں شرکت کی دعوت دیں۔ تمام اہل خانہ و برادران طریقت کو میری فقیرانہ دعائیں پہنچائیں۔ فیوض و برکات خاندان عالیہ نعیمیہ سے مستفیض ہوں اور دیگر برادران طریقت کو بھی عرس پاک میں شرکت کی دعوت دیں۔

والسلام والدعا۔

دعاگو: فقیر قادری سید ظفر الدین احمد غفرلہ

چوکی حسن خاں مرادآباد۔۳۱/دسمبر ۷۲ء

خلاصہ خط:۔

احباب کو حضور صدر الافاضل کے عرس پاک میں شرکت کی دعوت اور دعائیں۔

گرامی نامہ بنام جناب بابو محمد نواب حسین صاحب

۷۸۶

نور نظر، راحت قلب و جگر نور چشم بابو محمد نواب حسین صاحب سلمہ!

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ۔

قدوس کریم روف و رحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے تصدق پاک میں دارین کی نعمتیں عطا فرمائے اور مع اہل و عیال و جمیع اہل خانہ تندرست و سلامت بامراد رکھے۔

آمین بجاہ النبی النبی الکریم علیہ الصلاۃ و التسلیم۔

مرادآباد آنے کے بعد سے اب تک آپ کا کوئی محبت نامہ نہیں ملا۔ آپ کی خیریت اور حالات دریافت کرنے کے لیے دل بے چین رہتا ہے لیکن میں بھی اتنی مصروفیت میں رہا کہ خط نہ لکھ سکا مگر برابر فقیر دعاگو ہے اور اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہے امید کہ بواپسی اپنی خیریت سے مطلع کر کے مسرور کریں گے۔

ضروری گزارش اور دلی خواہش ہے کہ حضور سیدی ابی و مرشدی صدر الافاضل فخر الاماثل استاد العلما آپ کے دادا حضور قدس سرہ کا عرس مبارکہ اپنی متعیّنہ تواریخ ۱۶۔۱۷۔۱۸۔

ذی الحجہ مبارکہ مطابق ۲۲۔۲۳۔۲۴؍ جنوری ۷۳ء بروز پیر، منگل، بدھ حسب دستور منعقد ہو رہا ہے، لہٰذا عرس پاک میں شرکت کر کے فقیر کو مسرور کریں اور فیوض و برکات خاندان عالیہ نعیمیہ سے مستفیض ہوں اور دیگر برادران طریقت کو بھی عرس مبارکہ میں شرکت کی دعوت دیں۔
تمام اہل خانہ و برادران طریقت کو میری فقیرانہ دعائیں پہنچائیں۔

والسلام والدعا۔

دعاگو: فقیر قادری سید ظفر الدین احمد غفرلہ

چوکی حسن خاں مراد آباد۔ ۱۴؍ دسمبر ۷۲ء

خلاصہ خط:۔

خط نہ بھیجنے کی شکایت، خیریت نہ معلوم ہونے پر بے چینی کا اظہار، صدر الافاضل کے عرس پاک میں شرکت کی دعوت اور دعائیں۔

گرامی نامہ بنام غیر معلوم الاسم

اعز الاخوان سلمہ المنان زید مجدہ!

وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ۔

طالب خیر بخیر۔ مکتوب گرامی ابھی ابھی موصول ہوا۔ اس سے قبل پرسوں میں نے عریضہ ارسال کیا ہے موصول ہوا ہوگا۔ خبر دستار بندی نے بے حد مسرور کیا اور وہ روز روشن جس کی آرزو تھی میسر آیا۔ خداوند قدوس اپنی نعمتوں سے معزز فرمائے۔ دلی آرزو تو یہی ہے جیسا کہ سابقہ عریضہ میں بھی عرض کر چکا ہوں لیکن سفر احمد آباد گجرات نے اتنا کمزور اور بیمار کر دیا ہے کہ سردست طاقت سفر باقی نہیں۔ بخار کھانسی نزلہ زکام نہایت شدت کے ساتھ ہیں۔ دعا فرمائیں خداوند کریم جلد صحت یاب فرمائے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ آپ کی دینی اور اصلی شادی میں شرکت نہ کروں۔

جس وقت سے آپ کا خط پڑھا ہے دل نہایت مسرور ہے۔ آپ کے والد صاحب قبلہ کو بھی مبارک باد لکھ رہا ہوں۔

حضرت عم معظم قبلہ ملک العلماء دامت بر کاتہم العالیہ کی خدمت اقدس میں اور نیز حضرت مولانا مولوی محمد سلیمان صاحب زید مجد ہم کی خدمت میں سلام علیک عرض کیجیے۔

اور اگر آپ کے والد صاحب سے ملاقات ہو یا وہ تشریف لائیں تو سلام علیک عرض کیجیے۔

والسلام مع الاکرام۔والدعا۔

دعا گو: فقیر سید ظفر الدین احمد

چوکی حسن خاں مراد آباد۔۱۰/ مارچ ۵۶ء

خلاصہ خط:۔

خط کی وصول یابی کی اطلاع، دستار بندی کی خبر پر خوشی کا اظہار، کمزوری و بیماری کے سبب نہ پہنچ پانے کا عذر اور صحت یابی پر جلسہ دستار بندی میں شرکت کا وعدہ، حضور ملک العلما اور حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب علیہما الرحمۃ کو سلام عقیدت پیش کرنے کی گزارش نیز مکتوب الیہ کے والد صاحب کو بھی سلام مسنون،

وفات حسرت آیات:۔

۶۳/ سالہ کامیاب زندگی گزار کر آخر کار ۲۷ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ مطابق ۳/ مارچ ۱۹۷۳ء ہفتہ کے دن دوپہر بارہ بج کر بیس منٹ پر، داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے دار فنا سے دار بقا کی طرف کوچ فرما گئے۔

آپ کے آخری دیدار کے لیے جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں شہر و بیرون شہر سے ہزاروں معتقدین و محبین کی بھیڑ جمع ہو گئی۔ رات کو آٹھ بجے شہر کی مخصوص سڑکوں سے جنازہ گزارا گیا تاکہ لوگ جی بھر کے اپنے محسن و محبوب کا دیدار کر لیں۔

بعدہ جامعہ نعیمیہ کے وسیع صحن میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ یوں تو جنازہ میں بہت سے علما وفضلا، مدرسین و مبلغین حاضر تھے خاص کر اساتذہ جامعہ نعیمیہ اور شہزادہ حضور صدر الافاضل رہنمائے ملت حضرت علامہ سید اختصاص الدین نعیمی موجود تھے لیکن علمائے کرام خصوصاً رہنمائے ملت کی اجازت سے صدر العلما کے شہزادہ عالی وقار حضور فدائے ملت، حضرت علامہ

سید مظفر الدین نعیمی نے نماز جنازہ پڑھانے کا شرف حاصل کیا۔

نماز جنازہ کے بعد جامعہ نعیمیہ ہی میں والد گرامی حضور صدر الافاضل قدس سرہ کے مزار پر انوار سے متّصل بائیں جانب آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ ؎

ابر رحمت تیرے مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

صدر العلما کی وفات حسرت آیات، نماز جنازہ وغیرہ سے متعلق تفصیل آپ کے چھوٹے بھائی علامہ سید اظہار الدین نعیمی عرف حنفی میاں علیہ الرحمۃ نے اخبارات ورسائل میں شائع کی ہم اسے یہاں نقل کرنا ضروری سمجھتے ہیں ملاحظہ کریں:

سانحہ جانکاہ

یہ خبر نہایت رنج وملال کے ساتھ دی جاتی ہے کہ حضرت برادر معظم صدر العلما مولانا مفتی الحاج حکیم سید ظفر الدین احمد صاحب متولی جامعہ نعیمیہ وسجادہ نشین آستانہ عالیہ نعیمیہ ۲۷/محرم ۹۳ھ بروز شنبہ بوقت بارہ بج کر بیس منٹ پر، ہم لوگوں کو اپنی سرپرستی سے محروم فرماکر داعی اجل کو لبیک فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تمام شہر جوق در جوق آنے لگا محبین کا تانتا بندھ گیا۔ حسن اتفاق کہ منجھلے بھائی صاحب حضرت مولانا سید اختصاص الدین صاحب مدظلہ جو باہر تھے اچانک سیالدہ سے مرادآباد پہنچے۔ اس سانحہ کو دیکھ کر تاب نہیں لاسکے۔ شب میں ۸/بجے جنازہ خاص شاہراہوں سے گزرتا ہوا جامعہ نعیمیہ پہنچا۔ تمام ادارہ عوام سے سے بھر گیا۔ نماز جنازہ کے فرائض برادر زادہ نور چشم مولوی سید مظفر الدین سلمہ خلف صدر العلما نے انجام دیں۔ بعدہ حضور صدر الافاضل کے برابر آخری آرام گاہ میں ہمیشہ کے لیے میٹھی نیند کو سو گئے۔"

[یہ خبر کسی اخبار یا رسالہ میں مطبوع ہے، افسوس کہ ہمیں محض تراشہ دستیاب ہوا، اخبار ورسالہ کا نام نہیں ملا، البتہ حاشیہ میں، مطبوعہ حکومت پریس مرادآباد، تحریر ہے۔]

تقریب سوم اور حضور فدائے ملت کی رسم سجادگی:

وصال کے تیسرے روز چنا خوانی، وقرآن خوانی کے بعد حضور رہنمائے ملت، اور تمام علمائے کرام واساتذہ جامعہ نعیمیہ کی موجودگی میں صدر العلما کے لائق وفائق فرزند ارجمند حضور فدائے ملت علامہ سید مظفر الدین نعیمی علیہ الرحمۃ کو جامعہ نعیمیہ کی تولیت تفویض کی گئی نیز رسم سجادگی بھی ادا کی گئی۔ تقریب سوم اور حضور فدائے ملت کو جامعہ نعیمیہ کی تولیت کی تفویض ورسم سجادگی کے حوالے سے شہزادہ حضور صدر الافاضل حضور حنفی میاں رقم طراز ہیں:

”سوم کے روز تمام جامعہ محبین سے پر تھا۔ بعد فاتحہ سوم منجھلے برادر حضرت مولانا سید اختصاص الدین صاحب مد ظلہ کے بڑے بھائی زادہ مولوی سید مظفر الدین سلمہ اپنے اور تمام خاندان کی طرف سے تولیت جامعہ نعیمیہ منتقل فرمادیے۔ اور سجادہ نشینی آستانہ عالیہ نعیمیہ میں خلعت فاخرہ سے نوازا۔ فقیر نے اور حافظ حکیم حامد علی صاحب، حافظ سید سجاد حیدر، مولوی مفتی حبیب اللہ صاحب، مولوی طریق اللہ صاحب، مولوی ایوب خاں صاحب، مولوی حافظ انتخاب حسین صاحب سلمہ حافظ عبد المتعالی عرف پیارے صاحب، حاجی عابد حسین صاحب، حاجی بندو صاحب، حاجی چھدا صاحب، مستری رخسار حسین صاحب، مستری شرافت حسین صاحب وغیرہ وغیرہ نے نہایت جوش و خروش کے ساتھ حضرت برادر محترم مد ظلہ کے اس اعلان کی تائید فرمائی۔ مولی تعالیٰ فرزند برادر زادہ سلمہ موصوف کو خدمات ادارہ جامعہ نعیمیہ وآستانہ نعیمیہ کی خدمات کے بہت مواقع مرحمت فرمائے۔ آمین۔

والسلام۔

فقیر سید اظہار الدین نعیمی غفرلہ

بن حضور صدر الافاضل، بانی جامعہ نعیمیہ مرادآباد

۶/ مارچ ۱۹۷۳ء بروز سہ شنبہ

[مرجع سابق]

تعزیت نامے:۔

آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحب زادے وجانشین حضور فدائے ملت کے نام بہت سے تعزیت نامے آئے ہوں گے البتہ ہمیں صرف ایک تعزیت نامہ دستیاب ہوا وہ بھی اراکین جمیعۃ علماے ہند مرادآباد کا۔ ہم نقل کیے دیتے ہیں ملاحظہ کریں:

تعزیتی خط جمیعۃ علماے ہند مرادآباد بنام حضور فدائے ملت

"بخدمت جناب حکیم سید مظفر الدین صاحب مرادآباد!

عرض یہ ہے کہ جمیعۃ العلما کے آج کے منعقدہ جلسہ میں جناب والا کے والد محترم مرحوم کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل تجویز تعزیت منظور ہوئی ہے۔ انتہائی حزن وملال کے ساتھ ساتھ پیش خدمت ہے۔

تجویز:۔

جمیعۃ العلماء شہر مرادآباد کا یہ جلسہ جناب مولانا حکیم سید ظفر الدین صاحب خلف ارشد جناب مولانا نعیم الدین صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے خاص جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

والسلام۔

۴/ مارچ ۳۷ء

صدر العلما کے عرس چہلم کے لیے حضور فدائے ملت نے علما ومشائخ کے نام دعوت نامے ارسال فرمائے جواباً موصول ہونے والے خطوط میں ہمیں دو خط دستیاب ہوئے۔

ایک خط تلمیذ حضور صدر الافاضل، حافظ ملت حضرت علامہ عبد العزیز محدث مبارکپور بانی جامعہ اشرفیہ مبارکپور، کا اور دوسرا خط خانقاہ غریب نواز اجمیر شریف کے دیوان صاحب کی طرف سے لکھا گیا ہے۔ دونوں خطوط ملاحظہ کریں:

مکتوب حضور حافظ ملت بنام فدائے ملت

عزیز مکرم زید حبکم وشرفکم!

سلام مسنون۔

دعوت چہلم کا گرامی نامہ ملا میں آج کل عربی یونیورسٹی کی تعمیری سرگرمیوں میں مصروف ہوں۔ پہلے ہی تاریخیں خالی نہیں ہیں کیوں کہ تعمیر فنڈ کے لیے کئی سفراور پروگرام در پیش ہیں پھر بھی اگر موقع ملا تو عرس چہلم شریف میں ضرور شرکت کروں گا۔

والسلام۔

عبد العزیز عفی عنہ

از دار العلوم اشرفیہ مبارکپور۔۲۱/ صفر ۹۳ھ

مکتوب دیوان صاحب خانقاہ اجمیر شریف بنام فدائے ملت

مکرمی سلام مسنون!

مزاج گرامی۔

آپ کا کارڈ ملا۔ یہ معلوم ہوکر حد درجہ افسوس ہوا کہ جناب کے والد محترم کا اس دار فانی سے عالم جاودانی کو انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بڑی خوبیوں واوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔ خدا مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

محترم بزرگ مرحوم کے چہلم کے موقع پر دیوان صاحب ضرور شرکت فرماتے لیکن چند کار ضروری کی بنا پر معذوری ہے اور شرکت سے معذرت خواہ ہیں۔

نیاز مند۔۔۔ سکریٹری دیوان صاحب

سلطان الہند منتظمی دیوان صاحب اجمیر راجستھان۔۲۶/ ۳/ ۷۳ء

عکوس نوادرات

گرامی نامہ حضور صدر الافاضل بنام صدر العلما علیہما الرحمۃ

گرامی نامہ حضور صدر الافاضل بنام صدر العلماء علیہما الرحمۃ

برقی پریس کا تولیت نامہ بنام صدر العلما بدست حضور صدر الافاضل علیہما الرحمۃ

اقرار معتبر کرتا ہوں میں محمد نعیم الدین خلف مولوی محمد معین الدین صاحب مرحوم ساکن مرادآباد محلہ چوکی حسن خان

متولی اہلسنت برقی پریس مرادآباد بحالت صحت نفس و ثبات عقل و بدرستی ہوش و حواس خمسہ

اپنے کہ اوسکا کارخانہ اہلسنت برقی پریس جو احاطہ مدرسہ اہلسنت والجماعت محلہ شیش محل

بازار دیوان میں واقع ہے اور جس میں ایک پرنٹنگ مشین جسکا پیمانہ بائیس ۲۲ و چھتیس ۳۶ ہے اور

ایک آہنی پریس اور ایک برقی پریس اور دو ۲ بیڈ اور ایک گرنڈنگ مشین اور دس ۱۰

المیونیم پلیٹ اور چودہ ۱۴ پتھر و رول وغیرہ و دیگر ضروری سامان پر مشتمل ہے جن سبکو میں نے

خرید کر مدرسہ اہلسنت والجماعت کیلئے وقف کیا ہے اور اب میں اوسپر متولیانہ

قابض و متصرف ہوں اور ہر قسم کے تصرفات تبدیل و بیع و اضافہ و تغیرات وغیرہ کا بے

مزاحمت احدے ہر قسم کا اختیار رکھتا ہوں بسبب کثرت مشاغل بطوع رغبت خود اپنے لائق

فرزند مولوی ظفر الدین احمد صاحب سلمہ کو بجائے اپنے متولی قائم کرتا ہوں اور جملہ اختیارات

متولیانہ اونکو تفویض کرتا ہوں متولی موصوف پر لازم ہوگا کہ وہ کارخانہ کو کامیاب اور نافع بنانیکے

لئے پوری سعی عمل میں لائیں اور اوسکی آمدنی سے پہلے کارخانہ کی ضروریات اور اوسکے متعلق سامان

بڑہانے میں خرچ کریں اور اوسکی مرمت و درستی کریں اسکے بعد جو کچھ باقی بچے اوسکا ایک ثلث قابل اطمینان

طریقہ پر جمع کرتے رہیں جو مشین کا سامان بڑہانے اور اوسکی ترقی دینے یا عند الضرورت مشین بدلنے

کیوقت کارآمد ہو اور دو ۲ تہائی منافع مدرسہ اہلسنت کے صرف میں لاتے رہیں لیکن میرے زمانہ حیات میں

اگر کسی مشین کو فروخت کرنیکی ضرورت پیش آئے تو متولی موصوف کو مجھ سے مشورہ کرنا اور میری

تحریری رائے حاصل کرنا ضروری ہوگا بغیر اسکے بیع ناجائز سمجھی جائیگی بعد میرے وہ باختیار خود بیع کر سکتے ہیں

مگر بیع کرنیسے قبل اونہیں کسی دوسری مشین کا معاملہ کر لینا اور معاہدہ بیع کی تکمیل کر لینا ...

اور بعد بیع فوراً دوسری بہتر مشین خریدکر داخل کارخانہ موقوفہ کرنی لازم ہوگا ...

برقی پریس کا تولیت نامہ بنام صدر العلما بدست حضور صدر الافاضل علیہما الرحمۃ

پتہر وغیرہ بقدر ضرورت بہم نہ پہونچین اور ... شین کا کل منافع پتہر وغیرہ سامان کے بہم پہونچانے مین صرف کرنا
جائز ہوگا مجھے اپنے زمانہ حیات مین اختیار ہوگا کہ مین جب چاہون متولی موصوف سے کام نکال کر
اپنے قبضہ و انتظام مین لیلیون بعد مرے وہ متولی مستقل ہونگے اور کسیکو اون سے کسی مزاحمت کا حق نہ ہوگا
اللہ تعالے مجھے اور اونہین وقف کی حسن خدمات انجام دینے کی توفیق دے لہذا یہ چند کلمے بطور تولیت نامہ
لکہدئے کہ سند ہو کر وقت ضرورت کے کام آئین فقط تولیت نامہ ہذا باہتمام مرادآباد بتاریخ پانچ اکتوبر سنہ ۱۹۳۴ء
سنہ اونیس سو چونتیس عیسوی باقرار مقر بقلم محمد باسط علی کاتب تحریر ہوا — نوٹ سطر اول کی آٹہوین سطر مین
(تنفیذات) کا الف بر قلم اوسکے نیچے سیاہی کا داغ ہے اور سطر دوم کے سطر دوم مین (کا) بر قلم ہے العبد
نعیم الدین عفی عنہ
بقلم خود

ترجمہ قرآن کنزالایمان و تفسیر خزائن العرفان سے متعلق والد گرامی کے نام

صدر العلما کا نیاز نامہ

قبلہ و کعبہ والد صاحب مد ظلہ العالی سلام نیاز کمال ادب سے عرض ہے

قرآن مجید ترجمہ اعلیٰحضرت مع تفسیر خزائن الایمان کلاً و جزاً میرے نام سے رجسٹرڈ ہے اور میں ہر طرح میں مالک ہوں۔ مگر اس سے حضرت یہ ہرگز نہ ہوگا کہ میں اپنے بھائیوں کو کسی وقت اس نفع سے محروم رکھونگا۔ اگر میرے پاس چھاپنے کا انتظام نہ ہوگا۔ تو جو بھائی چھاپنا چاہے گا میں اوس کے لیے چھاپنے دونگا۔ اور اگر میرے پاس انتظام ملکیت ہوا تو میں اونکو حسب منشا کسی پریس میں اور دیگر چھپوا دونگا۔ جو بھائی روپیہ لگائے گا وہ لاگت سے دوگنا روپیہ حاصل کرنے کا مستحق ہوگا۔ اوس کے بعد جو نفع رہیگا اوس میں چاروں [illegible] برابر کے شریک ہونگے ~~[illegible]~~ دوگنا روپیہ حاصل کرنے کا [illegible] مستحق ہوگا۔ اور اوس کے بعد جو نفع بچیگا اوسمیں پھر چاروں بھائی برابر کے شریک ہونگے۔ اور اگر کسی وقت اخراجات زائد ہوں اور دوگنا نفع دیکر قرآن مجید کی قیمت اس درجہ ہوجائے کہ قابل برداشت نہ رہے تو آپس میں طے کرنے سے جو نفع مقرر ہوگا وہ روپیہ والے کو دیکر باقی نفع میں چاروں بھائی برابر کے شریک ہونگے۔

[illegible] لکھا

۱۰ ذی الحجہ [illegible] مطابق

حضور ملک العلما علامہ ظفر الدین رضوی علیہ الرحمہ کے نام صدر العلما کا نیاز نامہ

الحمیدہ

مخدومی و مطاعی کنزی و نعمائی سیدی و سندی حضرت محترم مکرم ذو المجد والکرم

ادام اللہ تعالیٰ ظلکم و فیوضکم و برکاتکم العالیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت مزاج وہاج بدرگاہ رب العزت عزوجل تبارک و تعالیٰ جل مجدہ

نیک مستدعی عرض یہ ہے کہ سالانہ اجلاس کی تاریخ یہ ہے۔

۸-۹-۱۰ شعبان معظم سنہ ۷۸ھ مطابق ۶-۷-۸ جنوری ۵۹ء

حضور والا کا بھی ہی تاریخ سے تشریف رکھنا ضروری ہے۔

حضرت محدث صاحب قبلہ دامت برکاتہم کے یہاں ۳۲ جنوری ۵۹ء کو

شادی ہے فقیر بھی حاضری کا ارادہ رکھتا ہے حضرت محدث صاحب قبلہ

نے بھی تحریر فرمایا ہے کہ آنجناب کی خدمت والا درجت میں

یہ گذارش نامہ پیش کروں امید کہ حضور والا قبول فرما کر ممتاز

فرمائیں گے۔ والسلام مع الاکرام نیاز کیش فقیر حمید ظفر [illegible]

[illegible]

۷ ارجب ۷۸ھ

حضور فداے ملت کے نام صدر الافاضل کا کرامت نامہ

۷۸۶

نورِ نظر سلمہ المولیٰ تعالیٰ دعوات وافر و تحیات زاکیہ

قدوس کریم رؤف و رحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے تصدق پاک میں
آپ لوگوں سے رخصت ہو کر بفضلہ تعالیٰ بخیریت تمام رانی گنج پہونچا۔ لیکن راستہ میں بوجہ
کمزوری کے طبیعت بہت خراب ہوتی رہی۔ دو روز رانی گنج قیام کر کے
کل بروز جمعہ ۱۵ نومبر ۶۸ء کو دس بجے دن اجودھیا پہونچا۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ اچھا ہوں۔
یہاں پر سب لوگ بخیریت ہیں اور سلام کہتے ہیں۔ بچوں کا بہت خیال رکھنا۔
وسیم میاں بھی بچوں کا بہت خیال رکھیں۔ لیکن دل گھبرا رہا ہے یہاں دل لگتا نہیں۔
بابو بنی نواز صاحب اور ان کی اہلیہ کی طبیعت خراب ہے۔ تمام پرسان حال کو سلام علیک
اور دعائیں کہہ دیجئے۔

تمام اطفال کو دعائیں۔

والدعا دعاگو
فقیر قادری سید ظفر الدین غفرلہ
۱۶ نومبر ۶۸ء

اہل سنت برقی پریس مرادآباد کا لیٹر پیڈ

اہل سنت برقی پریس مرادآباد

ظہور احمد صاحب کے دونوں مہر کا اور روشنی کے بل مبلغ ۱۵؍ کے ہو گئے ہیں جس میں للعہ

انکو دیے گئے ہیں اور مبلغ ۱۵؍ انکو ملنے چاہئیں۔

ظہور الدین

۱۹؍ مئی
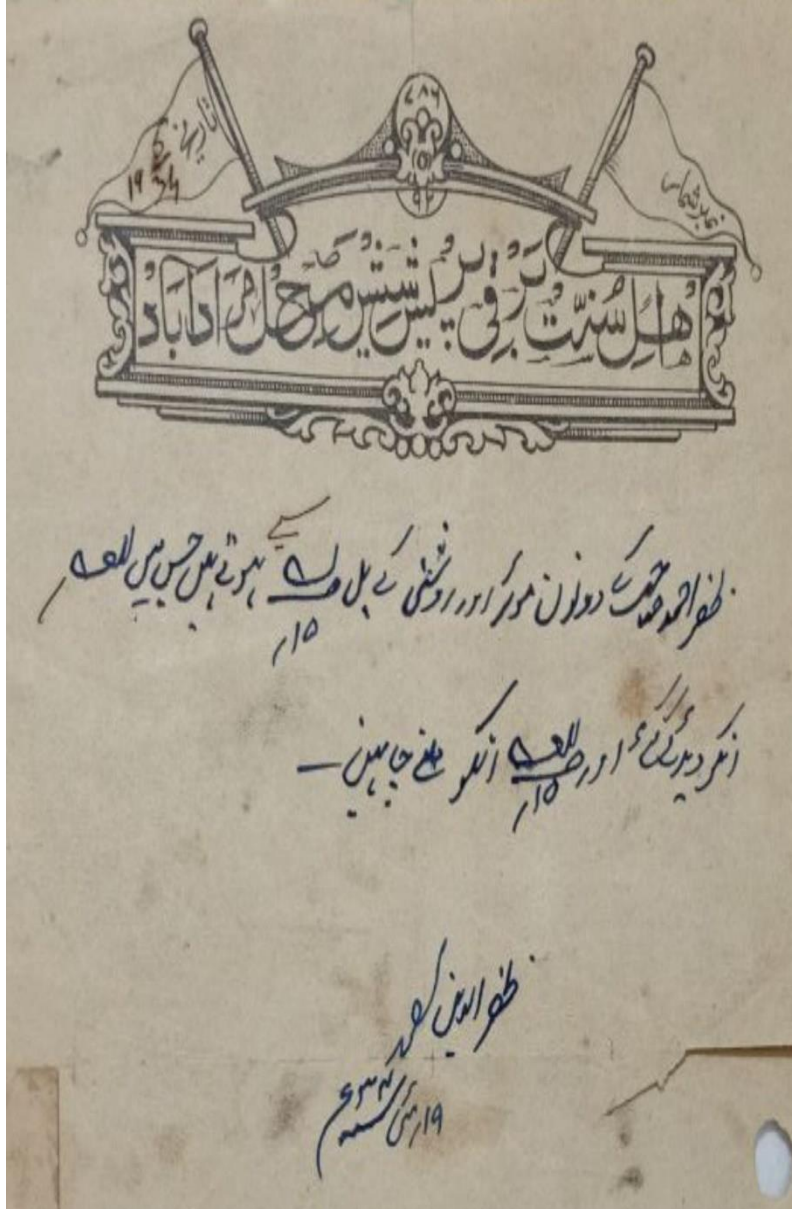
۱۹۵۴ء میں صدر العلما کی جامعہ نعیمیہ لاہور تشریف آوری اور جامعہ کے طلبہ سے متعلق تاثراتی تحریر

حضرت مولٰنا سید ظفر الدین احمد نعیمی قادری

صدر الافاضل مولٰینا سید نعیم الدین رحمۃ اللہ علیہ کے خلف اکبر حضرت مولٰنا سید ظفر الدین احمد نعیمی قادری مراد آباد (انڈیا) سے ۲۳ فروری ۵۴ء کو جامعہ نعیمیہ تشریف لائے۔ اور اپنی تاثرات معائنہ بک میں رقم فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علی حبیبہ الکریم

الحمد للہ علی احسانہ میں نہایت مسرور ہوں کہ اعز الاخوان عمدۃ الخلان جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب نعیمی نے مجھے اپنا قائم کردہ جامعہ نعیمیہ لاہور کا معائنہ کرایا میں نے طلبا سے بھی استفسارات کئے اور طلبا کا امتحان لیا بفضلہ تعالیٰ ان کو نہایت عمدہ اور ذی استعداد پایا حالانکہ ابھی مدرسہ کی عمر نہایت تھوڑی ہے مگر مولانا موصوف کی محنت کا اچھا نتیجہ برآمد ہو رہا ہے خداوند قدوس اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدق میں اس ادارہ کو نہایت شاندار فرمادے۔ اور جو حضرات کہ اس کے معین و مددگار ہیں ان کو دارین کی نعمتوں سے سرفراز فرمادے آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم میں یہ دیکھکر اور زیادہ مسرور ہوں کہ حضرت صدر الافاضل قدس سرہ العزیز کی محنتوں کا نتیجہ حسن آج ایک فرد مولانا موصوف کے ذریعہ بہترین برآمد ہو رہا ہے۔ اور مولانا موصوف جامعہ نعیمیہ مرادآباد کی ایک نشانی ہیں۔ فقط سید ظفر الدین احمد نعیمی قادری

مہتمم جامعہ نعیمیہ مرادآباد و وارد حال پاکستان

۲۳ فروری ۵۴ء

صدر العلماکی دستی آخری تحریر منیر

۷۸۶

نورالبصر راحت قلب وجگر فرزند ارشد سلمہ المولیٰ تعالیٰ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قدوس کریم رؤف ورحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے تصدق پاک میں دارین کی نعمتیں عطا فرمائے اور
نعمت ہائے جلیلہ کاملہ عطا فرمائے اور مع اہل وعیال وجمیع اہل خانہ تندرست وسلامت رکھے آمین بجاہ النبی الکریم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ محبت نامہ ملا جس کا انتظار تھا اور حالات مندرجہ سے آگاہی ہوئی۔ دل غمگین ہو گیا
اور دل چاہتا ہے کہ اڑ کر پہونچ جاؤں۔ مگر وہی ہیبت و عرض حال کرتے ہوئے شرم آتی ہے لیکن تعلق کی
بات ہے جس سے تعلق جیسا ہوتا ہے ویسی ہی بات کی جاتی ہے۔ ماں باپ اگر زندہ ہوتے ہیں تو ادنیٰ عرض حال
کرنے کیلئے بھیج ہوتا ہے اور اگر زندہ نہیں ہوتے تو۔

تحریر مبارک بتاریخ ۳ مارچ صبح ۹ بجے ۱۹۷۳ء

بروز شنبہ

تاریخ وصال حضرت سیدی صدر العلماء علیہ الرحمہ
۳ مارچ ۱۹۷۳ء بوقت 12-20 دوپہر

منظور النعیمی غفرلہ
۳۰ مارچ ۱۹۷۳ء

صدر العلما کے وصال کی مفصل خبر

بقلم شہزادہ حضور صدر الافاضل حضرت سید اظہار الدین نعیمی مرادآبادی علیہ الرحمۃ

۷۸۶/۹۲

سانحۂ جانکاہ

یہ خبر نہایت رنج وملال کے ساتھ دی جاتی ہے کہ حضرت برادر معظم صدر العلماء مولانا مفتی الحاج
حکیم سید ظفر الدین احمد صاحب متولی جامعہ نعیمیہ وسجادہ نشین آستانہ عالیہ نعیمیہ ۱۴ محرم ۹۳ھ
مورخہ سہ شنبہ بوقت بارہ بجکر بیس منٹ پر لوگوں کو اپنی سرپرستی سے محروم فرما کر داعی اجل
کو لبیک فرما گئے۔ انا للہ وانا ... تمام شہر فوج در فوج آنے لگا۔ محبین کا تانتا بندھ
گیا حسن اتفاق کہ منجھلے بھائی صاحب حضرت مولانا سید اختصاص الدین صاحب
مدظلہ جو باہر تھے اچانک سیالدہ سے مرادآباد پہونچے اس سانحہ کو دیکھ کر تاب نہیں لا سکے
شب میں ۸ بجے جنازہ خاص شاہراہوں سے گزرتا ہوا جامعہ نعیمیہ پہونچا تمام ادارہ
عوام سے بھر گیا نماز جنازہ کے فرائض برادر زادہ نورچشم مولوی سید مظفر الدین سلمہ خلف صدر العلماء
نے انجام دیں۔ بعدہ حضور صدر الافاضل کے برابر آخری آرام گاہ میں ہمیشہ کے لئے میٹھی نیند سو گئے
سوم کے روز تمام جامعہ محبین سے بھرا تھا۔ بعد فاتحہ سوم منجھلے برادر حضرت مولانا سید شاہ اختصاص الدین
صاحب مدظلہ کے بڑے بھائی زادہ مولوی سید مظفر الدین سلمہ اپنے اور تمام خاندان کی طرف
سے تولیت جامعہ نعیمیہ منتقل فرما دیے اور سجادہ نشینی آستانہ عالیہ نعیمیہ کی خلعت فاخرہ سے
نوازا فقیر نے اور حافظ حکیم حامد علی صاحب حافظ سید سجاد حیدر مولوی مفتی
حبیب اللہ صاحب مولوی طریق اللہ صاحب مولوی ایوب خاں صاحب مولوی حافظ
[illegible] حسین صاحب سلمہ۔ حافظ [illegible] صاحب حاجی [illegible]
صاحب حاجی [illegible] صاحب، حاجی چھدا صاحب مستری [illegible] حسین صاحب مستری
[illegible] حسین صاحب وغیرہ وغیرہ نے نہایت جوش وخروش کے ساتھ حضرت
برادر محترم مدظلہ کے اس اعلان کی تائید فرمائی مولیٰ تعالیٰ فرزند برادرہ سلمہ موصوف
کو خدمات ادارہ جامعہ نعیمیہ وآستانہ عالیہ نعیمیہ کی خدمات کے بہت مواقع مرحمت فرمائے آمین

والسلام:-

فقیر سید اظہار الدین نعیمی غفرلہ بن حضور صدر الافاضل

بانی جامعہ نعیمیہ، مرادآباد

۲۰ مارچ ۱۹۷۳ء بروز سہ شنبہ

حکومت پریس مرادآباد

(ایم توفیق ملا کھی مرادآباد)

منقبت در شان صدر العلما علیہ الرحمۃ

نتیجہ فکر حضرت مولانا افضل القادری، بانی و مہتمم دار العلوم صدر الافاضل مراد آباد

عالم ،فاضل، پیر کامل، شاہ ظفر الدین ہیں — پر تو صدر الافاضل، شاہ ظفر الدین ہیں
باپ عالم، بیٹا عالم، خود بھی عالم منفرد — عظمتوں کے کیسے حامل، شاہ ظفر الدین ہیں
ہیں چہیتے لاڈلے وہ شہ نعیم الدین کے — اور نعیم الدین کا دل، شاہ ظفر الدین ہیں
ان کی قربت در حقیقت قرب اہل بیت ہے — آل پیمبر سے واصل، شاہ ظفر الدین ہیں
پاک شجرہ آپ کا ہے نور والی نسل ہے — ہیں مراتب جن کو حاصل، شاہ ظفر الدین ہیں
ہیں خدا کے سچے بندے اہل حق کے رہنما — سنتوں کے سچے عامل، شاہ ظفر الدین ہیں
روشنی پھیلائی دین مصطفیٰ کی جا بجا — مشعل صدر الافاضل، شاہ ظفر الدین ہیں
ان کا دامن جس نے پایا غوث کا وہ ہوگیا — در حقیقت پیر کامل، شاہ ظفر الدین ہیں
علم وفن کا لوہا مانا عالموں نے آپ کا — ایسے فکر وفن میں قابل، شاہ ظفر الدین ہیں
کیوں نہ چاہیں اہل سنت ان کی ذات پاک کو — چاہت صدر الافاضل ، شاہ ظفر الدین ہیں
ان سے کرتا ہوں محبت دل کی گہرائی سے میں — جن پہ شیدا ہے مرادل، شاہ ظفر الدین ہیں
جامعہ پہ جب بھی آئی کوئی بھی مشکل گھڑی — حل جنہوں نے کی ہے مشکل شاہ ظفر الدین ہیں
افضلؔ عاصی بھی شیدا ہے تمہاری ذات پر — اس کا مقصد اس کا حاصل، شاہ ظفر الدین ہیں
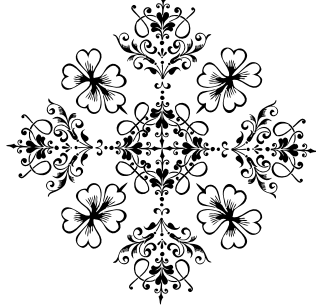
منقبت

ورد لب ہے تذکرہ سید ظفر الدین کا
دل ہوا شیدا مرا سید ظفر الدین کا
میکشوں ! آؤ چلیں پینے شراب معرفت
کھل گیا پھر میکدہ سید ظفر الدین کا
افضل و اعلیٰ ہیں دونوں، ہو حسب یا کہ نسب
دیکھ لیں شجرہ ذرا سید ظفر الدین کا
فاطمہ کے لاڈلے ہیں اس لیے مضبوط ہے
مصطفیٰ سے رابطہ سید ظفر الدین کا
سیرت صدرالافاضل کا دکھاتا عکس ہے
زندگی کا آئنہ سید ظفر الدین کا
در حقیقت مل گئی اس کو امان اللہ کی
جس کو دامن مل گیا سید ظفر الدین کا
کلیر و اجمیر جیلاں کربلا کے راستے
پہنچا طیبہ سلسلہ سید ظفر الدین کا
راہ حق, باطل اندھیروں میں دکھاتا جائے گا
خانوادہ نور کا سید ظفر الدین کا
اہل دانش کو سنا ہے ہم نے یہ کہتے ہوئے
کیا بیاں ہو مرتبہ سید ظفر الدین کا
ہے کرم گل شاہ کا صدرالافاضل کی عطا
مجھ پہ سایہ ہے سدا سید ظفر الدین کا
جو ڈگر بیٹے مظفر کو عطا کی،اس پہ ہی
گامزن پوتا ملا سید ظفر الدین کا
رد بھلا کیسے دعا ہو پائے گی انور مری
ہے دعا میں واسطہ سید ظفر الدین کا

نتیجہ فکر:۔جناب معراج انور قدیری مرادآبادی صاحب

تصانیف وتالیفات نعیمی

شمار	اسمائے کتب	صفحات
۱	سیرت رسول عربی ﷺ تاریخ کے آئینے میں	۴۶
۲	انبیائے کرام گناہ سے پاک، اعلیٰ حضرت (تخریج وغیرہ)	۲۴
۳	دفع الغمامہ عن احادیث العمامہ (احادیث عمامہ پر شبہات کا ازالہ)	۹۲
۴	فضائل عمامہ اور شملہ (ترجمہ وتحقیق)	۸۰
۵	معراج المؤمنین	۳۱
۶	رکعات نماز کا ثبوت احادیث نبوی اور فقہ حنفی کے آئینے میں	۱۹۹
۷	حق کی پہچان، صدر الافاضل (تخریج وغیرہ)	۳۱
۸	فیضان رحمت، صدر الافاضل (تخریج وغیرہ)	۱۶۸
۹	مقالات صدر الافاضل	۶۰۸
۱۰	مکاتیب صدر الافاضل	۲۴۸
۱۱	ثبت نعیمی عربی، صدر الافاضل (تحقیق وغیرہ)	۱۱۲
۱۲	اسانید صدر الافاضل، اردو (ترجمہ وغیرہ)	۱۳۶
۱۳	سوانح صدر الافاضل (دو جلدیں)	۱۴۳۲
۱۴	فتوحات رضویہ	۱۵۲
۱۵	تصوف کے بدلتے رنگ	۶۴
۱۶	حجاز مقدس پر نجدی تسلط اسباب ونتائج	۶۲۴
۱۷	مولانا یامین نعیمی احوال وآثار	۲۸۷
۱۸	سبطینی اشکالات پر برکاتی جوابات	۶۴
۱۹	فتاوی اتراکھنڈ (پہلی جلد)	۴۰۴
۲۰	فتاوی اتراکھنڈ جلد دوم	۴۴۰
۲۱	حیات تاج الشریعہ کے تابندہ نقوش	۱۲۰
۲۲	ماہنامہ تحفہ حنفیہ پٹنہ تعارف واشاریہ	۴۲۴
۲۳	وقفی اور غصبی زمین کا شرعی حکم	۶۴
۲۴	مکتوبات فقیہ اعظم ہند	۲۶۸
۲۵	سوانح صدر العلماء	۲۴۸

سوانح صدر الافاضل پر اکابر علمائے کرام کے تاثرات

شہزادہ صدر الشریعہ، حضور محدث کبیر دامت معالیہم:۔

یہ کتاب صدر الافاضل فخر الاماثل سیدی علامہ نعیم الدین صاحب علیہ الرحمہ جو کہ سیدنا امام احمد رضا قدس سرہ کے اجلہ خلفا میں سے ہیں اور آپ کے حاشیہ نشین فقہا میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔.....آج ان کی سوانح حیات یہ دو جلدوں میں **حضرت علامہ مفتی محمد ذوالفقار خان** کی طرف سے شائع ہوئی ہے... یہ کتاب حضرت سجادہ نشین مشائخ کالپی شریف حضرت مولانا سید غیاث الدین صاحب کی خدمت میں بطور اجرانذر ہے۔" (بموقع عرس اعلیٰ حضرت، ۲۰۲۲ء۔ بریلی شریف)

شہزادہ محدث اعظم ہند، شیخ الاسلام حضور مدنی میاں دامت برکاتہم العالیہ:۔

"ایک زمانے سے سخت ضرورت محسوس کی جارہی تھی.....**جامعہ نعیمیہ کے جواں سال فاضل و محقق عزیز گرامی مولانا مفتی محمد ذوالفقار نعیمی ککرالوی سلمہ** نے آپ کی حیات و خدمات کے ہر گوشے پر بڑی عرق ریزی اور جان سوزی سے کافی مواد جمع کیا جواب تک نعیمیات کے حوالے سے سب سے ضخیم کتاب ہوگی۔ اس تاریخی پیش کش پر مولانا موصوف قابل مبارک باد اور لائق تحسین ہیں۔"

شہزادہ تاج الشریعہ حضور قائد ملت حفظہ اللہ تعالیٰ:۔

یوں تو آپ کی حیات و خدمات پر بہت سارے مقالات اور کتابیں قلم بند کی گئیں، مگر جس شرح و بسط کے ساتھ **عزیز القدر مولانا مفتی ذوالفقار خان نعیمی زید مجدہ** نے آپ کی حیات و خدمات پر مشتمل سوانح صدر الافاضل مرتب کی، اس شرح و بسط کے ساتھ اب تک نظر سے نہیں گزری۔"

خیر الاذکیا، حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب دام ظلہ ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور:۔

"مولانا محترم اسلام مسنون۔ بسیط سوانح صدر الافاضل کی دونوں جلدیں موصول ہوئیں آپ کی عنایت کا شکریہ۔ سوانح کی ترتیب میں آپ نے محنت شاقہ سے کام لیا ہے اور بیشتر وہ مآخذ استعمال کیے ہیں جہاں تک عموماً لوگوں کی رسائی نہیں۔ آپ کی ہمت مردانہ کے نتیجے میں ایک بہت بڑا قرض معتقدین کے سروں سے اتر گیا ہے۔ فجزاکم اللہ خیر الجزاء۔ امید ہے کہ آپ کی

کتاب سے "**اعلام الہند میں بھی استفادہ کیا جائے گا**۔ والسلام مع الاکرام۔" **محمد احمد مصباحی۔**

مبلغ یورپ، حضرت علامہ قمر الزماں خان صاحب دام ظلہ، لندن:۔

"اس وقت میرے پیش نظر **حضرت علامہ محمد ذوالفقار نعیمی** کی تالیف "سوانح صدر الافاضل علیہ الرحمہ کا مسودہ ہے۔ میں نے اس کتاب کا سرسری مطالعہ کیا۔ مجھے بے پناہ مسرت ہوئی۔ علامہ نعیمی نے ایک ایسی شخصیت کی حیات و خدمات پر کام کیا ہے، جن کے بے پایاں احسانات ہیں ملت اسلامیہ پر.... امید ہے کہ ان کی یہ کتاب مستقبل میں حضرت صدر الافاضل کی حیات و خدمات پر کام کرنے والوں کے لیے ماخذ کا کام دے گی.... میں **مولانا ذوالفقار نعیمی** کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی تالیف کے ذریعے جملہ علمائے اہل سنت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا ہے۔"

مبلغ اہل سنت، حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب دامت برکاتہم:۔

۲۲/ابواب اور ۵۰۰/صفحات میں سوانح صدر الافاضل "بلاشبہ ایک بڑی کاوش ہے۔ ایک عالم و فاضل عقیدت مند نے بہت جاں فشانی سے اسے مرتب کیا ہے۔۔۔۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ حضرت صدر الافاضل رحمتہ اللہ علیہ پر یہ بہت اہم اور یادگار کتاب شائع ہوئی ہے۔ اللہ کریم جل شانہ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس سعی جمیل کو شرف قبولیت اور **مفتی ذوالفقار خاں صاحب** کو اجر جزیل عطا فرمائے۔

ضیغم اہل سنت حضرت علامہ سید مظفر شاہ صاحب قادری دامت معالیہ:۔

"صدر الافاضل سیدنا نعیم الدین مرادآبادی رحمہ اللہ ان ہی کاملین میں سے ایک فرد کامل ہیں، جن کی تحقیق و خدمات اہل حق کا نشان ہے۔ خدائے تعالیٰ نے آپ کو کمال استعداد و صلاحیت سے نوازا تھا۔ دینی سیاسی حلقوں میں درجہ امامت کے حامل ہوئے۔ ہر محاذ پر کامل توازن سے خدمات انجام دی۔ وہ کیسے ذی اور باکمال تھے، آپ کے ہاتھ میں موجود اس عظیم علمی، تحقیقی شاہ کار (سوانح صدر الافاضل) سے خوب واضح ہو جائے گا، صرف فہرست پر ہی نظر ڈالنے سے پڑھنے والے پر واضح ہو جاتا ہے کہ **حضرت علامہ مفتی ذوالفقار نعیمی صاحب دامت برکاتہم عالیہ** نے معلومات کا خزانہ ایک جگہ جمع فرما کر واقعتاً کمال کر دیا ہے۔ مفتی صاحب مدظلہ کی علمی صلاحیت و قابلیت اس مبارک کتاب کی ایک ایک سطر سے واضح ہوتی ہے۔"

صدر الافاضل ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی

1953/54 میں شہزادہ سرکار صدر الافاضل حضور صدر العلماء علامہ سید ظفر الدین احمد نعیمی علیہ الرحمۃ کے قدموں کی برکت سے اسلام پور دبراجپور میں خانقاہ عالیہ قادریہ نعیمیہ کا قیام عمل میں آیا اسی خانقاہ کے زیر اہتمام صدر الافاضل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائیٹی (رجسٹرڈ) کا قیام 2002 میں عمل میں آیا جس کا بنیادی مقصد غریبوں کی امداد مدارس اسلامیہ کے طلبہ کی کفالت دینی کتابوں کی اشاعت اور مذہبی ومسلکی، قومی وملی ضرورتوں کو پورا کرنا ہے۔ الحمدللہ سوسائیٹی نے کم وقت میں بہت کام کیے ہیں اور پائداری کے ساتھ اپنے مقاصد پر عمل پیرا ہے برادران اہل سنت بالخصوص وابستگان سلسلہ عالیہ نعیمیہ اس تنظیم سے جڑیں اور مذہبی ومشربی ذمہ داری کو نبھائیں۔

فقیر قادری اسیر بارگاہ صدر الافاضل ابوظفر سید نظام الدین نجم نعیمی

بانی وجنرل سیکیٹری صدر الافاضل سوسائیٹی خانقاہ عالیہ نعیمیہ اسلام پور۔ بنگال

صدر الافاضل ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی

خانقاہ عالیہ قادریہ نعیمیہ اسلامپور دبراجپور بیربھوم مغربی بنگال